اصالت کل، امامت کل، سیادت کل، امارت کل
حکومت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں تمہارے لئے

اضافہ شدہ ایڈیشن

حکومتِ رسول اللہ ﷺ کی

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

- نبی کریم ﷺ نے روزہ کا کفارہ معاف فرمادیا۔
- پانچ کے بجائے دو نمازیں پڑھنے کی اجازت دے دی۔
- اگر حضور ﷺ سائل کو ہاں فرمادیتے تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔
- چاند کے دو ٹکڑے فرمادیئے۔
- ڈوبا سورج واپس پلٹا دیا۔
- سورج کو ڈوبنے سے روک دیا۔

مصنف
استاذ الفقہ والحدیث
مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ

مکتبہ امام اہلسنت
0332-9292026

Marfat.com

Marfat.com

اصالتِ کل ،امامتِ کل ،سیادتِ کل، امارتِ کل
حکومتِ کل، ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

حکومت رسول اللہ ﷺ کی

DATA ENTERED
11-2878

مصنف

مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی

مکتبہ امام اہلسنت، لاہور
فون:0332-9292026
0332-1632626

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

وعلیٰ آلك واصحابك یا حبیب اللہ

297-9921
2 45 8
125584

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ------ **حکومت رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **کی**

مصنف ------- مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی

صفحات --------- 176

قیمت ---------- روپے

اشاعت اول ------- ربیع النور 1435ھ، جنوری 2014ء

ناشر --------- **مکتبہ امام اہلسنت، لاہور**

فون: 0332-9292026

Marfat.com

اجمالی فہرست

صفحہ

مقدمہ:

اختیاراتِ مصطفیٰ اور عقیدۂ اہل سنت 11

الباب الاول:

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیاراتِ تشریعیہ کے بارے میں احادیث مبارکہ۔ 25

فصل اول:

اس فصل میں وہ احادیث ہیں جن میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی ایک کو یا چند لوگوں کو حکمِ عام سے مستثنیٰ فرمادیا۔ 26

فصل ثانی:

اس فصل میں وہ احادیث ہیں جن میں حکم کی نسبت سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی چیز کو فرض یا حرام فرمادیا۔ 53

فصل ثالث:

اس فصل میں وہ احادیث ہیں جن میں اس بات کا بیان ہے کہ حکم کی تبدیلی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی پر موقوف تھی، مگر حکم تبدیل نہ فرمایا۔ 59

الباب الثانی:

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیاراتِ تکوینیہ کے بارے میں احادیث مبارکہ۔ 63

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	مضمون
11	**مقدمہ: اختیارات مصطفی اور عقیدۂ اہل سنت**
25	**باب اول: اختیارات تشریعیہ**
26	**فصل اول:**
26	روزے کا کفارہ معاف فرمادیا۔
27	صرف دو نمازیں پڑھنے کی اجازت۔
28	یہی رخصت حضرت فضالہ کو عطا فرمائی۔
28	بعض لوگوں کو زکوۃ اور جہاد میں رخصت۔
29	چھ ماہ کی بکری کی قربانی جائز فرمادی۔
30	عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھی چھ ماہ کی بکری کی قربانی جائز فرمادی۔
31	ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نوحہ کی اجازت۔
32	یہی اجازت خولہ بنتِ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی۔
33	یہی اجازت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی۔
33	یہی اجازت ایک بڑھیا کو بھی عطا فرمائی۔
34	وفاتِ شوہر کے سوگ کو صرف تین دن فرمادیا۔
35	سورت سکھانے کو مہر فرمادیا۔
37	خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان دیکھی گواہی قبول۔
38	خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی دو مردوں کے برابر۔
38	سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جوانی میں رضاعت۔

Marfat.com

ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرمادی۔	39
حالتِ جنابت میں دخولِ مسجد کی اجازت۔	40
یہی اجازت ازواج مطہرات اور بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھی عطا فردی۔	40
سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت۔	40
سراقہ بن مالک کو کنگن پہننے کی اجازت۔	42
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت عطا فرمائی کہ اپنے بیٹے کی کنیت ابوالقاسم رکھیں۔	43
غیر حاضری کے باوجود مالِ غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔	44
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رخصت۔	45
حضرت حبان بن منقذ کو خاص رخصت۔	46
عصر کے بعد دو رکعت کی رخصت۔	47
حج میں خاص شرط کی اجازت۔	49
دوسرا نکاح منع فرمادیا۔	50
سوائے ابوبکر صدیق کے دروازے کے۔	52
فصلِ ثانی:	53
اگر کوئی مانگنے والا مانگتا تو۔	53
گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف فرمادی۔	53
یتیم اور عورت کی حق تلفی کو حرام فرمایا۔	54
شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کا بیچنا حرام فرمایا۔	54
زنا کو حرام فرمادیا۔	55

Marfat.com

مدینہ منورہ کو حرم بنایا۔	55
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ۔	56
پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر اذخر گھاس کا حرم سے استثناء فرما دیا۔	56
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا۔	57
وضو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض فرمایا۔	58
فصل ثالث:	59
ہاں فرما دیتے تو حج ہر سال فرض ہو جاتا۔	59
نمازِ عشاء کو مؤخر نہ فرمایا۔	59
مسواک کو فرض فرما دیتے اگر چاہتے۔	60
ہر نماز کے وقت تازہ وضو فرض فرما دیتے اگر چاہتے۔	60
ہر نماز کے وقت خوشبو لگانا فرض فرما دیتے اگر چاہتے۔	61
باب دوم: اختیارات تکوینیہ	63
چاند کو دو ٹکڑے فرما دیا۔	64
اشارہ جدھر چاند اُدھر۔	64
سورج روک دیا۔	67
سورج پلٹا دیا۔	67
بادلوں پر حکومت۔	70
بارش پر حکومت۔	71
انگلی کا اٹھانا اور بادلوں کا آنا۔	73
انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیئے۔	73

Marfat.com

کوچ کرنے تک۔	76
مشک کی خوشبو۔	76
پانی پر حکومت۔	77
تھوڑا سا حلوہ اور تین سو آدمی۔	78
بیماری بھی دور، خوشبو بھی عطا۔	80
آنکھ عطا فرمادی۔	81
بصارت عطا فرمادی۔	83
دکھتی آنکھ ٹھیک فرمادی۔	83
کٹا ہاتھ جوڑ دیا۔	84
ٹوٹی پنڈلی لمحے میں درست فرمادی۔	85
سلمہ بن اکوع کی پنڈلی بھی درست فرمادی۔	85
نابینا آنکھوں کو دکھانے والے، بہرے کانوں کو سنانے والے اور ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا کرنے والے۔	86
ہر قسم کی کنجیاں دی گئیں۔	87
قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	87
خزانے لٹانے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	87
زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔	88
اگر چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔	89
اگر خاموش رہتے تو۔	90
دودھ کا ایک پیالہ اور تمام اصحاب صفہ۔	90
کھجوریں ہی کھجوریں۔	93

Marfat.com

صحابی نے جنت مانگ لی۔	94
مالکِ جنت۔	98
تیرے لیے جنت میں درخت۔	99
اللہ ورسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنی کردیا	99
حافظہ عطا فرمایا۔	100
حلم، ہیبت، شجاعت اور کرم عطا فرمادیا۔	100
جو چاہے مانگ۔	101
تو نے بہت تھوڑا مانگا۔	105
اونٹ کی فریاد رسی فرمائی۔	106
ہرنی کی فریاد رسی۔	109
اونٹ پر حکومت۔	111
گوہ کی گواہی۔	111
بکریاں سجدے میں۔	113
اونٹ سجدے میں۔	114
گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔	114
اچانک شیر آیا۔	115
سب کے فریاد رس۔	116
مست اونٹ۔	118
بکری کے بازو نے کلام کیا۔	119
ام معبد کی بکری۔	120
تمام لشکر سیر ہو گیا۔	122

Marfat.com

پہاڑوں اور درختوں پر حکومت۔	123
زمین کے مالک اللہ و رسول ہیں۔	124
زمین پر حکومت۔	124
کھجوروں پر حکومت۔	127
پتھروں اور کھانے پر حکومت۔	128
بکری زندہ ہو گئی۔	132
حضرت جابر کے بیٹوں کو زندہ فرمایا۔	133
بچی کو زندہ فرما دیا۔	134
پہاڑوں پر حکومت۔	135
درختوں پر حکومت۔	135
درخت قدموں میں۔	137
درخت کا آنا اور جانا۔	138
کھجور کے خوشہ پر حکومت۔	139
کھجور کے تنے پر حکومت۔	140
مالک جنت نے جنت کا اختیار دے دیا۔	140
درخت اور پتھر سجدے میں۔	141
لکڑی تلوار بن گئی۔	144
سردی پر حکومت۔	145
گرمی سردی پر حکومت۔	145
ابو طالب کے عذاب میں کمی کر دی۔	146
تیرا پیٹ کبھی درد نہیں کرے گا۔	147

Marfat.com

عزت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگی۔	148
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاشر ہیں۔	149
تم سفینہ ہو۔	151
تجھے استطاعت نہ ہو۔	152
آج رات ہوا چلے گی۔	153
تو ایسا ہی ہو جا۔	153
جب بھی کوئی شے سنی حفظ کر لی۔	154
مرتے دم تک شکایت نہ ہوئی۔	155
پاگل عقل مند ہو گیا۔	155
سینے پر ہاتھ پھیرا تو۔	156
شفا، جوانی، نیکی اور شہادت۔	157
اس کی عقل عام لوگوں کی سی نہیں۔	157
ہاتھ درست ہو گئے۔	159
میں گواہی دیتی ہوں۔	160
صرف اشارے سے۔	161
ماخذ و مراجع	167

Marfat.com

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله وعلى ألك واصحابك يا حبيب الله

مُقَدِّمَہ

اختیارات مصطفی اورعقیدۂ اهل سنت

اختیارات کی دو قسمیں ہیں:

(1) تشریعیہ:

یعنی کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا۔

(2) تکوینیہ:

جیسا کہ زندہ کرنا، مارنا، کسی کی حاجت پوری کر دینا، کسی سے مصیبت دور کر دینا وغیرہ وغیرہ۔

اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے اختیارات اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں۔

تشریعی اختیارات:

تشریعی اختیارات کی پھر دو صورتیں ہیں:

(1) حکمِ عام میں سے کسی کی تخصیص کر دینا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾ ترجمہ: نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کریں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا وہ صریح

Marfat.com

گمراہی میں بہکا۔

(پ22، سورۃ الاحزاب، آیت 22)

یہاں ائمہ مفسرین فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوعِ آفتابِ اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید کر آزاد فرمایا اور متبنّٰی (لے پالک بیٹا) بنایا تھا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یارسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی، اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا، اس پر یہ آیہ کریمہ اتری، اسے سن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا۔

(الجامع لاحکام القرآن (امام قرطبی) ج 14، ص165، دارالکتاب العربی، بیروت)☆(الدرالمنثور، ج 6، ص537.638، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے خصوصاً جبکہ وہ اس کا کفو نہ ہو خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندان کواکب ثریا سے بھی بلند و بالاتر ہو، بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزۃ جل جلالہ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرضِ الٰہ کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ! اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہوجائے گا دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہوجاتا ہے

Marfat.com

اگرچہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا، ولہذا ائمہ دین خدا ور سول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوٰی ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے جیسا کہ میزان الشریعۃ الکبری کے حوالے سے آگے آرہا ہے۔

صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کیا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا: غلام آزاد کرسکتا ہے؟ عرض کی: نہیں، فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہیں، فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی: نہیں، اتنے میں کھجوریں خدمت اقدس میں لائی گئیں، حضور نے فرمایا: انہیں خیرات کردے، عرض کی: اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں ((فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَ قَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے، اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان الخ، ج 1، ص259، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح البخاری، کتاب الھبۃ، باب اذا وھب ھبۃ الخ، ج 1، ص354، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار الخ، ج 1، ص314، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کفارۃ الفطر الخ، ج2، ص175، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان، ج 1، ص325، آفتاب عالم پریس، لاہور)☆(سنن ابن ماجۃ، ابواب ماجاء فی الصیام، باب ماجاء فی کفارۃ من افطر الخ، ص 121، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ، ج 2، ص241,281، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(مسند الدارمی، کتاب الصیام، باب الذی یقع علی امرأتہ فی شہر رمضان، ج 1، ص343,344، دار المحاسن للطباعۃ، قاہرۃ)☆(سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب القبلۃ

Marfat.com

للصائم،ج 2،ص409,410،دارالمعرفۃ،بیروت)☆(سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب القبلۃ للصائم،ج 2،ص436،دارالمعرفۃ،بیروت)☆(السنن الکبری، کتاب الصیام، باب کفارۃ من اتی اھلہ فی نہار رمضان،ج4،ص221,222، دارصادر،بیروت)

حکمِ عام یہ ہے کہ جو شخص قصداً روزہ توڑے تو اس پر لازم ہے کہ یا تو وہ غلام آزاد کرے یا پھر دو مہینے روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم سے ان کو مستثنیٰ کر دیا۔

مسند امام احمد میں بسندِ ثقات رجال صحیح مسلم ہے ((ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَسْلَمَ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلٰوتَيْنِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ)) ترجمہ: ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرما لیا۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج 5،ص25، المکتب الاسلامی،بیروت)

پوری امت کے لیے حکم یہ ہے کہ روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے، مگر نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس حکمِ عام سے مستثنیٰ فرما دیا۔

امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں ''من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخص من شاء بما شاء من الاحکام'' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے۔

(المواہب اللدنیۃ،المقصد الرابع،ج2،ص689،المکتب الاسلامی،بیروت)

Marfat.com

علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا ''مِن الاحکامِ وغیرِھا'' کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرما دیں۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ،المقصد الرابع ،ج5،ص322،دار المعرفۃ ،بیروت)

امام جلیل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص الکبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا ''بَاب اختِصَاصہ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَسلم بِأَنَّہُ یخص من شاءَ بما شاءَ من الأَحکَام '' باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

(الخصائص الکبریٰ ،ج2،ص262، مرکز اہلسنت، گجرات الہند)

آپ رحمۃ اللہ علیہ ''انموذج اللبیب'' میں فرماتے ہیں'' ویخص من شاء بما شاء من الأحکام کجعلہ شھادۃ خُزیمۃ بشھادۃ رجلین'' ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے چاہیں جس حکم کے ساتھ خاص فرما دیں جیسا کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی دو آدمیوں کے قائم مقام کر دی۔

(انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب ،ج1،ص207،وزارۃ الاعلام،جدہ)

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے'' خصوصیۃ لہ لاتکون لغیرہٖ اذ کان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخص من شاء بما شاء من الاحکام'' ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خصوصیت ابو بردہ کو بخشی (کہ چھ ماہ کی بکری کی قربانی ان کے لئے جائز فرما دی) جس میں دوسرے کا حصہ نہیں، اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، کتاب العیدین ،ج2،ص657، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' وَلِلشَّارِعِ أَنۡ یَخُصَّ مِنَ الۡعُمُومِ

Marfat.com

مَا شَاءَ ''ترجمہ: نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہیں خاص فرمادیں۔

(شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم، کتاب الجنائز، فصل فی نہی النساء عن النیاحۃ، ج 1، ص 304، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

حاشیہ سندی علی سنن نسائی میں ہے ''هٰذَا التَّرخِيص خَاص فِي أم عَطِيَّة وللشارع أن يخص من يَشَاء ''ترجمہ: یہ رخصت خاص طور پر ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ جس کو چاہیں کسی حکم سے خاص فرمادیں۔

(حاشیہ سندی علی سنن نسائی، ج 7، ص 149، المطبوعات الاسلامیہ، حلب)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عَدَّ أَئِمَّتُنَا مِنْ خَصَائِصِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ، كَجَعْلِهِ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ بِشَهَادَتَيْنِ ''ترجمہ: ائمہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے شمار کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے لیے جو چاہیں خاص فرمادیں جیسا کہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو دو کے قائم مقام بنادیا۔

(مرقاۃ المفاتیح، باب السجود وفضلہ، ج 2، ص 723، دار الفکر، بیروت)

(2) کسی چیز کے حلال وحرام ہونے کی نسبت اپنی طرف کرنا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ﴾ لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اور نہ پچھلے دن پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کردیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

(پ 10، سورۃ التوبہ، آیت 29)

صحیحین میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہوں نے سال فتح

Marfat.com

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا((إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)) بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا شراب اور مردار اور سوئر اور بتوں کا بیچنا۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع باب بیع المیتة والاصنام، ج 1، ص298، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم الخمر والمیة الخ، ج 2، ص23، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

صحیحین میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا((حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى)) تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

(صحیح البخاری، فضائل المدینة، باب حرم المدینة، ج1، ص251، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة، ج1، ص442، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، ج 2، ص487، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(المصنف لعبد الرزاق، کتاب حرمة المدینة، ج9، ص260، المجلس العلمی، بیروت)

امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "كان الحق تعالى جعل له صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان يشرع من قبل نفسه ماشاء كما فى حديث تحريم شجر مكة فان عمّه العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قال له يارسول الله الا الاذخر فقال صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا الاذخر ولو ان الله تعالى لم يجعل له ان يشرع من قبل نفسه لم يتجرّأ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان يستثنى شيئامما حرمه الله تعالى "یعنی اللہ رب العزت جل جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرما دیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ

Marfat.com

کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے۔ فرمایا: اچھا نکال دی، اس کا کاٹنا جائز کردیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔

(میزان الشریعة الکبریٰ، فصل فی بیان جملة من الامثلة المحسوسة الخ، ج 1، ص 60، دارالکتب العلمیة، بیروت)

امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں "کان الامام ابو حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ من اکثر الائمة ادباً مع اللہ تعالیٰ ولذلك لم یجعل النیة فرضا وسمی الوتر واجباً لکونهما ثبتا بالسنة لابالکتاب فقصد بذلك تمییز مافرضه اللہ تعالیٰ وتمییز ما اوجبه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان مافرضه اللہ تعالیٰ اشد مما فرضه رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ذات نفسه حین خیّره اللہ تعالیٰ ان یوجب ماشاء اولا یوجب" ترجمہ: امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ کہ قرآن عظیم سے، تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق وتمیز کردیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کردیا جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کردیں جسے نہ چاہیں نہ کریں۔

Marfat.com

(میزان الشریعۃ الکبرٰی، باب الوضو،ج1،ص147،دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

میزان مبارک میں شرعی حکم کی کئی قسمیں کیں، ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی، پھر فرمایا ''الثانی ما اباح الحق تعالٰی لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسنہ علی رایہ ھو کتحریم لبس الحریر علی الرجال وقولہ فی حدیث تحریم مکۃ الا الا ذخر ولو لا ان اللہ تعالٰی کان یحرم جمیع نبات الحرم لم یستثن صلی اللہ علیہ وسلم الاذخر ونحو حدیث لو لا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل ونحو حدیث لو قلت نعم لوجبت ولم تستطیعوا فی جواب من قال لہ فی فریضۃ الحج اکل عام یارسو ل اللہ قال لا ولو قلت نعم لو جبت وقد کان صلی اللہ علیہ وسلم یخفف علی امتہ وینھاھم عن کثرۃ السؤال ویقول اترکونی ماترکتکم اہ باختصار'' ترجمہ: شرعی حکم کی دوسری قسم وہ ہے جس کے بارے میں مصطفی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمادیں، مردوں پر ریشم کا پہننا حضور نے اسی طور پر حرام فرمایا اور اسی حرمت مکہ سے گیاہِ اذخر کو استثناء فرمادیا۔ اگر اللہ عزوجل نے مکہ معظّمہ کی ہر جڑی بوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا تو حضور کو اذخر کے مستثنٰی فرمانے کی کیا حاجت ہوتی۔ اور اسی قبیل سے ہے حضور کا ارشاد کہ اگر امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی رات تک ہٹادیتا۔ اور اسی باب سے ہے کہ جب حضور نے حج کی فرضیت بیان فرمائی، کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا: نہ، اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہوجائے اور پھر تم سے نہ ہوسکے اور یہی وجہ ہے کہ حضور اپنی امت پر تخفیف وآسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پوچھنے سے منع کرتے اور فرماتے ہیں مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں۔

(میزان الشریعۃ الکبرٰی ،فصل شریف فی بیان الذم من الائمۃ الخ،ج1،ص67، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

Marfat.com

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں''
احکام مفوض بود بوے صلی اللہ علیہ وسلم بر قول صحیح ''ترجمہ: قول صحیح کے مطابق احکام حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد تھے۔

(اشعہ اللمعات ،باب الاضحیۃ، الفصل الاول ،ج 1،ص 609،مکتبہ نوریہ رضویہ،سکھر)

تکوینی اختیارات:

اسی طرح تکوینی اختیارات بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوعطا فرمائے ہیں۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ترجمہ: منافقوں کو یہی برا لگا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

(پ 10،سورۃالتوبۃ،آیت 74)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب ابن جمیل نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی سید عالم مغنی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا، فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ترجمہ: ابن جمیل کو کیا بُرا لگا یہی نا کہ وہ محتاج تھا اللہ ورسول نے اسے غنی کر دیا، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری ،کتاب الزکوٰۃ، باب قول اللہ تعالیٰ وفی الرقاب والغارمین ،ج 1،ص 198،قدیمی کتب خانہ ،پشاور)

امام بخاری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ!((إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ:ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ:فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ:ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ)) ترجمہ: میں نے آپ سے بہت سی حدیثیں سنیں لیکن وہ سب بھول گئیں، حضور نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ میں نے پھیلا دی تو آپ نے لپ بھر کر اس میں ڈال دیا پھر فرمایا اسے سینے سے لگا لو میں نے لگالی، پس

Marfat.com

میں اس کے بعد کسی حدیث کو نہیں بھولا۔ (صحیح البخاری، ج1، ص35، دار طوق النجاۃ)

امام اجل احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "ھو صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الاعظم الذی جعل خزائن کرمہ و موائد نعمہ طوع یدیہ وتحت ارادتہ یعطی من یشاء "ترجمہ: وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے، اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع انکے ارادے کے زیر فرمان کردئے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(الجوہر المنظم، الفصل السادس، ص42، المکتبۃ القادریۃ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

مقدمہ رسالہ شاہ عبدالعزیز میں ہے "حضرت امیر وذریۃ طاہرہ اورا تمام امت برمثال پیران ومرشدان می پرستند وامور تکوینیہ رابایشاں وابستہ میدانند "ترجمہ: حضرت امیر (مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) اوران کی اولاد کو تمام امت اپنے مرشد جیسا سمجھتی ہے اور امور تکوینیہ کو ان سے وابستہ جانتی ہے۔

(تحفہ اثنا عشریہ، باب ہفتم درامامت، ص214، سہیل اکیڈمی، لاہور)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں "احکام الٰہی کی دو قسمیں ہیں: تکوینیہ مثل احیاء واماتت وقضائے حاجت ودفع مصیبت وعطائے دولت ورزق ونعمت وفتح وشکست وغیرہا عالم کے بندوبست۔

دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کردینا۔

مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر

Marfat.com

خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک۔ قال اللہ تعالیٰ ﴿ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ان کے لیے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں اور راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے انہیں حکم نہ دیا۔ (پ25، سورۃ الشعراء، آیت21)

اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾ قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔

(پ29، سورۃ النزعت، آیت5)

اور ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں، جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ)) ترجمہ: مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں کہ اگلی امتیں اپنی کثرت سوال اور اپنے انبیاء کے خلاف مراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمہیں کسی بات کا حکم فرماؤں تو جتنی ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اسے چھوڑ دو۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ج1، ص432، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب وجوب الحج، ج2، ص1، نور محمد کارخانہ، کراچی)☆(سنن ابن ماجۃ، باب اتباع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص2، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہو جائے۔

١٢٥٥٨٢

Marfat.com

یہاں سے بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح وبلاحرج ہے۔ وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہوکر ہر جگہ پوچھتے ہیں خدا ورسول نے اس کا کہاں حکم دیا ہے۔ ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا ورسول نے کہاں منع کیا ہے، جب حکم نہ دیا نہ منع کیا تو جواز رہا، تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ ورسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع کیا نہیں اور تم منع کررہے ہو۔ مجلس میلاد مبارک وقیام وفاتحہ وسوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہوجاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف خاتمۃ المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا ہے۔ فنور اللہ منزلہ واکرم عندہ نزلہ آمین۔

(فتاوی رضویہ ملخصاً، ج 30، ص 511، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحتِ تصرّف کردیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنت اُن کی جاگیر ہے، ملکوت السمٰوات والارض حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیرِ فرمان ہیں، جنت ونار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دیدی گئیں، رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا وآخرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا کا ایک حصہ ہے۔

Marfat.com

احکامِ تشریعیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبضہ میں کر دیے گئے، کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔ (بہار شریعت، حصہ 1، ص80تا85، مکتبۃ المدینہ، کراچی

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

Marfat.com

الباب الاول

اختیارات تشریعیه

Marfat.com

اختیارات تشریعیہ

اختیارات تشریعیہ سے مراد کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا ہے۔

فصل اول:

اس فصل میں وہ احادیث ہیں جن میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی ایک شخص یا چند لوگوں کو حکمِ عام سے مستثنیٰ فرمادیا۔

روزے کا کفارہ معاف فرمادیا

حدیث :صحاح ستہ اور اس کے علاوہ بہت سی کتب احادیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:((هَلَكْتُ)) ترجمہ:یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا:((وَمَا شَأْنُكَ؟)) ترجمہ:تمہارا کیا معاملہ ہے؟ عرض کی:((وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ)) ترجمہ:میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کر لی۔ فرمایا:((هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً)) ترجمہ:غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی:((لَا)) ترجمہ:نہیں، فرمایا:((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) ترجمہ:لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی:((لَا)) ترجمہ:نہیں، فرمایا:((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) ترجمہ:ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی:((لَا أَجِدُ)) ترجمہ:میں نہیں پاتا،((فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ)) اتنے میں کھجوروں کا ٹوکرہ خدمت اقدس میں لایا گیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) ترجمہ:انہیں لو اور خیرات کردو، عرض کی:((أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا)) ترجمہ:اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟

Marfat.com

مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

((فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) ترجمہ: رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے، اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان الخ، ج 1، ص 259، قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆(صحیح البخاری، کتاب الھبۃ، باب اذا وھب ھبۃ الخ، ج 1، ص 354، قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی الخ، ج 1، ص 314، قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆(سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کفارۃ الفطر الخ، ج 2، ص 175، قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆(سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان، ج 1، ص 325، آفتاب عالم پریس، لاہور) ☆(سنن ابن ماجۃ، ابواب ماجاء فی الصیام، باب ماجاء فی کفارۃ من افطر الخ، ص 121، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی) ☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 2، ص 241,281، المکتب الاسلامی، بیروت) ☆(مسند الدارمی، کتاب الصیام، باب الذی یقع علی امرأتہ فی شھر رمضان، ج 1، ص 343,344، دار المحاسن للطباعۃ، قاہرۃ) ☆(سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب القبلۃ للصائم، ج 2، ص 409,410، دار المعرفۃ، بیروت) ☆(سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب القبلۃ للصائم، ج 2، ص 436، دار المعرفۃ، بیروت) ☆(السنن الکبریٰ، کتاب الصیام، باب کفارۃ من اتی اھلہ فی نہار رمضان، ج 4، ص 221,222، دار صادر، بیروت)

سنن ابی داود میں امام شہاب زہری تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ" ترجمہ: یہ خاص اسی شخص کیلئے رحمت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔ (سنن ابی داود، کتاب الصیام، ج 1، ص 325، آفتاب عالم پریس، لاہور)

صرف دو نمازیں پڑھنے کی اجازت

حدیث: مسند امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے ((ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰی اَنَّہٗ لَایُصَلِّی اِلَّا صَلٰوتَیْنِ فَقَبِلَ ذٰلِکَ مِنْہُ)) ترجمہ: ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص 25، المکتب الاسلامی، بیروت)

یھی رخصت حضرت فضالہ کو عطا فرمائی

حدیث: حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ:قُلْتُ:إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ عَنِّي، فَقَالَ:حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا، فَقُلْتُ:وَمَا الْعَصْرَانِ؟ فَقَالَ:صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا)) ترجمہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا، اور جو چیزیں سکھائیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو، فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: ان اوقات میں مجھے بہت زیادہ مصروفیت ہوتی ہے، آپ مجھے ایسا جامع حکم ارشاد فرمائیں جو مجھے کفایت کرے، فرمایا: عصرین کی پابندی کرو۔ ہماری لغت میں عصرین کا لفظ نہیں تھا، لہذا میں نے پوچھا کہ عصرین سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا: فجر اور عصر کی نمازیں۔

(ابو داؤد، ج 1، ص 116، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

بعض لوگوں کو زکوۃ اور جھاد میں رخصت

حدیث: سنن ابی داؤد میں ہے ((عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ

Marfat.com

أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا، وَلَا يُعْشَرُوا، وَلَا يُجَبُّوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا، وَلَا تُعْشَرُوا، وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ)) ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ ثقیف کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو ان کے دل کو نرم کرنے کے لئے انہیں مسجد میں ٹھہرایا، اہلِ وفد نے اسلام میں داخل ہونے کے لئے شرط رکھی کہ نہ تو وہ جہاد میں شمولیت اختیار کریں گے، نہ زکوٰۃ ادا کریں گے اور نہ ہی نماز ادا کریں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد میں شرکت نہ کرنے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور نماز کے بارے میں فرمایا کہ جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔ (سنن ابو داؤد، ج3، ص163، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

چھ ماہ کی بکری کی قربانی جائز فرمادی

حدیث: صحیحین (بخاری و مسلم) میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں عرض کی: یا رسول اللہ! وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا: ((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)) ترجمہ: اس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد کسی دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

(صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید، ج 1، ص132، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتها، ج 2، ص154، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے تحت ہے "خَصُوصِيَّةٌ لَهُ لَاتَكُونُ لِغَيْرِهِ إِذْ كَانَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ

Marfat.com

الْاَحْکَامِ ''ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خصوصیت ابو بردہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، کتاب العیدین، ج2، ص657، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھی چھ ماہ کی بکری کی قربانی جائز فرمادی

حدیث: صحیحین میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ((قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ أَصْحَابِہٖ ضَحَایَاہُ فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، صَارَتْ لِی جَذَعَةٌ؟ قَالَ:ضَحِّ بِھَا)) ترجمہ: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ،ان (حضرت عقبہ) کے حصے میں چھ ماہ کی بکری آئی ،حضور سے عرض کیا: میرے حصے میں چھ ماہ کی بکری آئی ہے۔ فرمایا: ((ضَحِّ بِھَا)) ترجمہ: تم اسی کی قربانی کر دو۔

(صحیح البخاری ،کتاب الاضاحی، باب قسمۃ الاضاحی بین الناس، ج 2، ص832، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیۃ، ج 2، ص155، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے۔ ((وَلَا رُخْصَةَ فِیْھَا لِاَحَدٍ بَعْدَکَ)) ترجمہ: تمہارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الضحایا، باب لایجزی الجذع الخ ،ج 9، ص270، دارصادر ،بیروت)

شیخ محقق عبد الحق محدثِ دہلوی علیہ الرحمہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں ''احکام مفوض بود بوے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بر قول صحیح ''ترجمہ: قولِ صحیح کے مطابق احکام حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

Marfat.com

کے سپرد تھے۔

(اشعہ اللمعات شرح المشکوٰۃ ،باب الاضحیۃ، ج1،ص609، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نوحہ کی اجازت

حدیث: صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب بیعت زنان کی آیت اتری اوراس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ ﴿لَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اورکسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی۔

(پ28،سورۃ الممتحنہ، آیت12)

اورمردے پر بَین کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا، میں نے عرض کی: ((یَا رَسُولَ اللہِ، إِلَّا آلَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِلَّا آلَ فُلَانٍ)) ترجمہ: یارسول اللہ! فلاں گھر والوں کو استثناء فرمادیجئے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ ہوکر میری ایک میت پر نوحہ کیا تھا تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضروری ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کر دیئے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، ج1،ص304، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

اورسنن نسائی میں ارشادفرمایا: ((اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا)) ترجمہ: جا ان کا ساتھ دے آ۔ یہ گئیں اوروہاں نوحہ کر کے پھر واپس آ کر بیعت کی۔

(سنن النسائی، کتاب البیعۃ ،باب بیعۃ النساء، ج2،ص183، نور محمد کارخانہ، کراچی)

ترمذی کی روایت میں ہے۔ ((فَأَذِنَ لَهَا)) ترجمہ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نوحہ کی اجازت دے دی۔

(سنن الترمذی ، کتاب التفسیر ،ج5،ص202، دارالفکر ،بیروت)

مسند احمد میں ہے، فرمایا ((اذْهَبِي فَكَافِيهِم)) ترجمہ: جاؤ ان کا بدلہ اتار

Marfat.com

آ ؤ۔ (مسند احمد بن حنبل ،ج6،ص407،المکتب الاسلامی،بیروت)

علامہ یحیی بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 676ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں''هٰذَا مَحْمُولٌ عَلَى التَّرْخِيصِ لِأُمِّ عَطِيَّةَ فِي آلِ فُلَانٍ خَاصَّةً كَمَا هُوَ ظَاهِرٌ وَلَا تَحِلُّ النِّيَاحَةُ لِغَيْرِهَا وَلَا لَهَا فِي غَيْرِ آلِ فُلَانٍ كَمَا هُوَ صَرِيحٌ فِي الْحَدِيثِ'' ترجمہ: یہ حدیث محمول ہے اس بات پر کہ یہ حضور نے خاص رخصت ام عطیہ کو دی تھی خاص آل فلاں کے بارے میں جیسا کہ ظاہر ہے، ان کے علاوہ کسی کے لیے نوحہ کرنا حلال نہیں اور ام عطیہ کے لیے بھی الِ فلاں کے علاوہ حلال نہیں جیسا کہ حدیث میں صریح ہے۔

(شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم ،کتاب الجنائز ،فصل فی نہی النساء عن النیاحۃ ،ج1ص304،قدیمی کتب خانہ،کراچی)

مزید فرماتے ہیں''وَلِلشَّارِعِ أَنْ يَخُصَّ مِنَ الْعُمُومِ مَا شَاءَ'' ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہے خاص فرمادیں۔

(شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم ،کتاب الجنائز ،فصل فی نہی النساء عن النیاحۃ ،ج1ص304،قدیمی کتب خانہ، کراچی)

حاشیہ سندی علی سنن نسائی میں ہے''هٰذَا الترخيص خاص في أم عَطِيَّة وللشارع أن يخص من يشاء '' ترجمہ: یہ رخصت خاص حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ جس کو چاہیں کسی حکم سے خاص فرمادیں۔

(حاشیہ سندی علی سنن نسائی ،ج7،ص149،المطبوعات الاسلامیہ،حلب)

یہی اجازت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی

حدیث: عبداللہ ابن عباس سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے((قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي وَأَخِي مَاتَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنَّ فُلَانَةَ

Marfat.com

أسعدتني وَقد مَاتَ أَخُوهَا)) انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمانہ جاہلیت میں میرا باپ اور بھائی فوت ہوئے تو فلاں عورت نے میرا ساتھ دیا تھا اور اب اس کا بھائی فوت ہوا ہے۔

(فتح الباری لابن حجر،ج 8،ص639،دارالمعرفة،بیروت)☆عمدة القاری،ج 19،ص232،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

یہی اجازت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی

حدیث: ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بھی ایک نوحے کا بدلہ اتارنے کی اجازت مانگی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا، فرماتی ہیں: ((فَعَاتَبْتُهُ مِرَارًا، فَأَذِنَ لِي فِي قَضَائِهِنَّ، فَلَمْ أَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ)) میں نے کئی بار حضور سے عرض کی، آخر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا بدلہ اتارنے کی اجازت دے دی، ان کا بدلہ اتارنے کے بعد پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، سورة الممتحنة،ج5،ص202، دارالفکر، بیروت ☆فتح الباری لابن حجر،ج 8،ص639،دارالمعرفة،بیروت)☆عمدة القاری،ج 19،ص232،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

یہی اجازت ایک بڑھیا کو بھی عطا فرمائی

حدیث: حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ((أَدْرَكْتُ عَجُوزًا لَنَا كَانَتْ فِيمَنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَتَيْنَاهُ يَوْمًا فَأَخَذَ عَلَيْنَا: أَنْ لَا تَنُحْنَ، قَالَتِ الْعَجُوزُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ نَاسًا قَدْ كَانُوا أَسْعَدُونِي عَلَى مُصِيبَةٍ أَصَابَتْنِي، وَإِنَّهُمْ أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُسْعِدَهُمْ، ثُمَّ إِنَّهَا أَتَتْهُ فَبَايَعَتْهُ)) ترجمہ: میں نے اپنے خاندان کی ایک بڑھیا کو پایا ہے جو ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، وہ فرماتی ہیں کہ

Marfat.com

میں ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی، بڑھیا بولی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب مجھ پر مصیبت آئی تھی تو انہوں نے میرے لیے نوحہ کیا تھا، اور اب ان پر مصیبت آئی ہوئی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ ان کے لیے نوحہ کروں، (اجازت ملنے پر وہ گئیں اور نوحہ کر کے) واپس آئیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث عجوز من الانصار، ج 27، ص 88، مؤسسة الرسالہ، بیروت ☆ فتح الباری لابن حجر، ج 8، ص 639، دار المعرفة، بیروت ☆ عمدة القاری، ج 19، ص 232، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

وفاتِ شوہر کے سوگ کو صرف تین دن فرمادیا

حدیث: طبقات ابن سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ((تَسَلَّىْ ثَلَاثًا ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ)) تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر جعفر بن ابی طالب، ج 4، ص 41، دار صادر، بیروت) ☆ (کنز العمال، ج 9، ص 650، مؤسسة الرسالہ، بیروت)

فائدہ: یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس حکم عام سے استثناء فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن عدت اور سوگ واجب ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (پ 2، سورة البقرة، آیت 234)

Marfat.com

سورت سکھانے کو مہر فرمادیا

حدیث: سہل بن سعد الساعدی فرماتے ہیں ((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ؟، فَقَالَ:مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا، قَالَ:لَا أَجِدُ شَيْئًا، قَالَ:فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَهَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟، قَالَ :نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالے کیا، وہ کافی دیر تک کھڑی رہی، تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح مجھ سے فرمادیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کو دینے کے لئے تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی: میرے پاس میرے اس تہبند کے علاوہ کوئی چیز نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اپنا تہبند اس کو دے دے گا تو پھر بغیر تہبند کے بیٹھے گا، کوئی اور چیز تلاش کرو، عرض کی میرے پاس کوئی چیز نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو، انہوں نے ڈھونڈا، کوئی چیز نہ ملی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ عرض کی: جی ہاں! یہ یہ سورتیں یاد ہیں یعنی ان سورتوں کے نام لئے جو انہیں

Marfat.com

یاد تھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیرا نکاح قرآن کے بدلے اس عورت سے کر دیا۔

(جامع الترمذی، ج3، ص413، مصطفی البابی، مصر ☆ ابوداؤد، باب فی التزویج علی العمل یعمل، ج2، ص236، المکتب العصریہ، بیروت)

اسی طرح کی ایک روایت ابونعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ہے، ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہر دو۔ عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا ((اما تحسن سورۃ من القرأن فاصدقها السورۃ ولایکون لاحدٍ بعدك مهرًا)) ترجمہ: کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی، وہ سورۃ سکھانا ہی اس کا مہر کر، اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ترجمہ ابو النعمان الازدی، ج2، ص267، دارالفکر، بیروت)

فائدہ: یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے مستثنیٰ فرما دیا کہ مہر مال ہونا چاہیے اور کم از کم دس درہم ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو۔ (پ 5، سورۃ النساء، آیت 24)

سنن دار قطنی، سنن کبریٰ للبیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: ((عَنْ عَلِيٍّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ)) ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دس دراہم سے کم مہر نہیں ہے۔

(سنن دارقطنی، باب المهر، ج4، ص361، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ☆ السنن الکبری للبیهقی، باب مایجوزان یکون مهراً، ج7، ص393، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماقالوا

Marfat.com

فی منهر النساء واختلافهم فی ذلك،ج3،ص493،مكتبة الرشد،الرياض)

خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان دیکھی گواہی قبول

حدیث :حضرت خزیمہ اور حدیث حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، وہ بیچ کر مکر گیا اور گواہ مانگا، جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے ،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ ہوا تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے گفتگو سن کر بولے ((أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ)) میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم موجود تو تھے ہی نہیں تم نے گواہی کیسے دی؟ عرض کی ((بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللّٰه (وفی الثانی) صدقتك بما جئت به وعلمت انك لاتقول الا حقا (وفی الثالث) انا اصدقك علی خبر السماء والارض الا اصدقك علی الاعرابی)) ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں، میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا ہوں اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے میں آسمان وزمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں، کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔

(سنن ابی داود، کتاب القضاء، باب اذا علم الحاکم صدق الخ،ج2،ص152، آفتاب عالم پریس ،لاہور)☆(شرح معانی الآثار، کتاب القضاء والشہادات، کفایة شہادة خزیمه الخ،ج2،ص310، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)☆(کنز العمال،ج13،ص379،مؤسسة الرساله ،بیروت)☆(المعجم الکبیر،ج4،ص87،المکتبة الفیصلیة، بیروت)☆(اسد الغابة ،ترجمه خزیمة بن ثابت،ج1،ص697، دارالفکر، بیروت)☆(کنز العمال،ج13،ص380، مؤسسة الرساله، بیروت)

Marfat.com

خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواھی دو مردوں کے برابر

حدیث: اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مردوں کی شہادت کے برابر فرمادی ((فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ)) ترجمہ: پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی گواہی دو کے برابر فرمادی۔

(سنن ابی داود، کتاب القضاء، باب اذا علم الحاکم صدق الخ، ج2، ص152، آفتاب عالم پریس، لاہور)

اور ارشاد فرمایا ((مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ)) ترجمہ: خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

(المعجم الکبیر، عن خزیمہ، ج4، ص87، المکتبة الفیصلیة، بیروت) ☆ (کنز العمال بحوالہ مسند ابی یعلیٰ، ج13، ص380، موسسة الرسالہ، بیروت) ☆ (التاریخ الکبیر، ج1، ص87، دار الباز للنشر والتوزیع، مکة المکرمة)

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور نے قرآن عظیم کے دو گواہوں والے حکمِ عام سے حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔ جیسا کہ قرآن عظیم میں ہے ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَیْ عَدْلٍ مِنكُمْ﴾ ترجمہ: اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو۔ (پ28، سورۃ الطلاق، آیت2)

سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جوانی میں رضاعت

حدیث: صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ و مسند امام احمد میں زینت بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یا رسول اللہ! سالم (غلام آزاد کردۂ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((أَرْضِعِيهِ حَتّٰی

Marfat.com

یَدْخُلَ عَلَیْكِ)) اسے دودھ پلادو کہ بے پردہ تمہارے پاس آنا جائز ہو جائے۔

ام المومنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ مَا نَرَى هٰذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً)) ترجمہ: اللہ کی قسم، ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لیے فرمادی تھی۔

(صحیح مسلم ،کتاب الرضاع ،فصل رضاعة الکبیر،ج 1،ص 469 ،قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆(سنن النسائی ،کتاب النکاح ،باب رضاع الکبیر ،ج 2،ص 83 ،نور محمد کارخانہ، کراچی) ☆ (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح ،باب رضاع الکبیر ،ص 141،ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی) ☆ (مسند احمد بن حنبل ،عن عائشہ رضی اللہ عنہا ،ج 6،ص 39،المکتب الاسلامی، بیروت) ☆ (مسند احمد بن حنبل ،حدیث سهلة امرأة حذیفه رضی اللہ عنہا ،ج 6،ص 356،المکتب الاسلامی ،بیروت)

ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرمادی

حدیث: صحاح ستہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ((رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا)) ترجمہ: عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دے دی۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب مایرخص للرجال من الحریر للحکة، ج 2،ص 868،قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب اللباس، باب اباحة لبس الحریر للرجال الخ، ج 2،ص 193 ،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب لبس الحریر لعذر، ج 2،ص 205، آفتاب عالم پریس ،لاہور)☆(سنن ابن ماجة ،کتاب اللباس، باب من رخص له فی لبس الحریر، ص 265،ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)☆(سنن النسائی، کتاب الزینة، باب الرخصة فی لبس الحریر، ج 2،ص 297،نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)

Marfat.com

حالتِ جنابت میں دخولِ مسجد کی اجازت

حدیث: ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا ((یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِأَحَدٍ یُجْنِبُ فِی هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِی وَغَیْرُكَ)) اے علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحالِ جنابت داخل ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی ابن ابی طالب، ج5، ص408، دار الفکر، بیروت)☆(مسند ابن یعلی، عن ابی سعید الخدری، ج 2، ص13، مؤسسة علوم القرآن، بیروت)☆(السنن الکبری للبیهقی، کتاب النکاح، باب دخوله المسجد جنبا، ج 7، ص66، دار صادر، بیروت)

یہی اجازت ازواج مطہرات اور بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھی عطا فرمادی

حدیث: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((أَلَا إِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا یَحِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِلنَّبِیِّ وَأَزْوَاجِهِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ أَلَا بَیَّنْتُ لَکُمْ أَنْ تَضِلُّوا)) سن لو یہ مسجد کسی جنب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو، مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات و حضرت بتول زہرا اور مولا علی کو صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وعلیہم وسلم۔ سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

(المعجم الکبیر، عن ام سلمة رضی الله عنها، ج 23، ص374، المکتبة الفیصلیة، بیروت)☆(السنن الکبری، کتاب النکاح، باب دخوله المسجد جنبا، ج 7، ص65، دار صادر، بیروت)☆(تاریخ دمشق الکبیر، ترجمه علی ابن ابی طالب، ج45، ص108، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت

حدیث: امام احمد مسند میں فرماتے ہیں ((حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

Marfat.com

حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ: لِمَ تَخْتَتِمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ الْبَرَاءُ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيمَةٌ يَقْسِمُهَا سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ: فَقَسَمَهَا حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْخَاتَمُ، فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ خَفَضَ، ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ خَفَضَ، ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ بَرَاءُ، فَجِئْتُهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلَى كُرْسُوعِي ثُمَّ قَالَ: خُذِ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُولُهُ "، قَالَ: وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُولُ: كَيْفَ تَأْمُرُونِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُولُهُ؟)) ترجمہ: محمد بن مالک نے کہا میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے حضور تقسیم فرما رہے تھے سب اونٹ بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہ گئی حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء! میں حاضر ہوکر حضور کے سامنے بیٹھ گیا سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی، پھر فرمایا: پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، راوی کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عاذب فرمایا کرتے تھے: تم مجھے کیسے حکم دیتے ہو کہ میں اس انگوٹھی کو اتار دوں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول

Marfat.com

پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 4، ص 394، المکتب الاسلامی، بیروت)

ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابواسحٰق اسفرائنی سے روایت کی، فرماتے ہیں ((رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ)) ترجمہ: میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔

(المصنف لابن ابی شیبة، کتاب اللباس الخ، ج 5، ص 195، دار الکتب العلمیة، بیروت)

حالانکہ یہی براء بن عازب رضی اللہ عنہ ممانعت کی روایت نقل کرتے ہیں، چنانچہ صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ((نَهَانَا رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ)) ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب خواتیم الذهب الخ، ج 2، ص 871، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب اللباس باب تحریم استعمال اناء الذهب الخ، ج 2، ص 188، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

سراقه بن مالک کو کنگن پہننے کی اجازت

حدیث: امام بیہقی کی دلائل النبوۃ میں بطریق الحسن مروی، سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ((کیف بك اذا لبسبت سواری کسریٰ)) ترجمہ: وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسریٰ بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کے کنگن، کمر بند، تاج خدمتِ فاروقی میں حاضر کئے گئے تو امیر المومنین نے انہیں پہنائے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا ((الله اکبر الحمدلله الذی سلبهما

Marfat.com

کسریٰ بن ھرمز والبسهما سراقة الاعرابی)) ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب قول اللہ عزوجل وعداللہ الذین آمنوا الخ،ج 6،ص 325,326، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

قال العلامة الزرقانی لیس فی هذا استعمال الذهب وهو حرام لانه، انما فعله تحقیقا لمعجزة الرسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غیر ان یقرهما فانه روی انه امره فنزعهما وجعلهما فی الغنیمة ومثل هذا لا یعد استعمالاً۔

ترجمہ: علامہ زرقانی نے فرمایا اس سے سونے کو استعمال کرنا لازم نہیں آیا حالانکہ وہ حرام ہے، کیونکہ امیر المومنین کا یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ کی تحقیق کے لئے تھا، اس فعل کو برقرار نہیں رکھا۔ مروی ہے کہ آپ نے سراقہ کو حکم دیا انہوں نے وہ کنگن اتار دیئے اور آپ نے انہیں مال غنیمت میں شامل فرما دیا اور اس کو استعمال شمار نہیں کیا جاتا۔

(شرح الزرقانی علی المواهب ،المقصد الثامن ،الفصل الثالث،ج 7،ص 208،دارالمعرفة ،بیروت)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت عطا فرمائی کہ اپنے بیٹے کی کنیت ابوالقاسم رکھیں

حدیث: مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں ((یَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّیهِ بِاسْمِكَ، وَأُكَنِّیهِ بِكُنْیَتِكَ؟ قَالَ :نَعَمْ)) ترجمہ: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اس کی کنیت، فرمایا: ہاں۔

محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((كَانَتْ رُخْصَةً من رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیّ)) ترجمہ: یہ مولیٰ علی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

Marfat.com

رخصت تھی۔

(کتاب الادب ،باب ماجاء فی کراھیۃ الجمع بین الاسم النبی و کنیہ ،ج 4،ص 384،دار الفکر،بیروت)☆(المستدرک للحاکم، کتاب الادب، قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی،ج 4،ص 278، دار الفکر ،بیروت)☆(السنن الکبریٰ ،کتاب ا بیروت)☆(شرح معانی الآثار ،کتاب الکراہیۃ، باب التکنی بابی القاسم الخ ،ج 2،ص 432،ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)☆(مسند ابو یعلی، عن علی رضی اللہ عنہ ،ج 1،ص 184،مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)☆(الطبقات الکبری لابن سعد، ومن ھذہ الطبقۃ ممن روی عن عثمان وعلی الخ ،ج 5،ص 91,92،دار صادر ،بیروت)

فائدہ: اکیلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ اجازت اس وقت تھی جب باقیوں کے لئے ابوالقاسم کنیت رکھنا منع تھا ،بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہوگئی اوراب مطلق سب کے لئے اجازت ہے۔

غیر حاضری کے باوجود مالِ غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا

حدیث : عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شاہزادی کی تیمارداری کے لیے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا((إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ)) ترجمہ: بے شک تمہارے لئے حاضرانِ بدر کے برابر ثواب اور حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،مناقب عثمان،ج 1،ص 523، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن الترمذی، کتاب المناقب ،باب عثمان بن عفان ،ج 5،ص 395،دار الفکر،بیروت)☆(مسند احمد بن حنبل، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ج 2،ص 101،المکتب الاسلامی، بیروت)

Marfat.com

یہ خصوصیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں۔ سنن ابوداود میں انہیں سے ہے ((فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الجہاد، ج2، ص18، آفتاب عالم پریس، لاہور)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رخصت

حدیث: حضرت عبید بن صخر سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ دار بنا کر بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا: ((وقد طيّبت لك الهديّة، فإن أهدي لك شيء فاقبل)) ترجمہ: میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیب کر دئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے قبول کرلو۔

(الاصابة فی تمييز الصحابة بحواله سيف فی الفتوح، ترجمه معاذ بن جبل، ج6، ص107، دارالکتب العلميه، بيروت)

اس حدیث پاک کے راوی کہتے ہیں: ((فرجع حين رجع بثلاثين رأسا أهديت له)) ترجمہ: جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیس غلام لائے کہ انہیں ہدیہ دیے گئے۔

(الاصابة فی تمييز الصحابة، ترجمه معاذ بن جبل، ج6، ص107، دارالکتب العلميه، بيروت)

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((هدايا العمال حرام كلها)) ترجمہ: عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں۔

(کنز العمال، ج6، ص112، مؤسسة الرسالة، بيروت)

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: ((هَدَايَا الْعُمَّالِ غُلُولٌ)) ترجمہ: عاملوں کے سب ہدیے خیانت ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل، حديث ابی حميد الساعدی، ج39، ص14، مؤسسة الرسالة، بيروت)

Marfat.com

حضرت حبان بن منقذ کو خاص رخصت

حدیث: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حبان بن منقذ بن عمرو انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔ زاد الحمیدی فی مسندہٖ ثم انت بالخیار ثلثا)) ترجمہ: جب خریداری کرو کہہ دیا کرو: فریب نہیں۔ حمیدی نے اپنی مسند میں اتنا اضافہ کیا: پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے (اگر ناموافق پاؤ بیع رد کر دو)۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب مایکرہ الخداع فی البیع، ج1، ص284، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض، باب ماینہی عن اضاعۃ المال، ج1، ص324، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح البخاری، فی الخصومات، باب من رد امر السفیہ والضعیف العقل، ج1، ص325، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب من یخدع فی البیع، ج2، ص7، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(کنز العمال، عن عبداللہ بن عمر، ج4، ص155، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)☆(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الرد علی ابیحنیفہ، ج7، ص305، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں "وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَجَعَلَهُ بَعْضُهُمْ خَاصًّا فِي حَقِّهِ وَأَنَّ الْمُغَابَنَةَ بَيْنَ الْمُتَبَايِعَيْنِ لَازِمَةٌ لَا خِيَارَ لِلْمَغْبُونِ بِسَبَبِهَا سَوَاءٌ قَلَّتْ أَمْ كَثُرَتْ وَهٰذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَآخَرِينَ وَهِيَ أَصَحُّ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ مَالِكٍ" ترجمہ: علماء کا اس حدیث سے استدلال کرنے میں اختلاف ہے، بعض نے ان صحابی کے حق میں خاص مانا ہے، (ان کا موقف یہ ہے کہ) غبن کے باوجود عقدِ بیع بائع اور مشتری کے درمیان لازم ہو جاتا ہے، غبن کھانے والے کو غبن کے سبب خیار نہیں ملتا چاہے کم غبن ہو یا زیادہ

Marfat.com

، یہ امام شافعی، امام اعظم ابوحنیفہ اور اس کے علاوہ ائمہ کا مؤقف ہے اور امام مالک سے اصح روایت کے مطابق یہی ہے۔

(شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب من یخدع فی البیع، ج2، ص7، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

یعنی امام ابوحنیفہ و امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن (دھوکہ) باعث خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کرسکتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا، اوروں کے لیے نہیں، یہی قول صحیح ہے۔

عصر کے بعد دو رکعت کی رخصت

حدیث: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں ((رواہ الشیخان عن کریب عن ابن عباس وعبدالرحمن بن ازھر والمسوَر بن مخرمة رضی اللہ تعالیٰ عنہم انھم ارسلوہ الی عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اقرء علیها السلام منا جمیعا وسلها عن الرکعتین بعد العصر وقل لها بلغنا انك تصلینهما وان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نهی عنهما)) ترجمہ: اس کو بخاری و مسلم نے بحوالہ کریب حضرت ابن عباس بن عبدالرحمٰن بن ازھر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا، ان تینوں نے کریب کو ام المومنین زوجہ رسول سیدہ عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا کہ انہیں ہمارا سلام کہیں اور ان سے نماز عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو اور ان سے عرض کرو کہ ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ وہ پڑھتی ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب اذا کلم وھو یصلی الخ، ج 1، ص164,165، قدیمی کتب

Marfat.com

خانہ ،کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین ،باب الاوقات ان انھی عن الصلوۃ،ج1،ص277، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(مشکوۃ المسابیح بحوالہ متفق علیہ، کتاب الصلوۃ ،باب اوقات النہی،ص94، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی۔فیہ عن عمر وعن ابی ہریرۃ وعن ابی سعیدنالخدری کلھا فی الصحیحین و عن معاویۃ فی صحیح البخاری وعن عمروبن عنبسۃ فی صحیح مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ترجمہ:اس بارے میں حضرت عمر،حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری سے صحیحین میں مروی ہے اور حضرت معاویہ سے صحیح بخاری میں اور حضرت عمروبن عنبسہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت امیر معاویہ والی روایت کے الفاظ یہ ہیں((وَلَقَدْ نَھٰی عَنْھُمَا یَعْنِی:الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ))ترجمہ:حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوۃ بعد الفجر ،ج1،ص82،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(صحیح البخاری، کتاب موافیت الصلوۃ، باب لاتتحزی الصلوۃ قبل غروب الشمس ،ج1،ص82،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(صحیح البخاری ، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب من یکرہ الصلوۃ الا بعد العصر والفجر ،ج 1،ص83،قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین ،باب الاوقات التی نہی عن الصلوۃ ،ج1،ص275،قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(صحیح مسلم کتاب المسافرین ،باب الاوقات التی نہی عن الصلوۃ،ج 1،ص276، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ ،باب الصلوۃ بعد العصر ،ج1،ص181،آفتاب عالم پریس ،لاہور)

علماء فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ان کیلئے جائز کردیا تھا۔ جیسا کہ امام جلیل خاتم الحفاظ سیوطی علیہ الرحمۃ ''انموذج اللبیب ''میں فرماتے ہیں'' ویخص من شاء بما شاء من الأحکام کجعله شهادة خُزیمة بشهادة رجلین ولعائشة فی صلاة رکعتین بعد العصر ''ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے چاہیں جس حکم سے خاص فرمائیں، جیسا کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمادی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عصر کے بعد دو رکعتوں کی اجازت عطا فرمائی۔

(انموذج اللبیب، الفصل الرابع، ج1، ص201تا207، وزارة الاعلام، جده)

حج میں خاص شرط کی اجازت

حدیث: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچازاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: حج کا ارادہ ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ! واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی)۔ فرمایا ((حُجِّی وَاشْتَرِطِی، وَقُولِی: اَللّٰهُمَّ مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی)) ترجمہ: حج کرو (حج کا احرام باندھ لو) اور نیت میں یہ شرط لگالو کہ اے اللہ! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ج2، ص762، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اشتراط المحرم التحلل، ج1، ص385، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ج6، ص202، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، الاشتراط فی الحج، ج2، ص19، نور محمد کارخانہ، کراچی)☆(سنن الترمذی، کتاب الحج، ج2، ص278، دارالفکر، بیروت)☆(سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب الاشتراط فی الحج، ج1، ص247، آفتاب عالم پریس، لاہور)☆(سنن ابن ماجة، ابواب المناسك، باب الشرط فی الحج، ص217، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(صحیح ابن خزیمه، کتاب المناسك، باب اشتراط من به علة الخ، ج4، ص164،

Marfat.com

المکتب الاسلامی ،بیروت)☆(السنن الکبری، کتاب الحج، باب استثناء فی الحج،ج 5، ص221,222، دارصادر ،بیروت)☆(کنزالعمال،ج 5،ص122، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)☆ (المعجم الکبیر ،عن اسماء بنت ابی بکر ،ج24،ص87،المکتبۃ الفیصلیۃ ،بیروت)☆(مجمع الزوائد بحوالہ ابن عمر ،کتاب الحج ،باب الاشتراط فی الحج،ج3،ص218،دارالکتاب بیروت)

ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلاً مقبول ومعتبر نہیں۔بل وافقنا علی اختصاصه بها بعض الشافعية کالخطابی ثم الرویانی کما فی عمدة القاری للامام العینی من باب الاحصار ۔ترجمہ: بلکہ اس حکم کے اس صحابیہ کے ساتھ مختص ہونے پر بعض شوافع بھی ہمارے ساتھ متفق ہیں، مثلاً خطابی پھر رویانی جیسا کہ عمدۃ القاری نے باب الاحصار میں امام عینی نے ذکر فرمایا۔

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری، باب الاحصار فی الحج ،ج 10،ص208،دارالکتب العلمیة، بیروت)

دوسرا نکاح منع فرمادیا

حدیث: مسور بن مخرمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کردیں ، میں اجازت نہیں دیتا، پھر (کہہ دوں کہ) اجازت نہیں دیتا، پھر (بتادوں کہ) اجازت نہیں دیتا، ہاں

Marfat.com

اگر علی ابن طالب چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلیں، میری بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو بات اسے خوش کرے وہ مجھے خوش کرتی ہے اور جو بات اسے ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔

(ابوداؤد، باب ما یکرہ ان یجمع بینھن من النساء، ج2، ص226، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت اس طرح ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں ((إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لاَ تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا العَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الخِطْبَةَ))

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، یہ خبر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، عرض کی: (یارسول اللہ) آپ کی قوم یہ گمان کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لئے غضب ناک نہیں ہوتے، یہ علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کررہے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے، میں نے سنا کہ آپ نے خطبہ دینے کے بعد ارشاد فرمایا: اما بعد میں نے اپنی بیٹی کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے کیا تو اس نے مجھ سے جو بات کی اسے سچ کردکھایا، اور بے شک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے اور میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی اسے غمگین کرے، اللہ کی قسم نبی اللہ کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی کبھی ایک مرد کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نکاح کا اردہ ترک کردیا۔

Marfat.com

(صحیح بخاری، ج 5، ص22، دار طوق النجاۃ)☆(صحیح مسلم، ج4، ص 1903، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فائدہ : رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسرے نکاح سے منع فرمادیا حالانکہ قرآن پاک میں تمام مسلمانوں کو استطاعت کی صورت میں بیک وقت چار نکاح کرنے کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿فَانْکِحُوا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَۃً﴾ترجمۂ کنز الایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔ (پ 4، سورۃ النساء، آیت3)

سوائے ابوبکر صدیق کے دروازے کے

حدیث : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ، اِلَّا بَابُ أَبِی بَکْرٍ)) ترجمہ: مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کردیئے جائیں سوائے ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دروازے کے۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، ج1، ص516، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

Marfat.com

فصلِ ثانی:

اس فصل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی جن میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم کی نسبت اپنی جانب فرمائی ہے۔

اگر کوئی مانگنے والا مانگتا تو

حدیث: حضرت ذوالشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((جَعَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا، وَلَوْ مَضَی السَّائِلُ عَلَی مَسْأَلَتِہِ لَجَعَلَھَا خَمْسًا)) ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسحِ موزہ کی مدت تین دن رات مقرر فرمائی، اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور پانچ راتیں کر دیتے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الطھارۃ، باب ماجاء فی التوقیت فی المسح للمقیم والمسافر، ص 42، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

اور روایت ابی داود اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت بیہقی میں ہے: فرمایا ((وَلَوِ اسْتَزَدْنَاہُ لَزَادَنَا)) ترجمہ: اور اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھا دیتے۔

(سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب التوقیت فی المسح، ج 1، ص 21، آفتاب عالم پریس، لاہور) ☆(شرح معانی الآثار، کتاب الطھار، باب المسح علی الخفین الخ، ج 1، ص 61، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الطھارۃ، باب ماورد فی ترک التوقیت، ج 1، ص 277، دار صادر، بیروت)

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف فرمادی

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیقِ، فَھَاتُوا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ، مِنْ کُلِّ أَرْبَعِینَ دِرْھَمًا دِرْھَمًا)) رواہ احمد وابوداود والترمذی عن امیر المؤمنین المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند

Marfat.com

صحیح ۔ ترجمہ: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ تو میں نے معاف کردی، روپوں کی زکوۃ دو ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم ۔ اسے امام احمد، ابوداود اور ترمذی نے امیر المومنین علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے بسندِ صحیح روایت کیا۔

(مسند احمد بن حنبل، عن علی رضی اللہ عنہ، ج 1، ص 92، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(سنن ابی داود، کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ السائمۃ، ج 1، ص 221، آفتاب عالم پریس لاہور)☆(سنن الترمذی، کتاب الزکوۃ، باب ماجاء فی زکوۃ الذھب الخ، ج 2، ص 123، دارالفکر، بیروت)

فائدہ: سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوۃ جو واجب نہ ہوئی، سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ میں نے معاف فرمادی ہے، ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم روف ورحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العالمین جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

یتیم اور عورت کی حق تلفی کو حرام فرمایا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((إِنِّی أُحَرِّجُ (أُحَرِّمُ) حَقَّ الضَّعِیفَیْنِ: الْیَتِیمِ، وَالْمَرْأَةِ)) ترجمہ: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

(سنن ابن ماجہ، ج 2، ص 1213، داراحیاء الکتب العربی، حلب)☆(المستدرک للحاکم، کتاب الایمان انی احرج علیکم حق الضعیفین، ج 1، ص 63، دارالفکر، بیروت)☆(کنز العمال، عن ابی ہریرۃ، ج 3، ص 171، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

شعب الایمان میں الفاظ یہ ہیں: ((أُحَرِّمُ عَلَیْکُمْ مَالَ الضَّعِیفَیْنِ: الْیَتِیمِ وَالْمَرْأَةِ)) ترجمہ: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کا مال تلف کرنا، یتیم اور عورت۔ (شعب الایمان، فصل فی کراہیۃ طلب الامارۃ الخ، ج 9، ص 530، مکتبۃ الرشد، ریاض)

شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کا بیچنا حرام فرمایا

حدیث: صحیحین میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے انہوں

Marfat.com

نے سال فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا((اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ)) بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا شراب اور مردار اور سوئر اور بتوں کا بیچنا۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع باب بیع المیتۃ والاصنام، ج 1، ص 298، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم الخمر والمیۃ الخ، ج 2، ص 23، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

زنا کو حرام فرمادیا

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا((مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا؟ "قَالُوْا: حَرَّمَہُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ، فَھُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ)) احمد بسند صحیح والطبرانی فی الاوسط والکبیر عن المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ترجمہ: زنا کو کیسا سمجھتے ہو؟ عرض کی: حرام ہے، اسے اللہ ورسول نے حرام کر دیا تو وہ قیامت تک حرام ہے۔ احمد نے بسند صحیح اور طبرانی نے اوسط اور کبیر میں مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(مسند احمد بن حنبل، بقیہ حدیث مقداد بن اسود، ج 6، ص 8، المکتب الاسلامی، بیروت)☆
(المعجم الکبیر، عن مقداد بن اسود، ج 20، ص 256، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت)

مدینہ منورہ کو حرم بنایا

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: ((اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ، وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا)) ترجمہ: الٰہی! بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکہ معظّمہ کو حرم کر دیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب یزفون النسلان، ج 1، ص 477، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوہ احد، ج 2، ص 585، قدیمی کتب خانہ،

Marfat.com

کراچی)☆(صحیح البخاری ، کتاب الاعتصام ،باب ما ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج 2،ص1090، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب الحج، باب فضل المدینة،ج 1،ص 441، قدیمی کتب خانہ ،کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل،عن انس رضی اللہ عنہ،ج 3،ص149، المکتب الاسلامی ،بیروت)☆(شرح المعانی الآثار، کتاب الصید، باب صید المدینة،ج2،ص342، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حدیث: صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ((حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِینَةِ وَجَعَلَ اثْنَیْ عَشَرَ مِیلًا حَوْلَ الْمَدِینَةِ حِمًی)) تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کردیا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

(صحیح البخاری ،فضائل المدینة، باب حرم المدینة،ج 1،ص 251، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم ،کتاب الحج، باب فضل المدینة،ج 1،ص442، قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل ،عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ،ج 2،ص487، المکتب الاسلامی ،بیروت)☆(المصنف لعبد الرزاق، کتاب حرمة المدینة، ج9،ص260,261، المجلسا لعلمی، بیروت)

پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر اذخر گھاس کا حرم سے استثناء فرمادیا

حدیث: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

((فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا؟ فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ))

ترجمہ: عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے، فرمایا: مگر اذخر۔

(صحیح بخاری ، کتاب العمرة ، باب باب لاینفر صید الحرم ،ج 1،ص 247،قدیمی کتب خانہ ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکة الخ ،ج 1،ص438,439، قدیمی کتب

Marfat.com

خانہ، کراچی)

امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "کان الحق تعالٰی جعل له صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان يشرع من قبل نفسه ماشاء كما فى حديث تحريم شجر مكة فان عمّه العباس رضى الله تعالٰى عنه لما قال له يارسول الله الا الاذخر فقال صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا الاذخر ولو ان الله تعالٰى لم يجعل له ان يشرع من قبل نفسه لم يتجرّأ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان يستثنى شيئامما حرمه الله تعالٰى "ترجمہ: اللہ جل جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے۔ فرمایا: اچھا نکال دی، اس کا کاٹنا جائز کر دیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔

(میزان الشریعة الکبریٰ، فصل فی بیان جملة من الامثلة المحسوسة الخ، ج 1، ص 60، دار الکتب العلمیة، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا

حدیث: صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيعَ وَقَالَ: لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ)) بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا اور فرمایا: چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسول کے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(شرح معانی الآثار، باب احیاء الارض المیتة، ج2، ص175، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

Marfat.com

وضو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض فرمایا

حدیث: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ)) ترجمہ: مشقتِ امت کا لحاظ نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پر فرض کردوں جس طرح میں نے وضو ان پر فرض کردیا ہے۔

(کنز العمال، عن ابن عباس ،ج 9،ص 312،مؤسسة الرسالہ، بیروت)☆(المستدرك للحاكم، كتاب الطهارة، لولا ان اشق علی امتی ،ج 1،ص 146،دار الفكر ،بیروت)☆(البحر الزخار، عن ابن عباس ،ج 4،ص 130،مكتبة العلوم والحكم، مدينة المنورة)☆(مجمع الزوائد، كتاب الطهارة، باب فی السواك ،ج 1،ص 221،دار الكتاب ،بیروت)☆(مجمع الزوائد، كتاب الصلوة، باب ماجاء فی السواك ،ج 2،ص 97،دار الكتاب، بیروت)

فائدہ: یہاں وضو کے فرض کرنے کی اضافت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی طرف فرمائی۔

Marfat.com

فصل ثالث:

اس فصل میں وہ احادیث ہیں جن میں اس بات کا بیان ہے کہ حکم کی تبدیلی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی پر موقوف تھی، مگر حکم تبدیل نہ فرمایا۔

ہاں فرما دیتے تو حج ہر سال فرض ہو جاتا

حدیث: امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (پ4، سورہ آل عمران، آیت97)

تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفِي كُلِّ عَامٍ؟)) ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہر سال حج فرض ہے؟، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے (پھر) عرض کیا: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفِي كُلِّ عَامٍ؟)) ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہر سال حج فرض ہے؟، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ)) ترجمہ: حج ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے۔

(سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء کم فرض الحج، ج 2، ص220، دار الفکر، بیروت)☆(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المائدة، ج 5، ص40، دار الفکر، بیروت)☆(سنن ابن ماجة، ابواب المناسك، باب فرض الحج، ص 213، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن علی رضی الله عنه، ج1، ص113، المکتب الاسلامی، بیروت)

نمازِ عشاء کو مؤخر نہ فرمایا

حدیث: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند احمد و سنن ابی داود و ابن ماجہ وغیرہا میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((وَلَوْلَا ضَعْفُ

Marfat.com

الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ وحاجة ذی الحاجة لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ)) ترجمہ: اگر کمزور کی ناتوانی اور بیمار کے مرض اور کامی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک موخر فرما دیتا۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب وقت العشاء، ج 1، ص 61، آفتاب عالم پریس، لاہور)☆(سنن ابن ماجۃ، کتاب الصلوٰۃ، باب وقت العشاء، ص 50، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی سعید الخدری، ج 3، ص 5، المکتب الاسلامی، بیروت)

ہر وضو کے وقت مسواک کو فرض فرمادیتے اگر چاہتے

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ)) اگر امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر وضو کے وقت مسواک کریں۔

(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب السواک یوم الجمعۃ، ج 1، ص 122، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ج 1، 128ص، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(سنن النسائی، کتاب الطہارۃ الرخصۃ فی السواک، ج 1، ص 6، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)☆(سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ، باب السواک، ص 25، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)☆(مسند احمد بن حنبل، عن ابی ہریرۃ، ج 2، ص 245,250، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(موطا امام مالک، کتاب الطہارۃ، ماجاء فی السواک، ص 50، میر محمد کتب خانہ، کراچی)

ہر نماز کے وقت

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) ترجمہ: اگر امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ محمد، ج 7، ص 253، دار الحرمین، القاہرہ☆المعجم الکبیر

Marfat.com

للطبرانی، عن زید بن خالد، ج5، ص243، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ)

ہر نماز کے وقت تازہ وضو فرض فرمادیتے اگر چاہتے

حدیث :رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوءٍ)) ترجمہ: امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں ان پر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں۔

(سنن نسائی، ج 1، ص6، نور محمد کتب خانہ، کراچی)☆(مسند احمدبن حنبل، ج 2، ص259، المکتب الاسلامی، بیروت)

فائدہ :اگر پہلے سے وضو ہے تو ہر نماز سے پہلے تازہ وضو کرنا فرض نہیں، ایک وضو سے ایک سے زیادہ نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں پر ارشاد فرمارہے ہیں کہ امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کردیتا کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں۔

ہر نماز کے وقت خوشبو لگانا فرض فرمادیتے اگر چاہتے

حدیث: رسول مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ والطيبِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاة))ابو نعیم فی کتاب السواك عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بسند حسنٍ وسعید بن منصور فی سننه عن مکحول مرسلاً۔ترجمہ: مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کردوں۔اس حدیث کو ابو نعیم نے کتاب السواک میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسن اور سعید بن منصور

Marfat.com

نے اپنی سنن میں مکحول سے مرسلاً روایت کیا۔

(کنز العمال، السواک، ج9، ص316، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

رات کے اخری حصے میں دو رکعتیں فرض فرمادیتے اگر چاہتے

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((ركعتان يركعهما ابن آدم جوف الليل الأخير، خير له من الدنيا وما فيها، ولولا أن أشق على أمتي لفرضتهما عليهم۔ وأبو نصر عن حسان بن عطية مرسلاً، الديلمي عن ابن عمر)) ترجمہ: وہ دو رکعتیں جو ابن آدم رات کے آخری حصے میں ادا کرتا ہے، اس کے لیے دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس سے بہتر ہیں، اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ دو رکعتیں ان پر فرض کر دیتا۔ یہ روایت ابو نصر نے حسان بن عطیہ سے مرسلاً روایت کی ہے اور دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

(کنز العمال، الفصل الثانی فی السنن والنوافل الراتبۃ، ج7، ص792، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

Marfat.com

الباب الثانی
اختیارات تکوینیه

Marfat.com

اختیارات تکوینیہ

اختیارات تکوینیہ سے مراد مُردوں کو زندہ کرنا، مارنا، کسی کی حاجت پوری کر دینا، مصیبت دور کر دینا، نعمت و دولت عطا کرنا، فتح دینا وغیرہ وغیرہ۔

چاند کو دو ٹکڑے فرمادیا

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ((انَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ القَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتَّى رَأَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا)) ترجمہ: مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں، تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا، یہاں تک کہ مکہ والوں نے حراء پہاڑ کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

(بخاری، باب انشقاق القمر، ج5، ص49، دار طوق النجاہ)

بخاری میں ایک دوسرے مقام پر ہے ((انَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ)) ترجمہ: اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ وہ انہیں کوئی نشانی دکھائیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو چاند ٹکڑے کر کے دکھایا۔

(بخاری، ج 4، بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ، ص206، دار طوق النجاہ)

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

اشارہ جدھر چاند اُدھر

حدیث: سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سید اکرم

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھنا ہوا، ((رَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيرُ إِلَيْهِ بِأُصْبُعِكَ، فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ)) ترجمہ: میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرح انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِينِي عَنِ الْبُكَاءِ، وَأَسْمَعُ وَجْبَتَهُ حِينَ يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ)) ترجمہ: ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کا دھما کہ سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدے میں گرتا۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالۃ البیہقی والصابونی وغیرہ، باب مناغاۃ للقمر، ج 1، ص 53، مرکز اہلسنت، گجرات الہند ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی حفظ اللہ تعالیٰ، ج 2، ص 41، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ البدایۃ والنہایۃ، باب مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 326، داراحیاء التراث العربی، بیروت ☆ کنز العمال، ج 11، ص 383، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث کو فتاوی رضویہ میں نقل کر کے فرماتے ہیں "جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ الکبریٰ کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا جان کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے آفتاب وماہتاب درکنار، واللہ العظیم، ملٰئکہ مدبرات الامر کہ تمام نظم ونسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً)) میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف رسول بھیجا گیا۔

(صحیح مسلم، ج 1، ص 199، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

Marfat.com

قرآن فرماتا ہے﴿ تَبٰرَكَ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ﴾ترجمہ: برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو۔ (پ18،سورۃ الفرقان، آیت1)

اہل عالم میں جمیع ملائکہ بھی داخل ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی ﴿ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴾ ترجمہ: یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا۔
(پ23،سورۃ ص، آیت32

فرمایا﴿ رُدُّوْهَا عَلَیَّ ﴾ ترجمہ: پلٹالاؤ میری طرف۔
(پ23،سورۃ ص، آیت33

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی ہے کہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے او خطاب ان ملائکہ سے ہے جو آفتاب پر متعین ہیں یعنی نبی اللہ سلیمان نے ان فرشتو کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لائے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نما ادا فرمائی۔ (معالم التنزیل،ج4،ص52،دار الکتب العلمیہ،بیروت

سیدنا سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نوابان (نائبان) بارگاہ رسالت علیہ افضل الص والتحیۃ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ ع وسلم۔ (فتاوی رضویہ،ج30،ص486,487،رضا فاؤنڈیشن،لاہو

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

Marfat.com

سورج روک دیا

حدیث: طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ((انّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم أمرَ الشمسَ فتأخّرتْ ساعۃً مِنْ نھار)) ترجمہ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے باز رہ۔ وہ فوراً ٹھہر گیا۔

(المعجم الاوسط، ج 5، ص33، مكتبة المعارف، رياض)☆(مجمع الزوائد، كتاب علامات نبوت، باب حبس الشمس صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، ج8، ص296، دار الكتاب، بيروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں

''اس حدیث حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے (جو کہ اگلے صفحہ پر آرہا ہے) جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پلٹتا ہے یہاں تک کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر خدمت گزاری محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی، امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی، الحمد للہ اسے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملکوت السمٰوٰت والارض میں ان کا حکم جاری ہے تمام مخلوق الٰہی کو ان کیلئے حکم اطاعت وفرمانبرداری ہے۔ وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے، وہ محبوب اجل واکرم وخلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گہوارہ میں چاند ان کی غلامی بجالاتا، جدھر اشارہ فرماتے اسی طرف جھک جاتا۔ (فتاوی رضویہ، ج30، ص485، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

سورج پلٹا دیا

حدیث: خصائص کبری میں مروی ہے ((أخرج ابن منذۃ وابن

Marfat.com

شاهين والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح عن أسماء بنت عميس قالت كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوحى إليه في حجر على فلم يصل العصر حتى غربت الشمس فقال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهم إنه كان في طاعتك وطاعة رسولك فاردد الشمس قالت أسماء فرأيتها غربت ثم رأيتها طلعت بعد ما غربت وفي لفظ للطبراني فطلعت عليه الشمس حتى وقفت على الجبال وعلى الأرض وقام على فتوضأ وصلى العصر ثم غابت وذلك بالصهباء)) ترجمہ: ابنِ مندہ، ابنِ شاہین اور طبرانی نے ایسی اسناد کے ساتھ جن میں سے بعض صحیح بخاری کی شرط پر ہیں روایت کیا ہے کہ اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ کا سرمبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں تھا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی تک نمازِ عصر نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! بے شک یہ تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں تھا، لہٰذا سورج کو لوٹا دے، اسماء کہتی ہیں کہ میں نے سورج کو غروب ہوتے دیکھا پھر دیکھا کہ ڈوبا ہوا سورج دوبارہ طلوع ہو گیا۔

اور طبرانی کے الفاظ یوں ہیں: آپ پر سورج طلوع ہوا یہاں تک کہ سورج پہاڑ اور زمین کے درمیان ٹھہر گیا حضرت علی کھڑے ہوئے وضو کیا اور نمازِ عصر ادا کی پھر سورج ڈوب گیا۔ یہ مقامِ صہباء کا واقعہ ہے۔

(خصائص کبری، ج2، ص137، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

Marfat.com

اس حدیث پاک کے دیگر حوالہ جات درج ذیل ہیں:

(شرح مشکل الآثار للطحاوی، باب مشکل ماروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔الخ، ج 3، ص 92، مؤسسة الرسالہ، بیروت ☆المعجم الکبیر للطبرانی، ام جعفر بن محمد بن جعفر بن ابی طالب، ج 24، ص 144، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ ☆مواہب اللدنیہ، القسم الثالث، ج 2، ص 258، المکتبة التوفیقیہ، القاہرہ ☆الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، الفصل الثانی عشر، ج 1، ص 548، دارالفیحاء، عمان ☆شرح الشفاء لملاعلی قاری، ج 1، ص 594، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆سیرت حلبیہ، باب ذکر الاسراء والمعراج، ج 1، ص 543، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، باب ردالشمس لہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص 485، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆المقاصد الحسنة، کتاب الفضائل، ج 1، ص 771، دارالکتاب العربی، بیروت ☆ردالمحتار، کتاب الصلوة، ج 1، ص 360، دارالفکر، بیروت ☆تفسیر روح البیان، سورة الاسراء، ج 5، ص 128، دارالفکر، بیروت ☆تفسیر روح المعانی، صورة ص، ج 12، ص 186، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

تفسیر خازن اور شرح النووی علی المسلم میں مروی ہے ((انَّ نَبِیَّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَتْ لَهُ الشَّمْسُ مَرَّتَیْنِ إِحْدَاهُمَا یَوْمَ الْخَنْدَقِ حِینَ شُغِلُوا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰی غَرَبَتْ فَرَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْهِ حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ ذَکَرَ ذٰلِكَ الطَّحَاوِیُّ وَقَالَ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَالثَّانِیَةُ صَبِیحَةَ الْإِسْرَاءِ حِینَ انْتَظَرَ الْعِیرَ الَّتِی أَخْبَرَ بِوُصُولِهَا مَعَ شُرُوقِ الشَّمْسِ ذَکَرَهُ یُونُسُ بْنُ بُکَیْرٍ فی زیادته علی سیرة بن إِسْحَاقَ)) ترجمہ: بے شک ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو مرتبہ سورج روکا گیا، ایک مرتبہ غزوۂ خندق میں جب تمام مسلمان نمازِ عصر نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ڈوبا ہوا سورج لوٹا دیا یہاں تک کہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی۔ اس کو امام طحاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اور دوسری مرتبہ شبِ معراج کی صبح قافلے کے انتظار میں، جب آپ نے سورج نکلنے کے وقت قافلہ پہنچنے کی خبر دی۔ اس کو یونس بن بکیر نے اپنی زیادات

Marfat.com

میں سیرہ بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

(تفسیر خازن، ج 2، ص 31، دارالکتب العلمیہ، بیروت)☆(شرح نوووی علی صحیح مسلم، ج 12، ص 52، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

بادلوں پر حکومت

حدیث: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ، قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَفِي الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ، حَتَّى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي، وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، قَالَ: فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ)) ترجمہ: ایک بار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں میں قحط پڑ گیا، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ہلاک ہو گیا اور اہل وعیال بھوک کا شکار ہو گئے ہیں، آپ ہمارے لئے اللہ

Marfat.com

سے دعا کیجیے کہ اللہ ہم پر بارش برسائے، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا، پھر پہاڑوں کی مانند بادل نمودار ہوئے اور ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے بھی نہ تھے کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک سے بارش کے قطرے بہ رہے ہیں، راوی کا بیان ہے کہ پھر اس دن، اس سے اگلے دن اور اس کے بعد جمعہ تک بارش ہوتی رہی، پھر وہی اعرابی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ مکانات گر گئے، مال تباہ ہو گیا لہٰذا آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجیے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو بلند کیا اور عرض کی: اے اللہ! اس (بارش) کو ہم پر نہیں ہمارے اردگرد برسا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف جدھر بھی اشارہ کیا وہاں سے بادل ہٹ گئے، یہاں تک کہ مدینہ خالی میدان کی طرح ہو گیا اور اردگرد وادیوں پر بارش ہوتی رہی، راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں جو بھی دیہات سے ہمارے پاس آتا تو وہ بارش کے بارے میں بتاتا (یعنی یہ بتاتا کہ مدینہ کے اردگرد بارش ہو رہی ہے)۔

(صحیح بخاری، باب تمطر فی المطرحتی یتحادر الخ، ج 2، ص 32، دار طوق النجاۃ ☆ صحیح مسلم، ج 2، ص 614، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

جن کو سوئے آسمان پھیلا کے جل تھل کر دیے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

بارش پر حکومت

حدیث: حدیث پاک ہے ((عن مالك قال أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ

Marfat.com

فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ)) ترجمہ: حضرت مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگوں پر قحط پڑھ گیا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل سے اپنی امت کے لئے بارش طلب کریں کہ یہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا عمر کو میرا اسلام کہنا اور اسے خبر دینا کہ بارش ہوگی۔

(مصنف ابن شیبہ، کتاب الفضائل، ماذکر فی فضل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جلد12، صفحہ32، الدار السلفیۃ، الھندیۃ)

اس حدیث کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''قرۃ العینین'' میں نقل کیا۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ''تاریخ دمشق'' میں نقل کیا، علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب'' میں نقل کیا اور امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 852ھ) نے فتح الباری میں اس حدیث پاک کے بارے میں فرمایا ''روی بن أبی شَیْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِیحٍ'' ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ نے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(فتح الباری، باب سوال الناس الامام الاستسقاء، ج2، ص495، دار المعرفۃ، بیروت)

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 923ھ) نے بھی اس روایت کے بارے یہی فرمایا ''روی بن أبی شَیْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِیحٍ'' ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ نے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(مواہب اللدنیہ، الفصل الرابع، ج3، ص374، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ)

درو دیں صورتِ ہالہ محیط ماہِ طیبہ ہیں
برستا امّتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

Marfat.com

انگلی کا اٹھانا اور بادلوں کا آنا

جلہمہ بن عرفطہ کہتے ہیں:((قدمت مَکَّة وهم فِی قحط فقالت قُرَيْش يَا ابا طالب اقحط الْوَادی وأجدب الْعِيَال فَهلُمَّ واستسق فخرج ابو طالب وَمَعَهُ غُلَام كَأَنَّهُ شمس دجن تجلت عَنهُ سَحَابَة قتماء وَحَوله أغيلمة فَأَخذه ابو طالب فألصق ظهره بِالْكَعْبَةِ ولاذ بإصبعه الْغُلَام وَمَا فِي السَّمَاء قزعة فَأقبل السَّحَاب من هَا هُنَا وَهَا هُنَا واغدق وأغدودق وانفجر لَهُ الْوَادی وأخصب البادی والنادی فَفِي ذَلِك يَقُول أَبُو طَالب:وأبيض يُسْتَسْقِي الْغَمَام بِوَجْهِهِ ...ثمال الْيَتَامَى عصمَة للأرامل)) ترجمہ: میں مکے آیا اور اہل مکہ قحط میں مبتلا تھے تو قریش نے کہا کہ اے ابو طالب وادی میں قحط پڑ گیا، لوگ محتاجی میں مبتلا ہو گئے، آؤ اور پانی مانگو تو ابو طالب اس حال میں نکلے کہ ان کے ساتھ ایک وجیہ صورت نوجوان تھا گویا چمکتا سورج ہے کہ ابھی سیاہ بدلیوں سے نکلا ہے اس نوجوان کے گرد چھوٹے چھوٹے بچے تھے ابو طالب نے انہیں لیا اور ان کی پشت مبارک کعبہ سے ملا دی اس نوجوان نے اپنی انگلی اٹھائی حالانکہ اس وقت بادل کا نام ونشان نہیں تھا لیکن اچانک اِدھر، اُدھر ہر طرف سے بادل آ گئے، خوب بارش ہوئی حتی کہ کیا شہر اور کیا دیہات، سب کے سب سرسبز وشاداب ہو گئے تو ابو طالب نے وہاں یہ شعر پڑھا ”یہ ایسی روشن وتابندہ شخصیت ہے کہ ان کے نورانی چہرہ کی برکت سے بارش حاصل کی جاتی ہے، یہ یتیموں کے ماوی اور بیواؤں کے ملجاوسہارا ہیں۔“

(خصائص کبری بحوالہ ابن عساکر، ذکر المعجزات، ج1، ص146، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دئیے

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ((أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ،

Marfat.com

فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اور سب نے وضو کر لیا، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ جواب دیا تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔

(صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج4، ص192، دار طوق النجاۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ((كُنَّا نَعُدُّ الآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ المَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ المُبَارَكِ، وَالبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ المَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم)) ترجمہ: ہم تو معجزات کو باعث برکت سمجھتے تھے اور تم ان کو تخویف کا باعث سمجھتے ہو، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پانی کم ہو گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑا سا بچا پانی تلاش کر لاؤ، تو لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مقدس ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور اس کے بعد فرمایا: برکت والے پانی کے پاس آؤ اور برکت خدا کی طرف سے ہے، پس میں نے قطعی طور پر دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس انگلیوں کی گھائیوں سے پانی ابل رہا تھا۔

(صحیح بخاری، علامات النبوۃ فی الاسلام، ج4، ص194، دار طوق النجاۃ)

Marfat.com

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری

جوش پے آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ ((عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً)) ترجمہ: صلح حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کی جانب دوڑے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے مگر یہی جو آپ کے سامنے ہے تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اسی پیالہ میں رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ ہم تمام لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت سالم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا لیکن اس وقت تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

(صحیح بخاری، علامات النبوۃ فی الاسلام، ج4، ص193، دار طوق النجاۃ)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

Marfat.com

کوچ کرنے تک

حدیث : حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: ((أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ، فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى البِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ قَالَ: ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا، فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: دَعُوهَا سَاعَةً. فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا)) ترجمہ: حدیبیہ کے روز وہ چودہ سو یا اس سے زائد حضرات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پس انہوں نے ایک کنویں پہ پڑاؤ کیا تو اس کا پانی ختم کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور معاملہ عرض کیا)، تو نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پہ بیٹھ گئے، پھر آپ نے فرمایا: اس کنویں کے پانی کا ایک ڈول میرے پاس لاؤ، ڈول لایا گیا، پس آپ نے اس میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور دعا کی، پھر فرمایا، اسے ایک ساعت کے لئے چھوڑ دو پھر (تھوڑی دیر بعد پانی اس قدر بڑھ گیا کہ) وہاں سے کوچ کرنے تک صحابہ نے خود کو اور اپنی سواریوں کو اس پانی سے خوب سیراب کیا۔

(صحیح بخاری، باب غزوہ حدیبیہ، ج5، ص122، دار طوق النجاۃ)

جس کے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

مشک کی خوشبو

حدیث : حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ مَجَّ فِي الدَّلْوِ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْبِئْرِ أَوْ شَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ، ثُمَّ مَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رِيحِ

Marfat.com

ی کی پھر اسے کنویں میں بہادیا یا اس ڈول میں
نویں) میں سے مشک کی خوشبو آنے لگی۔

ج 31، ص 134، مؤسسة الرسالہ، بیروت☆سنن ابن
الکتب العربیہ، بیروت)

اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

ر حکومت

ان بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے،
ی صلی اللہ علیہ وسلم فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ
سَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا
قيا امْرَأَةً بَين مزادتين أو سطيحتين من
فاستنزلوها عن بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ
زَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اسْقُوا فَاسْتَقَوْا
حتّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ
يُخيّل إلينا أنّها أشدُّ ملئةً مِنْهَا حِين

Marfat.com

اتارا اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک برتن منگایا پھر ان تو بڑوں کے منہ سے اس میں پانی انڈیلا اور لوگوں میں آواز دی گئی کہ پی لو چنانچہ لوگوں نے خوب پیا فرمایا کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پیا حتی کہ سیر ہو گئے پھر ہم نے اپنے ساتھ والے مشکیزے اور برتن بھر لیے اللہ کی قسم ان سے پانی لینا جب بند کیا گیا تو ہم کو خیال ہوتا تھا کہ وہ ابتداء کے مقابلہ میں اب زیادہ پُر ہیں۔

(مشکوۃ بحوالہ بخاری ومسلم، باب المعجزات، ج 3، ص 1647، المکتب الاسلامی، بیروت☆ صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج 4، ص 191، دار طوق النجاۃ☆ صحیح مسلم، باب قضاء الصلوۃ، ج 1، ص 474، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صحیح بخاری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے: ((ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ، أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ المَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا)) ترجمہ: پھر فرمایا جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ تو اس کے لئے چھوہارے اور کھجوریں جمع کی گئیں حتی کہ وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی اس نے کہا کہ میں جس سے ملی ہوں یا تو وہ بہت بڑا جادوگر ہے یا وہ اللہ کا نبی ہے جیسا کہ لوگوں کا گمان ہے پس اللہ عزوجل نے اس قبیلے کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت عطا فرمائی وہ عورت اور تمام قبیلہ مسلمان ہو گئے۔

(صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج 4، ص 191، دار طوق النجاۃ)

تھوڑا سا حلوہ اور تین سو آدمی

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ

Marfat.com

سیر ہو گئے ایک گروہ نکلتا تھا اور ایک داخل ہو جاتا تھا یہاں تک کہ سب نے کھالیا تو مجھے فرمایا کہ اے انس اٹھالو میں نے اٹھالیا، میں نہیں جانتا کہ حلوہ اس وقت زیادہ تھا جب میں نے برتن رکھا یا اس وقت کہ جب میں نے اٹھایا۔

(مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الاول، ج3، ص1661، المکتب الاسلامی، بیروت☆ صحیح بخاری، باب الہدیۃ للعروس، ج7، ص22، دار طوق النجاۃ)

بیماری بھی دور، خوشبو بھی عطا

حدیث: حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عتبہ کے یہاں ہم چار عورتیں تھیں، ہم میں سے ہر ایک عتبہ کی خاطر ایک دوسری سے زیادہ خوشبودار رہنے کی کوشش کرتی، پھر بھی جو خوشبو عتبہ کے جسم سے آتی وہ ہماری خوشبو سے بہت زیادہ ہوتی: ((وَكَانَ إذا خرج إِلَى النَّاس قَالُوا مَا شممنا ريحًا أطيب من ريح عتبة فَقُلْنَا لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ أَخَذَنِي الشرى على عهد رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم فشكوت ذَلِكَ إِلَيْهِ فَأَمرنِي أَن أتجرد فتجردت وَقَعَدت بَين يَدَيْهِ وألقيت ثوبى على فَرجى فنفث فِي يَدِه ثمَّ وضع يَدَه على ظَهْرِى وبطنى فعبق بِى هَذَا الطّيب من يَوْمئِذٍ)) ترجمہ: اور جب وہ لوگوں کے پاس جاتے تو لوگ کہتے ہم نے کوئی ایسی خوشبو نہیں سونگھی جو عتبہ کی خوشبو سے اچھی ہو ایک دن ہم نے اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں میرے بدن میں پھنسیاں نکل آئیں تو میں نے حضور کی خدمت میں اس بیماری کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کپڑے اتار دیں میں نے کپڑے اتار دیئے اور اپنا ستر چھپا کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے اپنا لعاب دہن اپنے مبارک ہاتھ پر ڈال کر میرے پیٹ اور پیٹھ پر مل دیا تو میری بیماری دور ہوگئی اور اسی دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہوگئی۔

(المعجم الصغیر، ج1، 77، المکتب الاسلامی، بیروت☆ المعجم الکبیر، ما اسند عتبہ بن

Marfat.com

فرقد، ج 17، ص 134، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ☆ خصائص کبری، ج 2، ص 141، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہو کر

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کو نقل کرنے سے پہلے فرماتے ہیں: ''وَأخرج الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط بِسَنَد جید'' ترجمہ: اس حدیث پاک کو امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں جید (عمدہ) سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (خصائص کبری، ج 2، ص 141، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

آنکھ عطا فرمادی

حدیث: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَوْسٌ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ يَوْمَ أُحُدٍ فَرَمَيْتُ بِهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى انْدَقَّتْ سِيَتُهَا وَلَمْ أَزَلْ فِي مَقَامِي نُصْبَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَلَقَّى السِّهَامَ وَوَجْهِي دُونَهُ، فَكَانَ آخِرُهَا سَهْمٌ نَدَرَتْ مِنْهُ حَدَقَتِي فَأَخَذْتُهَا وَانْهَزَمُوا فَأَخَذْتُ حَدَقَتِي بِيَدِي فَسَعَيْتُ بِهَا فِي كَفِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَقَتِي فِي كَفِّي دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ قِ قَتَادَةَ وَقَى نَبِيَّكَ علیہ السلام بِوَجْهِهِ فَاجْعَلْهَا أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا نَظَرًا .وَفِي حَدِيثِ مَنْصُورِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُعَدَّلِ: فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک کمان ہدیہ کی گئی، احد کے دن اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے اس کے ساتھ تیر پھینکنے شروع کر دیے یہاں تک کہ اس کا سرا ٹوٹ گیا، میں اپنی جگہ کھڑا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

کے سامنے تیروں کو روکتا رہا اس حال میں کہ میرا چہرا حضور کے چہرے کے سامنے تھا، آخر میں ایک تیر میری آنکھ میں آ لگا جس سے میری آنکھ کا ڈیلا باہر نکل آیا، میں نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور کفار شکست کھا کر بھاگ گئے، میں اس ڈیلے کو اپنے ہاتھ میں لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، (یہ دیکھ کر) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور دعا کی: اے اللہ! جس طرح قتادہ نے اپنے چہرے کے ذریعے تیرے نبی کی حفاظت کی اسی طرح تو بھی اس کی حفاظت فرما اور اس آنکھ کو دوسری آنکھ سے خوبصورت اور تیز نظر والا بنا دے۔ منصور بن احمد معدل کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ڈیلے کو آنکھ میں رکھا تو وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ صحیح اور تیز دیکھنے والی ہو گئی۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج 1، ص 484، دار النفائس، بیروت) ☆ (مجمع الزوائد، ج 8، ص 297، مکتبۃ القدسی، القاہرہ)

بعض کتب میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے ((وَقَالَ ابْن اسحاق عَن عَاصِم بن عمر بن قَتَادَة قَالَ أُصِيبَت يَوْم أُحُد عين قَتَادَة ابْن النُّعْمَان حَتَّى وَقعت على وجنتيه فَردهَا رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَت أحسن عَيْنَيْهِ واحدهما)) ترجمہ: ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں: احد والے دن حضرت قتادہ بن نعمان کی آنکھ میں تیر لگا جس سے ان کی آنکھ رخساروں پر بہہ گئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ کو لوٹا دیا اور وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ اچھی ہو گئی اور تیز ہو گئی۔

(خصائص کبری، ج 1، ص 359، دار الکتب العلمیہ، بیروت) ☆ (سیرت حلبیہ، ج 2، ص 342، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

میرے عیسیٰ تیرے صدقے جاؤں

Marfat.com

طور بے طور ہیں بیماروں کے

بصارت عطا فرمادی

حدیث: حضرت حبیب بن فُرَیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا، فَسَأَلَهُ مَا أَصَابَهُ، فَأَخْبَرَهُ فَنَفَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي عَيْنَيْهِ فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لَابْنُ ثَمَانِينَ، وَإِنَّ عَيْنَيْهِ مُبْيَضَّتَانِ)) ترجمہ: ان کی دونوں آنکھیں ایسی سفید ہو چکی تھیں کہ ان سے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا تو ان کے والد انہیں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں لائے، آپ نے استفسار فرمایا کہ اسے کیا ہوا؟ انہوں نے معاملہ بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی آنکھوں پہ دم فرمایا تو میں نے دیکھا کہ آپ 80 سال کی عمر میں بھی سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے حالانکہ آپ کی آنکھیں سفید تھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطب، من رخص فی النفث فی الرقی، ج5، ص45، مکتبۃ الرشد، الریاض ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، حبیب بن فریک، ج4، ص25، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ ☆ دلائل النبوہ للبیہقی، باب ماجاء فینفثہ فی عینین، ج6، ص173، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

دکھتی آنکھ ٹھیک فرمادی

حدیث: صحیح بخاری میں ہے، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقِيلَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا

Marfat.com

إِلَيْهِ. فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا: یہ جھنڈا کل میں ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، راوی کہتے ہیں: لوگوں نے رات بے چینی سے گزاری کہ دیکھتے ہیں کل جھنڈا کسے ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، ہر ایک کی خواہش تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے۔ رسول پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، فرمایا: انہوں بلاؤ، انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی، وہ ایسے شفایاب ہو گئے گویا انہیں تکلیف ہوئی ہی نہ ہو، پھر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔

(صحیح بخاری، باب غزوة خیبر، ج5، ص134، مطبوعه دار طوق النجاة)

دوسری روایت ہے ((فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ)) ترجمہ: حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا اور انہیں کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوئی۔

(صحیح بخاری، باب غزوة خیبر، ج5، ص134، مطبوعه دار طوق النجاة)

شافی و نافی ہو تم، کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

کٹا ہاتھ جوڑ دیا

حدیث: حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ((شِهِدتُ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مشهدا فأصابتني ضَرْبَةٌ على

Marfat.com

عَاتِقِی فتعلقت یَدِی فَأتیت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فتفل فِیھَا وألزقھا فالتأمت وبرأت وَقتلت الَّذِی ضَرَبَنِی)) ترجمہ: میں ایک جنگ میں سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک تھا کہ میرے کندھے پر ضرب لگی اور میرا ہاتھ لٹک گیا میں حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور اسے جوڑ دیا تو میرا ہاتھ تندرست ہوگیا اور جس نے مجھے ضرب لگائی تھی میں نے اسے قتل کیا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی تفلہ، ج 6، ص 178، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج 2، ص 116، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ٹوٹی پنڈلی لمحے میں درست فرمادی

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابورافع یہودی کو (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا) قتل کرنے کے بعد اس کے اونچے مکان سے اترنے لگے تو زینے سے گر گئے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو انہوں نے اسی وقت گرم گرم اپنے عمامے سے باندھ لی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا سارا ماجرا بیان کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ)) ترجمہ: اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے پھیلا دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اس پر اپنا دستِ کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں سرے سے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

(بخاری، باب قتل ابی رافع، ج 5، ص 91، دارطوق النجلۃ ☆ مشکوۃ المصابیح، باب المعجزات، الفصل الاول، ج 3، ص 1645، المکتب الاسلامی، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ج 1، ص 390، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سلمہ بن اکوع کی پنڈلی بھی درست فرمادی

حدیث: امام بخاری علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی پر غزوۂ خیبر کے دن ایسی مار لگی کہ لوگوں کو آپ کے شہید ہونے کا گمان ہو گیا، حضرت سلمہ فرماتے ہیں: ((فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ)) ترجمہ: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے تین بار اس پر اپنا لعابِ دہن لگایا پھر کبھی پنڈلی میں درد نہ ہوا۔ (صحیح بخاری، باب غزوۂ خیبر ج5، ص133، دار طوق النجاۃ)

نابینا آنکھوں کو دکھانے والے، بہرے کانوں کو سنانے والے اور ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا کرنے والے

حدیث: حضرت ام الدرداء سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں نے کعب احبار سے پوچھا تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کیا پاتے ہو؟ کہا: حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ اسْمُهُ الْمُتَوَكِّلُ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَأُعْطِيَ الْمَفَاتِيحَ لِيُبَصِّرَ اللّٰهُ بِهِ أَعْيُنًا عُورًا وَيُسْمِعَ بِهِ آذَانًا صُمًّا وَيُقِيمَ بِهِ أَلْسِنَةً مُعْوَجَّةً حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يُعِينُ الْمَظْلُومَ وَيَمْنَعُهُ مِنْ أَنْ يُسْتَضْعَفَ)) ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں ان کا نام متوکل ہے، نہ درشت خو ہیں نہ سخت گو، نہ بازاروں میں چلّانے والے، وہ کنجیاں دئے گئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دے یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب صفۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل، ج 1،

Marfat.com

ص 377، دار الکتب العلمیہ، بیروت)☆(الخصائص الکبریٰ ،باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل ،ج 1، ص 20,21، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ہر قسم کی کنجیاں دی گئیں

حدیث: ام المومنین ومحبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ بعلہا وابیہا وعلیہا وسلم فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت وثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے ((لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَأُعْطِيَ الْمَفَاتِيحَ الخ)) ترجمہ: نہ سخت دل ہیں نہ درشت خُو، نہ بازاروں میں شور کرتے، انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ،باب صفۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل، ج 1، ص 377، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆الخصائص الکبریٰ ،باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل ،ج 1، ص 20,21، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆الطبقات الکبریٰ لابن سعد ،ذکر صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل ،ج 1، ص 363، دار صادر بیروت)

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں

قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي)) ترجمہ: میں ہی تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

(صحیح بخاری، باب من یرد اللہ بہ، ج 1، ص 25، دار طوق النجاۃ)

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

خزانے لٹانے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((إِنَّمَا أَنَا

Marfat.com

خَازِنٌ)) ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا خزانچی ہوں۔

(صحیح مسلم، ج2، ص718، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں: ((إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي)) ترجمہ: میں ہی قاسم اور خازن ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔

(صحیح بخاری، ج4، ص84، دارطوق النجاة)

انہیں کیا خدا نے اپنے ملک کا مالک انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں

حدیث: بخاری و مسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور مالک المفاتیح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدِي)) ترجمہ: میں سو رہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت بجوامع الکلم، ج4 ، ص54، دارطوق النجاة ☆ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، ج1، ص372، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

امام احمد و ابوبکر بن ابی شیبہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہیں کہ حضور مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ)) ترجمہ: مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا، رعب سے میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے) اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

(مسند احمد بن حنبل، عن علی رضی اللہ عنہ، ج2، ص156، مؤسسة الرسالہ، بیروت ☆ المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المناقب، ج6، ص304، مکتب الرشد، ریاض)

Marfat.com

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

اگر چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِي مَلَكٌ وَإِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ فَأَشَارَ جِبْرِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ. فَقُلْتُ: نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِأً يَقُولُ: آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ العبد)) ترجمہ: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں، (پھر فرمایا:) میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی، اس نے عرض کیا: آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو آپ عبد نبی بنیں اور اگر چاہیں تو بادشاہ نبی بنیں، میں نے جبرئیل (علیہ السلام) کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے تواضع اختیار کرنے کے بارے میں عرض کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف مشورہ لینے کے سے انداز سے دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں تو میں نے اس فرشتے سے کہا کہ میں عبد نبی بننا چاہتا ہوں ۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اس کے بعد آپ تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ایسے کھاؤں گا جیسے عبد کھاتے ہیں اور ایسے

Marfat.com

بیٹھوں گا جیسے عبد بیٹھتے ہیں۔

(شرح السنة، للبغوی، باب تواضعه صلی الله علیه وسلم، ج 13، ص248، المکتب الاسلامی، بیروت ☆مشکوة المصابیح، ج3، ص 1622،1623، المکتب الاسلامی، بیروت)

اگر خاموش رہتے تو

حدیث: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ: ((أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الآخر فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتُّ)) ترجمہ: میرے پاس بکری ہدیۃً بھیجی گئی، اسے ہانڈی میں ڈال دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا: ابورافع یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ بکری ہے جو ہمیں ہدیۃً ملی پھر ہم نے اسے ہانڈی میں پکالیا حضور نے فرمایا: اے ابورافع ہم کو ایک دست دو میں نے دست پیش کر دیا پھر فرمایا کہ دوسرا دست بھی دو میں نے دوسرا دست بھی پیش کر دیا پھر فرمایا: اے ابورافع اور دست لاؤ، عرض کیا یارسول اللہ بکری کے دو ہی دست ہوتے ہیں، تب ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چپ رہتے تو ہم کو دست پر دست دیتے رہتے جب تک کہ چپ رہتے۔

(مشکوۃ ج 1، ص106، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(مسند احمد بن حنبل، ج 45، ص172، مؤسسة الرسالة، بیروت)

دودھ کا ایک پیالہ اور تمام اصحاب صفہ

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اللہ کی جس

Marfat.com

کے سواء کوئی معبود نہیں ، میں بھوک میں روئے زمین پر اپنے جگر پر اعتماد کرتا تھا اور میں بھوک سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں عام راستہ پر بیٹھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس راستے سے گزر ہوا میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ کے متعلق پوچھا اور میں نے ان سے صرف اس لئے پوچھا تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں (اور کچھ کھلائیں) مگر وہ چلے گئے، تھوڑی دیر بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق پوچھا اور ان سے بھی میں نے اسی لئے پوچھا تھا کہ وہ مجھے اپنے ہمراہ لے جائیں مگر وہ بھی چلے گئے اور مجھے اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ پھر ابوالقاسم حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے مجھے دیکھا اور میرے دل کی کیفیت جان کر مسکرائے ، اس کے بعد فرمایا: ابو ہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ چلو اور آپ تشریف لے چلے تو پیچھے پیچھے میں بھی چلنے لگا، جب آپ کاشانۂ نبوت میں داخل ہوئے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ نے مجھے اجازت دے دی اور میں بھی اندر داخل ہو گیا، میں نے وہاں دودھ کا ایک پیالہ دیکھا، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ جواب دیا گیا کہ فلاں نے آپ کو ہدیہ بھیجا ہے۔ حضور نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ! فرمایا جاؤ اصحابِ صفہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ تو ان کے پاس گھر تھا اور نہ مال و دولت ، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کچھ صدقہ آتا تو آپ اسے ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ لیتے ، اور جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ بھیجتا تو آپ اسے قبول فرمالیتے اور اصحابِ صفہ کو بھی اس میں شریک کرلیا

Marfat.com

کرتے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اصحاب صفہ کے لئے صرف ایک پیالہ دودھ کا کیا کام دے گا؟ اور میں چاہتا تھا کہ پورا دودھ مجھے ہی مل جاتا تاکہ اسے پینے کے بعد میرے اندر کچھ طاقت پیدا ہو جاتی اور چونکہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد ہوں لہٰذا جب وہ لوگ آئیں گے تو حضور مجھے حکم دیں گے کہ یہ پیالہ انہیں دے دوں تو پھر شاید ہی مجھے اس دودھ کا کچھ حصہ مل سکے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا تو مجھے اصحاب صفہ کے پاس آنا پڑا اور جب وہ لوگ آگئے اور سب اپنی اپنی جگہ پر گھر میں بیٹھ گئے تو حضور نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! فرمایا ((خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ)) ترجمہ: پیالہ اٹھاؤ اور ان لوگوں کو دو تو میں نے پیالہ اٹھا کر ایک شخص کو دے دیا اس نے پیا یہاں تک کہ شکم سیر ہو گیا پھر اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا پھر میں نے دوسرے کو دیا اس نے پیا یہاں تک کہ شکم سیر ہو گیا پھر اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا اس طرح یکے بعد دیگرے پیتے اور پلاتے

Marfat.com

ہوئے وہ پیالہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا اور سب اصحاب صفہ سیر ہو چکے تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ اپنے مقدس ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا، فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو تو میں نے پیا فرمایا اور پیو تو میں نے پھر پیا آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ اور پیو تو میں اور پیتا رہا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب دودھ گزرنے کی بھی راہ باقی نہیں رہی اور وہ پیالہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کر دیا تو آپ نے اللہ تعالی کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی لیا۔

(بخاری ،باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج8،ص96،دارطوق النجاۃ)

کیوں جناب بو ہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

کھجوریں ہی کھجوریں

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں تھے کہ لشکریوں کو کھانے کی کمی کا سامنا کرنا پڑا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہارے کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا میرے تھیلے میں کچھ کھجوریں ہیں تو فرمایا لے آؤ تو میں تھیلے کو لے کر حاضر ہوا، فرمایا: دستر خوان لے آؤ، تو میں دستر خوان لے آیا اور اسے بچھا دیا، پھر آپ نے کھجوریں نکالیں تو وہ اکیس دانے تھے۔ آپ نے بسم اللہ پڑھی اور ایک ایک کھجور کو اپنے مقدس ہاتھ میں لیا اور بسم اللہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ سب دانے آپ کے دست مبارک میں آگئے ، پھر آپ نے ان کو جمع کر کے فرمایا:

Marfat.com

(ادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ ادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعو وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ أدعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ ادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا وَفضل تمر فَقَالَ لي اقعد فَقَعَدت فَأكل وأكلت وَفضل تمر فَأَخذه وَأدْخلهُ فِي المزود وَقَالَ لي إِذا رَأَيْت شَيْئا فَادْخُلْ يدك فَخذ وَلَا تكفأ فَمَا كنت أُرِيد تَمرا إِلَّا أدخلت يَدي فَأخذت مِنْهُ خمسين وسْقا فِي سَبِيل الله وَكَانَ مُعَلّقا خلف رحلي فَوَقع فِي زمن عُثْمَان فَذهب)) ترجمہ: فلاں اوران کے ساتھیوں کو بلاؤ، توانہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ پیٹ بھر کر چلے گئے، پھر فرمایا فلاں اوران کے ساتھیوں کولاؤ تو وہ لوگ بھی پیٹ بھر کھا کے چلے گئے، پھر فرمایا فلاں اوران کے ساتھیوں کو بلاؤ تو وہ سب بھی شکم سیر ہو کر کھا کے چلے گئے، اور کھجوریں بچ گئیں، پھر مجھے فرمایا بیٹھو میں بیٹھ گیا پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں نے کھائیں اور جو کھجوریں باقی رہیں ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھیلے میں ڈال دیا اور مجھ سے فرمایا جب تم نکالنا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر کھجوریں نکالتے رہنا مگر اسے اوندھا نہ کرنا، میں ہاتھ ڈالتا جتنی کھجوریں چاہتا نکال لیتا اور میں نے اس میں سے پچاس وسق کھجوریں راہِ خدا میں دیں، وہ تھیلی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں میری سواری کے پیچھے لٹکی ہوئی تھی جاتی رہی (گم ہوگئی)۔

(الخصائص الکبریٰ، ذکر بقیة المعجزات الخ، ج 2، ص85، دارالکتب العلمیه، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیهقی، باب ماجاء فی مزود ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه، ج 6، ص110، دارالکتب العلمیه، بیروت)

صحابی نے جنت مانگ لی

حدیث: سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

ہے، فرماتے ہیں: ((كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ (ولفظ الطبرانی فقال يوماً يا ربيعة سلنی فاعطيك رجعنا الى لفظ مسلم) قال فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)) ترجمہ: میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات لایا (رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا: کچھ اور؟ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔ فرمایا: تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل السجود، ج 1، ص 193، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب وقت قیام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اللیل، ج 1، ص 187، آفتاب عالم پریس، لاہور)☆ (المعجم الکبیر، ج 5، ص 57,58، المکتبۃ الفیصلیہ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں "الحمد للہ یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر جملے سے وہابیت کش ہے۔ حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلقاً بلا قید وبلا تخصیص ارشاد فرمانا: سل، مانگ کیا مانگتا ہے، جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقیید ارشاد ہوا: مانگ کیا مانگتا ہے یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے۔

Marfat.com

گر خیریت دنیا وعقبیٰ آرزو داری
بدر گاهش بیاو هرچه میخواهی تمنا کن

ترجمہ: اگر تو دنیا وآخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کی بارگاہ میں آ اور جو چاہتا ہے مانگ لے۔

شیخ شیوخ علماء الہند عارف باللہ عاشق رسول اللہ برکۃ المصطفی فی ھذہ الدیار سیدی شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوۃ شریف میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں "از اطلاق سوال کہ فرمودش بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ خواہد وکرا خواہد باذن پروردگار خود دھد "ترجمہ: مطلق سوال سے کہ آپ نے فرمایا: مانگ۔ اور کسی خاص شے کو مانگنے کی تخصیص نہیں فرمائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمام معاملہ آپ کے دست اقدس میں ہے، جو چاہیں جسے چاہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے عطا فرمادیں۔

(اشعة اللمعات، كتاب الصلوة، باب السجود وفضله، الفصل الاول، ج 1، ص396، مكتبه نوريه رضويه، سكهر)

فان من جودك الدنيا وضرتها
ومن علومك علم اللوح والقلم

یہ شعر قصیدہ بردہ شریف کا ہے جس میں سیدی امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ! دنیا وآخرت دونوں حضور کے خوان جودوکرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کے تمام علوم (جن میں ماکان وما یکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیام قیامت تک ہونے والا ہے ذرہ ذرہ بالتفصیل

Marfat.com

مندرج ہے) حضور کے علوم سے ایک پارہ ہیں۔

(الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ (قصیدہ بردہ)، الفصل العاشر، ص 56، مرکز اہلسنت گجرات، الہند)

اور پہلا شعر کہ ''اگر خیریت دنیا و عقبیٰ الخ'' حضرت شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ قصیدہ نعتیہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا ہے۔

الحمدللہ یہ عقیدے ہیں ائمہ دین کے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب عالم تاب میں، برخلاف اس سرکش طاغی شیطان لعین کے بندہ داغی جو کہ ایمان کی آنکھ پر کفران کی ٹھیکری رکھ کر کہتا ہے ''جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان، الفصل الرابع فی ذکر ردالاشراک فی العبادۃ، ص 28، مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ، لاہور)

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں ''یُؤْخَذُ مِنْ إِطْلَاقِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْأَمْرَ بِالسُّؤَالِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَكَّنَهُ مِنْ إِعْطَاءِ كُلِّ مَا أَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ '' یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرمادیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتب الصلوٰۃ، باب السجود وفضلہ، الفصل الاول، ج 2، ص 615، المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ)

والحمدللہ رب العالمین۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

پھر اس حدیث جلیل میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود

Marfat.com

حضور سے جنت مانگتے ہیں کہا ((اسئلك مرافقتك فی الجنة یارسول الله!)) میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقتِ والا عطا ہو۔

وہابی صاحبو! یہ کیسا کھلا شرک وہابیت ہے جسے حضور مالک جنت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ قبول فرمارہے ہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج30، ص494,495,496، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مالکِ جنت

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ)) ترجمہ: میں مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھا، ایک شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو میں نے دروازہ کھولا تو سامنے ابوبکر تھے میں نے ان کو اس کی بشارت دی جس کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، میں نے دروازہ کھولا تو سامنے عمر فاروق تھے، میں نے اس کی خبر دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کی، پھر

Marfat.com

ایک اور شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا، حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت کے بدلے جو انہیں پہنچے گی، دروازہ کھولا تو سامنے عثمان غنی تھے، میں نے انہیں اس بات کی خبر دی جو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمائی تھی، انہوں نے اللہ کی حمد کی اور پھر کہا کہ اللہ مددگار ہے۔

(صحیح بخاری، باب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ج5، ص13، دار طوق النجاۃ☆صحیح مسلم، باب من فضائل عثمان رضی اللہ عنہ، ج4، ص1867، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تیرے لیے جنت میں درخت

حدیث: حدیث پاک میں ہے ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً فِي حَائِطِي، فَمُرْهُ فَلْيَبِعْنِيهَا أَوْ لِيَهَبْهَا لِي، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ: افْعَلْ وَلَكَ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم: هَذَا أَبْخَلُ النَّاسِ)) ترجمہ: ایک شخص نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم! فلاں شخص کا میرے باغ میں درخت ہے، آپ اسے ارشاد فرمائیں کہ وہ درخت مجھے بیچ دے یا تحفۃً دے دے، نبی پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس (باغ والے) سے ارشاد فرمایا: ایسا کر دو تو اس کے بدلے میں تمہارے لیے جنت میں درخت ہے، اس نے انکار کیا تو نبی پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر بخیل (کنجوس) ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج2، ص426، دار الوطن، ریاض)

اللہ ورسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنی کر دیا

حدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب ابن جمیل نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی تو سید عالم مغنی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا، فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ترجمہ: ابن جمیل کو کیا بُرا لگا

Marfat.com

یہی نا کہ وہ محتاج تھا اللہ ورسول نے اسے غنی کر دیا، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب قول اللہ تعالیٰ وفی الرقاب والغارمین، ج1، ص198، قدیمی کتب خانہ، پشاور)

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

حافظہ عطا فرمایا

حدیث: امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ((إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ)) ترجمہ: میں نے آپ سے بہت سی حدیثیں سنی لیکن وہ سب بھول گئیں، حضور نے فرمایا اپنی چادر پھلاؤ میں نے پھیلا دی تو آپ نے لپ بھر کر اس میں ڈال دیا پھر فرمایا اسے سینے سے لگا لو میں نے لگا لی، پس میں اس کے بعد کسی چیز کو نہیں بھولا۔

(بخاری، باب حفظ العلم، ج1، ص35، دار طوق النجاۃ)

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

حلم، ہیبت، شجاعت اور کرم عطا فرمادیا

حدیث: حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے دونوں شاہزادوں کو لے کر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی ((یارسول اللہ انحلھما)) یارسول اللہ! ان دونوں کو کچھ عطا فرمایئے۔ ((قال نعم)) قاسم خزائن الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں منظور۔ ((اما الحسن فقد نحلتہ حلمی وھیبتی واما الحسین فقد نحلتہ نجدتی وجودی)) حسن کو تو میں نے

Marfat.com

اپنا حلم اور ہیبت عطا کی اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔

(تاریخ دمشق الکبیر،ج 14،ص 141،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

بعض کتب میں یہ حدیث اس طرح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال مبارک ہوا ہے اس میں دو جہان کی شاہزادی اپنے دونوں شہزادوں کو لئے اپنے پدر کریم علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی ((یَا رَسُولَ اللهِ هٰذَانِ ابْنَاكَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا)) یارسول اللہ! یہ میرے دونوں بیٹے ہیں انہیں اپنی میراث کریم سے کچھ عطا فرمائیے۔

ارشاد ہوا ((أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُؤْدُدِي، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُودِي)) ترجمہ: حسن کے لیے تو میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لیے میری جرأت اور میرا کرم۔

(المعجم الکبیر،ج 22،ص 423،المکتبۃ الفیصلیۃ،بیروت)☆(کنز العمال،ج 7،ص 268،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت)

جو چاہے مانگ

حدیث: امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا نعم فرماتے یعنی اچھا، اور نہ منظور ہوتا تو خاموش رہتے، کسی چیز کو لا یعنی ''نہ'' نہ فرماتے۔

ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا حضور خاموش رہے، پھر سوال کیا سکوت فرمایا، پھر سوال کیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھڑکنے کے انداز سے فرمایا ((سَلْ مَا شِئْتَ يَا أَعْرَابِيُّ !)) ترجمہ: اے اعرابی! جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں ((فَغَبِطْنَاهُ فَقُلْنَا: الْآنَ يَسْأَلُ الْجَنَّةَ

Marfat.com

))ترجمہ: یہ حال دیکھ کر(کہ حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے) ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا، ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ حضور سے جنت مانگے گا۔

اعرابی نے کہا تو کیا کہا کہ:((أَسْأَلُكَ رَاحِلَةً)) ترجمہ: میں حضور سے سواری کا اونٹ مانگتا ہوں۔ فرمایا: عطا ہوا۔ عرض کی:((أَسْـــأَلُكَ زَادًا)) ترجمہ: حضور سے زادراہ مانگتا ہوں۔ فرمایا: عطا ہوا۔

ہمیں اس کے ان سوالوں پر تعجب آیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا فرق ہے اس اعربی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت کے سوال میں۔ پھر حضور نے اس کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریا میں اترنے کا حکم ہوا کنارِ دریا تک پہنچے، سواری کے جانوروں کے منہ اللہ تعالیٰ نے پھیر دیے کہ خود واپس پلٹ آئے۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! یہ کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا: تم قبرِ یوسف (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس ہو ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا فرمایا: اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرائیل کی پیرزن (بوڑھی عورت) جانتی ہو، اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر معلوم ہے؟ کہا: ہاں۔ فرمایا: تو مجھے بتادے۔ عرض کی((لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُعْطِيَنِي مَا أَسْأَلُكَ)) ترجمہ: خدا کی قسم میں نہ بتاؤں گی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں۔ فرمایا((ذٰلك لك)) ترجمہ: تیری عرض قبول ہے۔((فَإِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِي الدَّرَجَةِ الَّتِي تَكُونُ فِيهَا فِي الْـجَـنَّةِ)) پیرزن نے عرض کی: تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں آپ کے

Marfat.com

ساتھ ہوں اس درجے میں جس درجے میں آپ ہوں گے۔ ((قَالَ: سَلِي الْجَنَّةَ)) موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جنت مانگ لے، یعنی تجھے یہی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر۔ ((قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ)) پیرزن نے کہا: خدا کی قسم میں نہ مانوں گی مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ ((فَجَعَلَ مُوسَى يُرَادُّهَا، فَأَوْحَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ: أَنْ أَعْطِهَا ذٰلِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَنْقُصُكَ شَيْئًا، فَأَعْطَاهَا)) موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے یہی ردوبدل کرتے رہے۔ اللہ عزوجل نے وحی بھیجی موسٰی! وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اس میں تمھارا کچھ نقصان نہیں۔ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت میں اسے اپنی رفاقت عطا فرمادی، اس نے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر بتادی، موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لے کر دریا سے عبور فرما گئے۔

(المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، ج 7، ص 374، دار الحرمین، القاہرہ☆کنز العمال، ج 2، ص 616,617، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

مانگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں "نا" ہے نہ منگتا سے یہ کہنا "کیا ہے"

اس حدیث پاک کے تحت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "بحمدہٖ تعالیٰ "اس حدیث نفیس کا ایک ایک حرف جان وہابیت پر کوکب شہابی ہے۔

اولا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ "جو جی میں آئے مانگ لے" حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا، یہاں صراحۃً خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ قدر جودہٖ ونوالہٖ ونعمہٖ وافضالہٖ۔

Marfat.com

ثانیا: یہ ارشاد سن کر مولی علی وغیرہ صحابہ حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ (رشک کرنا) کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد کرام ہمیں نصیب ہوتا حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ حضور سے جنت مانگے گا۔ معلوم ہوا کہ بحمد اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا وآخرت کی ہر نعمت پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثالثا: خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے حطام دنیا (مالِ دنیا) مانگنے بیٹھا، پیر زن اسرائیلیہ (اسرائیل کی بوڑھی عورت) کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے وہی اسے عطا فرما دیتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رابعا: ان بڑی بی پر اللہ عزوجل کے بیشمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدائی کارخانہ کا مختار جان کر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلیٰ درجے عطا کر دینے پر قادر مان کر شرک کیا تو موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کیا ہوا کہ یہ با آن شان غضب وجلال اس شرک پر انکار نہیں فرماتے، اس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو ان چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں، بھلا جنت اور جنت کا بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے میں میرا کیا اختیار۔ بڑی بی! تم مجھے خدا بنا رہی ہو، پہلے تمہارے لئے کچھ امید ہو بھی سکتی تو اب تو شرک کر کے تم نے جنت اپنے اوپر حرام کر لی۔ افسوس کہ موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کچھ نہ فرمایا، اس بھاری شرک پر اصلاً انکار نہ کیا۔

Marfat.com

خامساً: انکار در کنار اور رجسٹری کہ ((سلی الجنۃ)) اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنا نہ کرو، ہم سے جنت مانگ لو ہم وعدہ فرما چکے ہیں عطا کر دیں گے تمہیں یہی بہت ہے۔

سابعاً: پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا صور ہے ((فاعطاھا)) موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے اس بوڑھی عورت کو جنت عالیہ عطا فرما دی۔

(فتاوی رضویہ ملخصاً، ج30، ص600,601,602,603,604، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

تو نے بہت تھوڑا مانگا

حدیث: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرما رہے تھے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا، ارشاد ہوا ((صدقت فاحتکم ماشئت)) تو نے سچ کہا، اچھا جو جی میں آئے کہہ دے۔ عرض کی اسی دنبے اور ان کا چرانے والا غلام عطا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تجھے عطا ہوا اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی ((ولصاحبۃ موسی التی دلتہ علی عظام یوسف کانت افھم منک حین حکمھا موسی فقالت حکمی ان تردنی شابۃ وادخل معک الجنۃ)) ترجمہ: اور بے شک موسی علیہ السلام کے دور کی وہ بڑھیا جس نے انہیں یوسف علیہ السلام کا تابوت بتایا تھا، تجھ سے زیادہ دانشمند تھی، جبکہ موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے، اس نے کہا: میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس کر دیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں۔ یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فوراً جوان ہو گئی، اس کا حسن و جمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ کلیم کریم نے

Marfat.com

عطا فرمایا۔

(المستدرک للحاکم، ج2، ص404، دار الفکر، بیروت)☆(اتحاف السادۃ المتقین بحوالہ ابن حبان والحاکم، ج7، ص509، دار الفکر، بیروت)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

اونٹ کی فریاد رسی فرمائی

حدیث: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ الله صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ أَقبل بعير يعدو حَتّٰى وقف علٰى هَامة رَسُول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم أيهاالبَعِير اسكن فَإن تَكُ صَادِقًا فلك صدقك وَإن تَكُ كَاذِبًا فَعلَيْكَ كَذبك مَعَ أن الله تَعَالٰى قد أمن عائذنا وَلَيْسَ بخائب لائذنا فَقُلْنَا يَا رَسُول الله مَا يَقُول هٰذَا الْبَعِير فَقَالَ هٰذَا بعير قد هم أَهله بنحره وَأكل لَحْمه فهرب مِنْهُم واستغاث بنبيكم صلی اللہ علیہ وسلم فَبينا نَحن كَذٰلِك إِذْ أقبل أَصْحَابه يتعادون فَلَمَّا نظر إِلَيْهِم الْبَعِير عَاد إِلَى هَامة رَسُول الله صلی اللہ علیہ وسلم فلاذ بهَا فَقَالُوا يَا رَسُول الله هٰذَا بعيرنا هرب مُنْذُ ثَلَاثَة أَيَّام فَلم نلقه إِلَّا بَين يَدَيْك فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم أما إِنَّه يشكو إِلَيّ فبئست الشكاية فَقَالُوا يَا رَسُول الله مَا يَقُول قَالَ يَقُول إِنَّه رُبِّي فِي أمنكم أحوالا وكنتم تحملون عَلَيْهِ فِي الصَّيف إِلَى مَوضِع الكلا فَإِذا كَانَ الشتَاء رحلتم إِلَى مَوضِع الدفاء فَلَمَّا كبر استفحلتموه فرزقكم الله مِنْهُ إبلا سَائِمَة فَلَمَّا أَدْرَكته هٰذِه السّنة الخصبة هممتم بنحره وَأكل لَحْمه فَقَالُوا قد وَالله كَانَ ذٰلِك يَا رَسُول الله فَقَالَ علیہ الصلاۃ والسلام مَا هٰذَا جَزَاء الْمَمْلُوك الصَّالح من موَالِيه فَقَالُوا يَا رَسُول الله فَإنَّا لَا نبيعه وَلَا ننحره فَقَالَ

Marfat.com

علیہ الصلاۃ والسلام كَذبتُمْ قد استغاث بكم فلم تغيثوه وأنا أولى بالرَّحْمَةِ مِنْكُم فَإِن الله نزع الرَّحْمَةَ من قُلُوب الْمُنَافِقين وأسكنها فِي قُلُوب الْمُؤمنِينَ فَاشْتَرَاهُ علیہ الصلاۃ والسلام مِنهُم بِمِائَة دِرْهَم وَقَالَ يَا أَيهَا الْبَعِير انْطلق فَأَنت حر لوجه الله تَعَالَى فرغى على هَامة رَسُول الله صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ علیہ الصلاۃ والسلام آمين ثمَّ دَعَا فَقَالَ آمين ثمَّ دَعَا فَقَالَ آمين ثمَّ دَعَا الرَّابِعَة فَبكى علیہ الصلاۃ والسلام فَقُلْنَا يَا رَسُول الله مَا يَقُول هَذَا الْبَعِير قَالَ قَالَ جزاك الله أَيهَا النَّبِي عَن الْإِسْلَام وَالْقُرْآن خيرا فَقلت آمين ثمَّ قَالَ سكن الله رعب أمتك يَوْم الْقِيَامَة كَمَا سكنت رعبي فَقلت آمين ثمَّ قَالَ حقن الله دِمَاء أمتك من أعدائها كَمَا حقنت دمي فَقلت آمين ثمَّ قَالَ لَا جعل الله بأسها بَينهَا فَبَكَيْت فَإِن هَذِه الْخِصَال سَأَلت رَبِّي فَأَعْطَانِيهَا وَمَنَعَنِي هَذِه وَأَخْبرنِي جِبْرِيل عَن الله تَعَالَى أَن فنَاء أمتِي بِالسَّيْفِ جرى الْقَلَم بِمَا هُوَ كَائِن)) ترجمہ: ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا آیا یہاں تک کہ حضور کے سر مبارک کے قریب آ کر کھڑا ہوا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ! ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لیے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے، اس کے ساتھ یہ بات بیشک کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی سے بری ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے؟ فرمایا: اس کے مالکوں نے اسے حلال کر کے کھالینا چاہا تھا یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا۔ ہم یوں ہی بیٹھے تھے کہ اتنے میں اس کا مالک یا کہا اس کے مالک دوڑتے آئے، اونٹ

Marfat.com

نے جب انہیں دیکھا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرانور کے پاس آ گیا اور حضور کی پناہ پکڑی، اس کے مالکوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے آج حضور کے پاس ملا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنتے ہو اس نے میرے حضور نالش (شکایت) کی ہے اور بہت ہی بری نالش ہے۔ وہ بولے: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے؟ فرمایا: یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا گرمی میں تم اس پر اسباب لاد کر سبزہ ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم مقام تک کوچ کرتے، جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے سانڈ بنالیا اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ کر دیے جو چرتے پھرتے ہیں، اب جو اسے یہ شاداب برس آیا تم نے اسے ذبح کر کے کھالینا چاہا۔ وہ بولے: یارسول اللہ! خدا کی قسم! یونہی ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مملوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے یہ نہیں ہے۔ وہ بولے: یارسول اللہ! تو ہم اسے نہ بیچیں گے نہ ذبح کریں گے۔ فرمایا: غلط کہتے ہو اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا مستحق و لائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں، اللہ عزوجل نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں میں رکھی ہے، پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے سو روپے کو خرید لیا اور اس سے ارشاد فرمایا: اے اونٹ! چلا جا کہ تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے۔ یہ سن کر اس نے سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ آواز کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین کہی۔ اس نے دوبارہ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی۔ اس نے سہ بارہ عرض کی حضور نے پھر آمین کہی اس نے چوتھی بار کچھ آواز کی اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے؟ فرمایا: اس نے کہا اے نبی اللہ! اللہ عزوجل حضور کو اسلام و

Marfat.com

قران کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے میں نے کہا آمین، پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور کی امت سے خوف دور کرے جس طرح حضور نے میرا خوف دور کیا میں نے کہا آمین۔ پھر اس نے کہا اللہ جل وعلا حضور کی امت کے خون ان کے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے (کہ کفار کبھی انہیں استیصال نہ کرسکیں) جیسا حضور نے میرا خون بچایا، میں نے کہا آمین، پھر اس نے کہا اللہ سبحانہ امت والا کی سختی ان کے آپس میں نہ رکھے (باہمی خونریزی سے دور رہیں)، اس پر میں نے گریہ فرمایا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب عزوجل سے مانگ چکا اور اس نے مجھے عطا فرما دیں مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبرائیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اللہ عزوجل کی طرف سے خبر کردی کہ میری امت کی فنا تلوار سے ہے۔ قلم چل چکا شدنی پر۔

(الترغیب والترھیب، ج3، ص207,208، مصطفی البابی ،مصر)

ھرنی کی فریاد رسی

حدیث: القول البدیع میں حلیۃ الاولیاء لابی نعیم کے حوالے سے حدیث پاک ہے ((أن رجلاً مر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعه ظبی قد اصطاده فأنطلق الله سبحانه الذی لأنطق کل شیء الظبی فقالت یارسول الله أن لی أولاداً وأنا أرضعهم وأنهم الآن جیاع فأمر هذا أن یخلینی حتی أذهب فأرضع أولادی وأعود قال فإن لم تعودی قالت إن لم أعد فلعننی الله کمن تذکر بین یدیه فلا یصل علیك أو کنت کمن صلی ولو یدع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم أطلقها وأنا ضامنها فذهبت الظبیة ثم عادت فنزل جبریل علیه السلام وقال یا محمد الله یقرئك السلام ویقول لك وعزتی وجلالی أنا أرحم بامتك من هذه الظبیة بأولادها وأنا أردهم إلیك کما رجعت الظبیة

Marfat.com

إليك صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: ایک آدمی کا گزر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا، اس کے پاس ہرنی تھی جو اس نے ابھی ابھی شکار کی تھی، جس اللہ سبحانہ نے ہر چیز کو قوتِ گویائی عطا فرمائی ہے اس نے اس ہرنی کو بولنے کی طاقت عطا فرمادی، ہرنی نے عرض کیا: میرے بچے ہیں، میں انہیں دودھ پلاتی ہوں اور ابھی وہ بھوکے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ یہ مجھے چھوڑ دے، یہاں تک کہ میں جاؤں اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں، سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہرنی سے ارشاد فرمایا: اگر تو لوٹ کر نہ آئی تو؟ اس نے عرض کیا: اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو مجھ پر اس طرح لعنت برسے جیسا کہ اس شخص پر برستی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا میں اس کی طرح ہو جاؤں جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شکاری سے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دے، میں اس کا ضامن ہوں یعنی میں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی۔ ہرنی گئی اور (بچوں کو دودھ پلا کر) واپس آگئی، جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے: مجھے میری عزت وجلال کی قسم، میں آپ کی امت پر اس سے بڑھ کر مہربان ہوں جتنی یہ ہرنی اپنے بچوں پر مہربان ہے، اور میں (قیامت کے دن) اسے آپ کی طرف لوٹا دوں گا جیسا کہ یہ ہرنی آپ کے پاس لوٹ کر آئی ہے۔

(القول البديع فی الصلوة علی الحبيب، الباب الثانی، ج1، ص153، دار الريان للتراث ☆ دلائل النبوة لابی نعيم، ذكر الظبی والضب، ج1، ص376، دار النفائس، بيروت)

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد یہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج وعنا کرتے ہیں

Marfat.com

اونٹ پر حکومت

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا، قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيرِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: عَيِيَ، قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ)) ترجمہ: میں ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میں جس اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا تھا، لگتا نہیں تھا کہ وہ (مزید) چلے گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور! وہ تھک گیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ کے پیچھے تشریف لائے، اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا فرمائی، تو وہ سب سے آگے چلنے لگا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: حضور خیریت سے ہے، آپ کی برکت اسے پہنچی ہے۔

(صحیح بخاری، باب استئذان الرجل الامام، 4، ص 51، دار طوق النجاۃ)

گوہ کی گواہی

حدیث: امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((ان رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان فی محفل من أصحابه إذ جاء أعرابی من بنی سليم قد صاد ضبا، وجعله فی كمه ليذهب به إلى رحله فيشويه ويأكله، فلما رأى الجماعة، قال: ما هذا؟ قالوا: هذا الذی يذكر أنه نبی، فجاء حتى شق الناس، فقال: واللات والعزى لا آمنت بك أو يؤمن بك

Marfat.com

هذا الضب، وأخرج الضب من كمه و طرحه بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:يا ضب! فأجابه الضب بلسان عربى مبين يسمعه القوم جميعا:لبيك و سعديك يا زين من وافى القيامة، قال :من تعبد يا ضب؟ قال:الذى فى السماء عرشه، و فى الأرض سلطانه، وفى البحر سبيله، وفى الجنة رحمته، وفى النار عقابه، قال :فمن أنا يا ضب؟ قال:رسول رب العالمين، وخاتم النبيين، وقد أفلح من صدقك، وقد خاب من كذبك، قال الأعرابى:لا أتبع أثرا بعد عين والله لقد جئتك وما على ظهر الأرض أبغض إلى منك، وإنك اليوم أحب إلى من والدى، ومن عينى، ومنى، وإنى لأحبك بداخلى وخارجى و سرى و علانيتى:أشهد أن لا إله إلا الله، وأنك رسول الله)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی محفل میں جلوہ فرما تھے کہ اچانک بنی سلیم کا ایک دیہاتی گوہ شکار کر کے لایا اور اسے اپنی آستین میں رکھے ہوئے تھا تاکہ سفر میں ساتھ لے جائے اور بھون کر کھائے، جب اس نے اس جماعت کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں تو وہ لوگوں کو چیرتا ہوا آیا اور بولا: لات وعزی کی قسم (یہ دو بتوں کے نام ہیں) میں اس وقت تک آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے اور اس نے گوہ اپنی آستین سے نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گوہ! تو گوہ نے فصیح عربی میں جس کو سب لوگوں نے سنا، جواب دیا: حاضر ہوں یارسول اللہ! اے وہ ذات جو محشر والوں کی زینت ہے۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: اے گوہ تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ اس نے کہا جس کا عرش آسمانوں پر ہے اور جس کی حکومت زمینوں پر ہے اور جس کی رحمت جنتوں میں اور جس

Marfat.com

کا عذاب دوزخ میں ہے۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: کہ اے گوہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ رب العالمین کے رسول ہیں، خاتم النبیین ہیں آپ وہ ہیں کہ جس نے آپ کو سچا مان لیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے آپ کو جھٹلایا وہ نامراد ہوا اعرابی نے کہا کہ میں آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کوئی اور نشانی طلب نہیں کرتا، اللہ کی قسم میں آپ کے پاس اس حال میں آیا تھا کہ پشت زمین پر مجھے آپ سے زیادہ کوئی مبغوض نہیں تھا اور آج آپ مجھے میرے والدین، میری آنکھوں اور اپنی ذات سے زیادہ محبوب ہیں میں اپنے داخل، خارج، خفیہ وعلانیہ سے آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب جاء فی شہادۃ الضب لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص 37، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ذکر الظبی والضب، ج 1، ص 376، دار النفائس، بیروت)

بکریاں سجدے میں

حدیث: حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي مِنْ أُمَّتِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) ترجمہ: نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر و عمر اور بعض انصاری مردوں کے ساتھ انصار کے ایک باغ کے میں داخل ہوئے، باغ میں بکریاں تھیں ان بکریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا تو ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان بکریوں کی نسبت ہم آپ کو سجدہ کرنے

Marfat.com

کے زیادہ حقدار ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری امت میں کسی شخص کو لائق نہیں کہ دوسرے کو سجدہ کرے اور اگر یہ کسی کو لائق ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، سجود البھائم ومن ذلک سجود الغنم، ج1، ص379، دار النفائس، بیروت)

اونٹ سجدے میں

حدیث: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ((انَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِی نَفَرٍ مِنَ الْمُھَاجِرِینَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیرٌ فَسَجَدَ لَہُ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مہاجرین اور انصار کے گروہ میں موجود تھے، ایک اونٹ آیا اور اس نے رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو سجدہ کیا۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، سجود البھائم ومن ذلک سجود الغنم، ج1، ص380، دار النفائس، بیروت)

چاند شق ہو، پیڑ بولیں، جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

گھوڑا زمین میں دھنس گیا

حدیث: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَی الْمَدِینَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَدَعَا عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: ادْعُ اللّٰهَ لِی وَلَا أَضُرُّكَ، فَدَعَا لَهُ)) ترجمہ: جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مدینہ شریف کی طرف جارہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم آپ کا پیچھا کرنے لگا، آپ نے اس کے لئے دعائے ضرر فرمائی تو وہ اپنے گھوڑے سمیت زمین میں دھنس گیا، پھر اس نے عرض کی کہ آپ میرے حق میں دعا فرمائیے، میں آپ کو ضرر نہیں پہنچاؤں گا تو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے

Marfat.com

اس کے حق میں دعا فرمائی۔

(صحیح بخاری، باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص 61، دار طوق النجاۃ☆صحیح مسلم، باب فی حدیث الھجرۃ، ج 4، ص 2309، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اچانک شیر آیا

حدیث: حضرت ابوعقرب سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ لَهَبُ بْنُ أَبِي لَهَبٍ يَسُبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبَكَ فَخَرَجَ فِي قَافِلَةٍ يُرِيدُ الشَّامَ فَنَزَلَ مَنْزِلًا، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَهُ: كَلَّا، فَحَطُّوا مَتَاعَهُمْ حَوْلَهُ وَقَعَدُوا يَحْرُسُونَهُ فَجَاءَ الْأَسَدُ فَانْتَزَعَهُ فَذَهَبَ بِهِ)) ترجمہ: ابولہب کا بیٹا لہب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہِ خداوندی میں) عرض کی: یا اللہ عزوجل! اس پر اپنی طرف سے ایک کتا (درندہ) مسلط فرما، پس وہ ایک قافلے کے ساتھ ملک شام کے ارادہ سے نکلا اور راستے میں ایک جگہ ٹھہرا تو اس نے کہا: مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا خوف ہے، قافلے والوں نے کہا، ہرگز ایسا کچھ نہیں ہو گا، انہوں نے اپنا سامان اس کے گرد رکھا اور اس کی حفاظت کے لئے بیٹھ گئے اچانک ایک شیر آیا اور اسے اٹھا کر لے گیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، تفسیر سورۃ ابی لہب، ج 2، ص 588، دار الکتب العلمیہ، بیروت☆سیرت حلبیہ، باب استخفاء ہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 1، ص 413، دار الکتب العلمیہ، بیروت☆تفسیر روح المعانی، سورۃ المائدہ، ج 3، ص 236، دار الکتب العلمیہ، بیروت☆تفسیر روح البیان، سورۃ تبت یدا، ج 10، ص 534، دار الفکر، بیروت)

امام حاکم اس حدیث پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: ''صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ'' ترجمہ: یہ حدیث پاک صحیح الاسناد ہے (مگر) شیخین (امام بخاری و مسلم) نے اس کی تخریج نہیں کی۔

Marfat.com

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، تفسیر سورۃ ابی لہب، ج 2، ص 588، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام ذہبی نے بھی اس کی تصحیح کی ہے۔

(تلخیص الذہبی علی المستدرک علی الصحیحین للحاکم، تفسیر سورۃ ابی لہب، ج 2، ص 588، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سب کے فریاد رس

حدیث: حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ العلفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ قَالَ ثُمَّ سرنا فنزلنا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذُكِرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شجرةٌ استأذنَتْ ربها عزوجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بمنخره فَقَالَ اخْرُجْ إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ الله قَالَ ثُمَّ سرنا فَلَمَّا رَجَعْنَا من سفرنا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثك بِالْحَقِّ مَا رأينا مِنْهُ رَيْباً بعدك)) ترجمہ: میں نے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزے دیکھے، ایک یہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اچانک ایک اونٹ جس پر پانی لایا جاتا تھا گزرا اور جب اس نے اللہ کے

Marfat.com

حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو اس نے ایک آواز نکالی، یہ آواز سن کر رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٹھہر گئے اور فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ مالک حاضر ہو گیا تو رحمت کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دے یہ سن کر اس مالک نے عرض کی: حضور ہم بغیر قیمت کے آپ کو پیش کر دیتے ہیں مگر یہ ایسے گھرانے کا اونٹ ہے جن کا کاروبار یہی اونٹ ہے، اس پر والیٔ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تو نے کہا درست ہے لیکن اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ میرا مالک مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے، فرمایا اس کو لے جا اور آئندہ ایسا مت کرنا پھر ہم آگے بڑھے اور ایک جگہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے آرام فرمایا تو ہم نے کیا دیکھا کہ ایک درخت زمین کو چیرتا دوڑتا آ رہا ہے وہ حاضر ہوا اور اس نے اپنی ٹہنیاں اور پتے حبیب ذوالجلال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر جھکا دیئے، تھوڑی دیر بعد وہ درخت واپس ہوا اور اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا جب آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بیدار ہوئے اور ہم نے درخت والا واقعہ بیان کیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس درخت نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی تھی کہ میں تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا چاہتا ہوں، اور اس کو اجازت مل گئی پس یہ مجھے سلام کرنے آیا تھا، پھر ہم آگے چلے اور ایک پانی پر سے گزرے تو ایک عورت ایک دیوانے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور ماجرا عرض کیا رحمت کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: اے بلا نکل جا میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرا نام محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) ہے اور ہم آگے چلے گئے، جب واپس لوٹے تو وہ عورت حاضر ہوئی اس سے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بچے کے متعلق دریافت فرمایا: عورت بولی قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول برحق بنا کر بھیجا ہے آپ کے جانے کے بعد ہم نے اس میں کوئی تکلیف

Marfat.com

نہیں دیکھی۔

(شرح السنة للبغوی، باب علامات النبوة، ج13، ص296، المکتب الاسلامی، بیروت☆ مشکوة المصابیح، باب المعجزات، الفصل الثانی، ج3، ص1664، المکتب الاسلامی، بیروت)

مست اونٹ

حدیث: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَرَأَيْنَا مِنْهُ عَجَبًا مِنْ ذٰلِكَ، إِنَّا مَضَيْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ لِي حَائِطٌ فِيهِ عَيْشِي وَعَيْشُ عِيَالِي وَلِي فِيهِ نَاضِحَانِ فَاغْتَلَمَا عَلَيَّ فَمَنَعَانِي أَنْفُسَهُمَا وَحَائِطِي وَمَا فِيهِ وَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَدْنُوَ مِنْهُمَا فَنَهَضَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَصْحَابِهِ حَتّٰى أَتَى الْحَائِطَ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ: افْتَحْ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَمْرُهُمَا أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: افْتَحْ فَلَمَّا حَرَّكَ الْبَابَ أَقْبَلَا لَهُمَا جَلَبَةٌ كَحَفِيفِ الرِّيحِ فَلَمَّا انْفَرَجَ الْبَابُ وَنَظَرَا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَرَكَا ثُمَّ سَجَدَا فَأَخَذَ نَبِيُّ اللّٰهِ بِرُءُوسِهِمَا ثُمَّ دَفَعَهُمَا إِلَى صَاحِبِهِمَا فَقَالَ: اسْتَعْمِلْهُمَا وَأَحْسِنْ عَلَفَهُمَا فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ فَبَلَاءُ اللّٰهِ عِنْدَنَا بِكَ أَحْسَنُ حِينَ هَدَانَا اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الْمَهَالِكِ أَفَلَا تَأْذَنُ لَنَا فِي السُّجُودِ لَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ السُّجُودَ لَيْسَ لِي إِلَّا لِلْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَوْ أَنِّي آمُرُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالسُّجُودِ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) ترجمہ: بعض سفروں میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے آپ سے کچھ حیرت انگیز افعال دیکھے، ہم ایک منزل میں اترے تو ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی میرا ایک باغ ہے جس میں میری اور میرے اہل وعیال کی رہائش ہے اور اسی میں میرے دو اونٹ ہیں جو مست ہو گئے ہیں اور مجھے

Marfat.com

اپنے قریب آنے دیتے ہیں اور نہ باغ اور اس میں موجود سامان کے، رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صحابہ کرام کے ساتھ اٹھے اور باغ کے دروازے کے پاس پہنچ کر فرمایا دروازہ کھول دو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ بڑے خطرناک ہیں، فرمایا: کہ کھول دے تو جب دروازے میں حرکت ہوئی تو وہ دونوں خفیف ہوا کی طرح دوڑے جب دروازہ کشادہ ہوا اور ان دونوں نے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو بیٹھ گئے پھر دونوں نے حضور کو سجدہ کیا تو نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں سر سے پکڑ کر ان کے مالک کے حوالے کر دیا اور فرمایا کہ ان کو استعمال کرو اور ان کو اچھا چارہ کھلاؤ، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ کو جانور سجدہ کرتے ہیں تو ہم پر آپ کے ذریعے اللہ عزوجل کا احسان ان سے بڑھ کر ہے کہ اللہ عزوجل نے ہمیں گمراہی سے ہدایت عطا فرمائی اور آپ کے صدقے ہمیں ہلاکتوں سے بچایا، کیا آپ ہمیں اجازت مرحمت نہیں فرماتے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں؟ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا سجدہ صرف اسی ذات کو ہے جو حی لایموت ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کو) اگر میں اس امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، قال الشیخ: واما السجود، ج 1، ص 383، دار النفائس، بیروت ☆ خصائص کبری، ذکر المعجزات التی وقعت، ج 2، ص 63، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بکری کے بازو نے کلام کیا

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((اِنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ، فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا، فَقَالَ لَهَا

Marfat.com

أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُودِيَّةُ:مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ، قَالَتْ:نَعَمْ)) ترجمہ: اہل خیبر میں سے ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا کر نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ہدیۃً بھیجی، حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کی دستی کے گوشت کو تناول کیا اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی کھایا، پھر رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے ہاتھوں کو اٹھالو، اور اس یہودیہ عورت کو بلا بھیجا، اور پوچھا کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے وہ بولی آپ کو کس نے خبر دی؟ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے میرے ہاتھ میں موجود بازو نے خبر دی ہے، اس نے کہا ہاں میں نے اس میں زہر ملایا تھا۔

(سنن ابی داؤد، باب فیمن سقیر جلا سما، ج4، ص73، المکتبۃ العصریہ، بیروت☆مشکاۃ المصابیح، باب المعجزات، الفصل الثانی، ج3، ص1667، المکتب الاسلامی، بیروت)

ام معبد کی بکری

حدیث: حُبَیْشِ بن خالد (جو کہ ام معبد کے بھائی ہیں) سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَ دَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ اللَّيْثِي مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَي أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِن ذَلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ:مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ:شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ .قَالَ:هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ:هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ.قَالَ:أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلِبَهَا؟ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فاحلبها .فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللَّهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فتفاجت عَلَيْهِ ودرت وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ

Marfat.com

فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا)) ترجمہ: جب کافروں کی سازش سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے جانا پڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور ان کے غلام عامر بن فہیرہ اور ان کی رہنمائی کرنے والے عبداللہ لیثی کے ساتھ مدینہ شریف کی طرف ہجرت کرتے نکلے، آپ ام معبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرے تو ان سے گوشت اور کھجوریں طلب کیں تاکہ ان سے خریدیں تو ان کے پاس ان میں سے کوئی شے نہ پائی اور حال یہ تھا کہ لوگ مفلوک الحال اور قحط زدہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ خیمہ کے ایک جانب ایک بہت ہی لاغر بکری ہے۔ فرمایا اے ام معبد یہ بکری کیا ہے؟ عرض کی: جہد نے اسے ریوڑ سے پیچھے چھوڑ دیا ہے، دریافت فرمایا کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی: اس میں سے سارا دودھ نکال لیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو میں اس کا دودھ دوہ لوں۔ انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ام معبد کے لئے ان کی بکری کے معاملہ میں دعا فرمائی تو بکری نے حضور علیہ السلام کیلئے اپنی دونوں ٹانگیں چوڑی کر دیں اور جگالی کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن طلب کیا جو جماعت کو سیراب کر دے پس آپ نے اس میں خوب دوہا یہاں تک کہ اس پر جھاگ آ گئی، پھر آپ نے ام معبد کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئیں اور اپنے اصحاب کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی سیراب ہو گئے پھر اور لوگوں کو پلایا بعد ازاں دوسری مرتبہ اس برتن میں دودھ دوہا یہاں تک کہ

Marfat.com

برتن بھر گیا پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے وہ بکری نشانی کے طور ام معبد کے پاس چھوڑی اور انہیں اسلام پر بیعت کیا اور وہاں سے آگے سفر فرمایا۔

(مشکوۃ المصابیح، باب المعجزات، الفصل الثالث، ج 3، ص 1672، المکتب الاسلامی، بیروت ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل السابع عشر، ج 1، ص 337، دار النفائس، بیروت ☆ شرح السنۃ للبغوی، باب جامع صفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 13، ص 261,262، المکتب الاسلامی، بیروت ☆ الاستیعاب، ام معبد الخزاعیہ، ج 4، ص 1958,1959، دار الجیل، بیروت)

تمام لشکر سیر ہو گیا

حدیث: حضرت نافع بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زُهَاءَ أَرْبَعِ مِائَةِ رَجُلٍ فَنَزَلْنَا عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَكَأَنَّهُ اشْتَدَّ عَلَى النَّاسِ وَرَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَنَزَلُوا إِذَا أَقْبَلَتْ عَنْزٌ تَمْشِي حَتَّى أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحَدَّدَةَ الْقَرْنَيْنِ قَالَ: فَحَلَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَرْوَى الْجُنْدَ. وَرَوَى وَقَالَ: يَا نَافِعُ امْلُكْهَا وَمَا أَرَاكَ تَمْلُكُهَا قَالَ فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَمَا أَرَاكَ تَمْلُكُهَا أَخَذْتُ عُودًا فَرَكَزْتُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَخَذْتُ رِبَاطًا فَرَبَطْتُ بِهِ الشَّاةَ فَاسْتَوْثَقْتُ مِنْهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَامَ النَّاسُ وَنِمْتُ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِذَا الْحَبْلُ مَحْلُولٌ وَلَا شَاةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قُلْتُ: الشَّاةُ ذَهَبَتْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: يَا نَافِعُ أَوَمَا أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ لَا تَمْلِكُهَا إِنَّ الَّذِي جَاءَ بِهَا هُوَ الَّذِي ذَهَبَ بِهَا)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ چار سو ہمراہی تھے تو ہم ایسی جگہ اترے جہاں پانی نہیں تھا گویا لوگوں پر (وہاں اترنا) دشوار ہو گیا، لوگوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اترے ہیں تو لوگ بھی اتر گئے اچانک ایک تیز سینگھوں والی بکری رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس چلتی ہوئی

Marfat.com

آئی راوی کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس بکری کا دودھ دوہا اور تمام لشکر کو سیراب کر دیا اور فرمایا: اے نافع اس بکری کو سنبھال رکھ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تو اسے سنبھال نہیں سکے گا، راوی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو اسے سنبھال نہیں سکے گا تو میں نے ایک لکڑی لی اس کو زمین میں گاڑا اور ایک رسی لے کر بکری کو اس کے ساتھ مضبوط باندھ دیا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سو گئے لوگ بھی سو گئے اور میں بھی سو گیا جب میں جاگا تو دودھ موجود تھا اور بکری نہیں تھی تو میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی اور عرض کی کہ بکری چلی گئی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں نے تجھے نہ کہا تھا کہ تو اس کو سنبھال نہ سکے گا بے شک جو اس بکری کو لایا تھا وہی اسے لے گیا۔

(الطبقات الکبری، ذکر علامات النبوۃ الخ، ج 1، ص 141، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثانی والعشرون، ج 1، ص 426، دار النفائس، بیروت ☆ خصائص کبری، ج 2، ص 98، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

پہاڑوں اور درختوں پر حکومت

حدیث: امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ)) ترجمہ: میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ مکۃ المکرمہ میں موجود تھا، ہم مکہ کے بعض مضافات کی طرف نکلے، تو راستے میں جو بھی پہاڑ اور درخت ملتا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں یوں عرض کرتا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(جامع الترمذی، باب فی آیات نبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص 25، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

اپنے مولا کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم

Marfat.com

سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((اِعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ)) ترجمہ: یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب، ج1، ص449، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆(صحیح بسملم، باب اجلاء الیہود من جزیرۃ العرب، ج2، ص94، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

زمین پر حکومت

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ. فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)) ترجمہ: ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی لکھا کرتا تھا، پھر اسلام سے پھر گیا (مرتد ہو گیا) اور مشرکین کے ساتھ مل گیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے فرمایا: بے شک زمین اسے قبول نہیں کرے گی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اطلاع دی کہ وہ اس زمین (ملک) میں گئے جہاں وہ مرتد مرا تھا، تو انہوں نے اسے بغیر دفن ہوئے زمین کے اوپر پڑا پایا، پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے، لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفنایا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا، اس حدیث پاک کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الاول، ج3، ص1655، المکتب الاسلامی، بیروت)

Marfat.com

کنکریوں پر حکومت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((وَفَدَ مُلُوكُ حَضْرَمَوْتَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيهِمُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ، قَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ خَبْأً فَمَا هُوَ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: سُبْحَانَ اللَّهِ، إِنَّمَا يفعل ذلك بالكاهن وإن الكاهن وَالْكِهَانَةَ فِي النَّارِ، قَالُوا: كَيْفَ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَفًّا مِنْ حَصًى فَقَالَ: هَذَا يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَسَبَّحَ الْحَصَى فِي يَدِهِ فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ)) ترجمہ: حضرموت کے کچھ سردار وفد کی شکل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، ان میں اشعث بن قیس بھی تھے اور وہ ان میں سے سب سے چھوٹے تھے، ان لوگوں نے عرض کیا: اے ابوالقاسم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کے لیے کوئی چیز چھپائی ہوئی ہے، آپ بتائیں کہ وہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ، ایسا تو کاہنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے، کاہن اور کہانت جہنم میں ہے، انہوں نے عرض کیا: ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہتھیلی میں کنکریاں پکڑیں اور فرمایا: یہ گواہی دیں گی کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو کنکریاں آپ کے ہاتھوں میں تسبیح پڑھنے لگیں، حضرموت کے سردار یہ دیکھ کر بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

(دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الخامس عشر، ج 1، ص 237، دار النفائس، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی انواع الجمادات، ج 2، ص 125، دار الکتب العلمیه، بیروت)

کنکریوں کی تسبیح

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((فَرَأَيْتُهُ

Marfat.com

يَوْمًا جَالِسًا وَحْدَهُ فَاغْتَنَمْتُ خَلْوَتَهُ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ عَنْ يَمِينِ عُمَرَ، وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُ حَصَيَاتٍ، أَوْ قَالَ: تِسْعُ حَصَيَاتٍ، فَأَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي كَفِّهِ، فَسَبَّحْنَ حَتَّى سَمِعْتُ لَهُنَّ حَنِينًا كَحَنِينِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرِسْنَ، ثُمَّ أَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَسَبَّحْنَ حَتَّى سمعت لهن حنينا كحنين النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرِسْنَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ عُمَرَ فَسَبَّحْنَ حَتَّى سَمِعْتُ لَهُنَّ حَنِينًا كَحَنِينِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرِسْنَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ فَسَبَّحْنَ حَتَّى سَمِعْتُ لَهُنَّ حَنِينًا كَحَنِينِ النَّحْلِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فَخَرِسْنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ)) ترجمہ: میں نے ایک دن دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکیلے تشریف فرما ہیں، میں نے تنہائی کو غنیمت جانا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا، پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور سلام عرض کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھ گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور سلام کر کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے، پھر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور سلام کر کے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سات یا نو کنکریاں رکھی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حتی کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح آواز سنی، پھر آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہو گئیں، پھر آپ نے ان کو پکڑا اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں

Marfat.com

رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حتی کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح آواز سنی، پھر آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہوگئیں، پھر آپ نے ان کو پکڑا اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں، حتی کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح آواز سنی، پھر آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہوگئیں، پھر آپ نے ان کو پکڑا اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں، حتی کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح آواز سنی، پھر آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہوگئیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافتِ نبوت ہے۔

(دلائل النبوة للبيهقی، باب ماجاء فی تسبيح الحصيات فی كف، ج 6، ص 64,65، دار الکتب العلميه، بيروت، الخصائص الكبرى، ذكر معجزاته صلى الله عليه وسلم فى انواع الجمادات، ج 2، ص 124,125، دار الکتب العلميه، بيروت)

کھجوروں پر حکومت

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ((تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ، فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةٌ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَضَحِكَ فَقَالَ: ائْتِ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَأَخْبِرْهُمَا، فَقَالَا: لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُونُ ذٰلِكَ)) ترجمہ: میرے والد

Marfat.com

اس حال میں فوت ہوئے کہ ان پر قرض تھا، میں نے قرض خواہوں کو پیشکش کی کہ قرض کے بدلے کھجوریں لے لیں، انہوں نے انکار کیا کہ ان کے خیال میں ان سے تمام قرض ادا نہ ہوگا، پس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ معاملہ عرض کیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھجوریں توڑ کر ان کو میدان میں رکھ لو، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر بھی تھے، پس آپ کھجوروں کے ڈھیر پر بیٹھے اور برکت کی دعا فرمائی، پھر مجھے حکم کیا کہ قرض خواہوں کو بلاؤ اور ان کا قرض ادا کر دو، پس میں نے اپنے والد کا تمام قرض ادا کر دیا پھر بھی ان کھجوروں میں سے تیرہ وسق کھجوریں (سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون بچ گئیں یا چھ وسق عجوہ اور سات وسق لون) بچ گئیں، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور سارا معاملہ عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور فرمایا کہ ابو بکر و عمر کو بھی اس کی خبر دو، پس میں نے ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ساتھ یہ معاملہ کیا تو ہم نے اسی وقت جان لیا کہ تمہارا معاملہ حل ہو جائے گا۔

(صحیح بخاری، باب الصلح بین الغرماء واصحاب المیراث، ج3، ص187، دار طوق النجاۃ)

پتھروں اور کھانے پر حکومت

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((إِنَّا يَوْمَ الخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الخَنْدَقِ، فَقَالَ: أَنَا نَازِلٌ. ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ نَذُوقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ، أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي

Marfat.com

إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ، وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ، وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ: كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قَالَ: قُلْ لَهَا: لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ، فَقَالَ: قُومُوا، فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ: كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ)) ترجمہ: ہم یوم خندق خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان سامنے آگئی، لوگ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: خندق کھودنے کے دوران ایک سخت چٹان آگئی ہے، فرمایا: میں اترتا ہوں، پھر کھڑے ہوئے اس حال میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے تین دن سے کچھ نہیں چکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھاوڑا لے کر مارا تو چٹان ریت کی طرح بکھر گئی، پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیے، میں نے گھر آکر اپنی بیوی سے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جسے برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے، کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس جو اور ایک سال

Marfat.com

سے کم عمر بکری کا بچہ ہے، میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور اس نے جو کو پیسا، ہم نے گوشت کو ہانڈی میں ڈال دیا، پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوا کہ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور ہانڈی چولہے پر تھی جو کہ پکنے کے قریب تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ اور ایک دو اور آدمی چلیں، دریافت فرمایا کتنا ہے؟ تو میں نے (جتنا تھا اتنا) بتا دیا، فرمایا: بہت ہے اور اچھا ہے، پھر فرمایا اپنی بیوی سے کہو کہ ہانڈی چولہے سے نہ اتارے اور روٹی تنور سے نہ نکالے یہاں تک کہ میں آ جاؤں، اس کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ چلو، تو مہاجرین اور انصار ساتھ آ گئے، حضرت جابر جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کہا کہ تیرے لئے خرابی ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین، انصار اور کئی صحابہ کے ساتھ آ رہے ہیں، بیوی نے پوچھا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے پوچھا تھا (کہ کھانا کتنا ہے؟) میں نے کہا کہ ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندر چلو اور بھیڑ مت کرنا، پھر روٹی توڑی جاتی اور اس پر گوشت ڈالا جاتا، جب ہانڈی اور تنور میں سے لے لیا جاتا تو ان کو ڈھک دیا جاتا، اور پھر اصحاب کے قریب کیا جاتا اور دوبارہ نکالا جاتا، اسی طرح روٹی توڑتے رہے اور سالن نکالتے رہے یہاں تک کہ تمام سیراب ہو گئے اور اس میں سے باقی بھی بچ گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی سے کہا کہ اسے خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی کرو کہ لوگوں کو بھوک پہنچی ہے۔

(صحیح بخاری، باب غزوة الخندق وهي الاحزاب ج5، ص108، دار طوق النجاة)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ

Marfat.com

إِلَىَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَبِمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلًا بِهَلّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ. فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ)) ترجمہ: جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی وجہ سے دبلا محسوس کیا تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ بے شک آج میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے، پس اس نے ایک برتن نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا، میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا، میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہوگئی تو اس نے گوشت دیگچی میں ڈالا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجتے ہوئے کہا کہ مجھے رسول اللہ اور ان کے اصحاب کے سامنے رسوا نہ کرنا (یعنی کھانے کی مقدار کے مطابق لوگوں کو لانا)، پس میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سرگوشی میں عرض کیا کہ ہم نے

Marfat.com

ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں جو ہمارے پاس تھے، آپ اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ چلیں (اور کھانا کھالیں)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر بلند آواز سے پکارا: اے اہلِ خندق تمہارے لئے جابر نے کھانا بنایا ہے، پس سب چلو! اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ جب تک میں نہ آجاؤں اس وقت تک ہانڈی کو مت اتارنا اور آٹے کی روٹیاں مت بنانا، پھر میں آگیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیگر صحابہ کے ساتھ سب سے آگے آگے میرے گھر کی طرف آرہے تھے، جب میں اپنی بیوی کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ تیرے لئے ایسا ایسا ہو (یعنی میں نے تو تجھے تھوڑے لوگ لانے کا کہا تھا)، آپ نے فرمایا: میں نے وہی عرض کیا تھا جو تو نے کہا تھا ، پھر میری بیوی نے گوندھا ہوا آٹا نکال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر ہانڈی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں بھی لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی ، پھر میری بیوی کو بلایا اور کہا کہ روٹیاں پکانے والیوں کو بلاؤ کہ تیرے ساتھ روٹیاں پکائیں اور ہانڈی میں سے نکالو لیکن اس کو نیچے نہ اتارو، اور اس وقت کھانا کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی، اللہ کی قسم سب نے کھایا اور کھا کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ابھی اسی طرح ابل رہی تھی اور ہمارے آٹے سے روٹیاں پکائی جارہی تھی اور وہ اسی طرح تھا۔

(صحیح بخاری، باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب، ج5، ص108، دارطوق النجاۃ)☆(صحیح مسلم، باب جواز استتباعہ غیرہ الی دارمن یثق برضاہ بذلک، ج3، ص1610، داراحیاء التراث العربی)

بکری زندہ ہوگئی

حدیث: ایک روایت میں اتنا زائد ہے: ((وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہ

Marfat.com

علیہ وسلم یَقُولُ:کُلُوا وَلَا تَکْسِرُوا عَظْمًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم جَمَعَ الْعِظَامَ فِي وَسَطِ الْجَفْنَةِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا أَنِّي أَرَى شَفَتَيْهِ تَتَحَرَّكَانِ فَإِذَا الشَّاةُ قَدْ قَامَتْ تَنْفُضُ أُذُنَيْهَا فَقَالَ لِي:خُذْ شَاتَكَ يَا جَابِرُ، بَارَكَ اللّٰهُ لكَ فِيهَا فَأَخَذْتُهَا وَمَضَيْتُ ,وَإِنَّهَا لَتُنَازِعُنِي أُذُنَهَا حَتَّى أَتَيْتُ بِهَا الْبَيْتَ، فَقَالَتْ لِيَ الْمَرْأَةُ :مَا هٰذِهِ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ:وَاللّٰهِ شَاتُنَا الَّتِي ذَبَحْنَاهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَعَا اللّٰهَ فَأَحْيَاهَا، قَالَتْ:أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ)) ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ کھاؤ اور ہڈی نہ توڑو پھر آپ نے برتن کے درمیان میں ہڈیاں جمع فرمائیں،ان پر ہاتھ رکھا اور کچھ پڑھا جسے میں سن نہ سکا ہاں میں نے آپ کے ہونٹوں کو حرکت کرتے دیکھا تو بکری کان جھاڑتے ہوئے کھڑی ہوگئی،حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جابر اپنی بکری پکڑ لو اللہ عزوجل تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے لہذا میں نے اسے لیا اور اس حال میں چل دیا کہ اس کے کان مجھ سے ٹکرا رہے تھے حتی کہ میں گھر آ گیا، مجھے میری بیوی نے کہا کہ اے جابر یہ کیا ہے؟ میں نے کہا بخدا یہ وہی بکری ہے جسے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کیا تھا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی،تو اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ فرمادیا،حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم،القول فیمااوتی عیسیٰ علیہ السلام،ج 1، ص616، دارالنفائس ،بیروت ☆ الخصائص الکبری،ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات،ج2،ص112،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

حضرت جابر کے بیٹوں کو زندہ فرمایا

علامہ عمر بن احمد الخرپوتی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت میں مزید یہ بھی ہے

Marfat.com

کہ ((فدعا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لھما بالحیاۃ فاحیاھما اللہ تعالیٰ فقاما واکلا معہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)) ترجمہ: پھر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو بیٹوں کے زندہ ہونے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرما دیا، وہ دونوں اٹھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔

(شرح خربوتی علی البردہ، ص92، نور محمد اصح المطالع کارخانہ تجارت کتب، کراچی)

دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

بچی کو زندہ فرمادیا

حدیث: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((أَتَی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَذَکَرَ لَہُ أَنَّہُ طَرَحَ بُنَیَّۃً لَہُ فِی وَادِی کَذَا فَانْطَلَقَ مَعَہُ إِلَی الْوَادِی وَنَادَاھَا بِاسْمِھَا یَا فُلَانَۃُ أَجِیبِی بِإِذْنِ اللّٰہِ فَخَرَجَتْ وَھِیَ تَقُولُ: لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ. فَقَالَ لَھَا: إِنَّ أَبَوَیْکِ قَدْ أَسْلَمَا فَإِنْ أَحْبَبْتِ أَنْ أَرُدَّکِ عَلَیْھِمَا قَالَتْ: لَا حَاجَۃَ لِی فِیھِمَا وَجَدْتُ اللّٰہَ خَیْرًا لی منھما)) ترجمہ: ایک شخص نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آ کر ذکر کیا کہ اس نے اپنی چھوٹی بچی کو فلاں وادی میں پھینکا ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کے ساتھ اس وادی کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے اس بچی کا نام لے پکارا: اے فلانہ! اللہ کے اذن سے میرا جواب دے، وہ بچی لبیک وسعدیک کہتی ہوئی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: تیرے والدین مسلمان ہو چکے ہیں اگر تو چاہے تو میں تجھے ان کے پاس لوٹا دوں، وہ بولی: مجھے ان میں کوئی حاجت نہیں میں نے اپنے رب کے ہاں ان سے زیادہ بھلائی پائی ہے۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص614، دار الفیحاء، عمان)

Marfat.com

لب زلال چشمہ کن میں گندھے وقت خمیر

مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

پہاڑوں پر حکومت

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((صَعِدَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین احد پہاڑ پر چڑھے، پہاڑ حرکت کرنے لگا، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پہاڑ پر پاؤں مبارک مار کر فرمایا: اے احد! ٹھہر جا، کہ تیرے اوپر ایک نبی، صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(صحیح بخاری، باب مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 5، ص 15، دار طوق النجاۃ)☆(صحیح بخاری، کتاب المناقب، ج 1، ص 519، قدیمی کتب خان، کراچی)

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

درختوں پر حکومت

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ((سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى، فَأَخَذَ

Marfat.com

بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ :انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ :الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ)) ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے ،میں چمڑے کے ایک تھیلے میں پانی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آڑ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی ،وادی کے کنارے دو درخت تھے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر، وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہوتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ عزوجل کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ اسی درخت کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگیا ،حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ عزوجل کے اذن سے تم دونوں جڑ جاؤ، پس وہ دونوں درخت جڑ گئے ،حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اس خیال سے نکلا اور اس جگہ سے ہٹ گیا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قرب کو محسوس

Marfat.com

نہ فرمائیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے اوجھل ہو گئے۔ میں بیٹھا ہوا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا کہ میں نے اچانک دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت الگ الگ ہو گئے اور ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے تنے پر کھڑا ہو گیا ہے۔

(صحیح مسلم، باب حدیث جابر الطویل الخ، ج4، ص2306، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

درخت قدموں میں

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: إِلَى أَهْلِي قَالَ: هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ: وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ: هَذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدًّا حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا)) ترجمہ: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ بولا اپنے اہل کی طرف جانے کا، آپ نے فرمایا: کیا تجھے بھلائی کی بات میں رغبت ہے؟ اس نے کہا: وہ کیا ہے، فرمایا: تُو گواہی دے کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اس نے کہا: جو آپ نے فرمایا اس پر کون گواہ ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ درخت گواہ ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا اور وہ میدان کے کنارے پر تھا، پس وہ درخت زمین چیرتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آ کھڑا

Marfat.com

ہوا، حضور نے تین بار اس سے گواہی طلب کی، تو اس نے تین بار گواہی دی جس طرح آپ نے فرمایا تھا، پھر وہ درخت اپنی جگہ لوٹ گیا۔

(سنن دارمی، باب ما اکرم اللہ تعالیٰ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 1، ص 166، دار المغنی للنشر والتوزیع، عرب ☆ مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، ج 3، ص 1666، المکتب الاسلامی، بیروت)

اے بلا بے خردی کفار، رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو اگر اس کو درکار بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں

درخت کا آنا اور جانا

حدیث: حضرت بُرَیْدَۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((سَأَلَ أَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم آیَۃً فَقَالَ لَہ: قُلْ لِتِلْکَ الشَّجَرَۃِ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَدْعُوکِ قَالَ: فَمَالَتِ الشَّجَرَۃُ عَنْ یَمِینِہَا وَشِمَالِہَا وَ بَیْنَ یَدَیْہَا وَخَلْفِہَا فَتَقَطَّعَتْ عُرُوقُہَا ثُمَّ جَاءَ تْ تَخُدُّ الْأَرْضَ تَجُرُّ عُرُوقَہَا مُغْبَرَّۃً حَتّٰی وَقَفَتْ بَیْنَ یَدَیْ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ. قَالَ الْأَعْرَابِیُّ: مُرْہَا فَلْتَرْجِعْ إِلٰی مَنْبَتِہَا. فَرَجَعَتْ فَدَلَّتْ عُرُوقَہَا فَاسْتَوَتْ. فَقَالَ الْأَعْرَابِیُّ ائْذَنْ لِی أَسْجُدْ لَکَ. قَالَ: لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ یَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِہَا. قَالَ فَأْذَنْ لِی أَنْ أُقَبِّلَ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ. فَأَذِنَ لَہ.)) ترجمہ: ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا: اس درخت سے جا کر کہو کہ تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ درخت اپنے دائیں، بائیں اور آگے، پیچھے جھکا تو اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں پھر وہ زمین پھاڑتا، اپنی جڑیں کھینچتا اور غبار اڑاتا ہوا حاضر بارگاہِ رسالت ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا

Marfat.com

''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ'' اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو، اعرابی نے عرض کی: اسے حکم دیجئے کہ اپنی جگہ واپس چلا جائے، تو درخت واپس چلا گیا اس کی جڑیں اپنی حالت پہ آگئیں اور زمین برابر ہوگئی، اعرابی نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کو سجدہ کروں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ (اللہ کے سوا) کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، اعرابی نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دوں تو حضور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے اس کی اجازت دی۔

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ صلى الله عليه وسلم، الفصل السادس عشرفى كلام الشجر، ج1، ص574، دار الفيحاء، عمان)

کھجور کے خوشہ پر حکومت

حدیث: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

((جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم، فَقَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم، فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم، ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ)) ترجمہ: ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں کیسے جان لوں کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کے خوشے کو بلاؤں تو کیا تو اس بات کی شہادت دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا تو وہ درخت سے اتر کر آپ کے پاس آکر گر گیا، پھر آپ نے اسے کہا کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جا، تو وہ واپس چلا گیا، (یہ دیکھ کر) اعرابی ایمان لے آیا۔ یہ حدیث پاک حسن غریب صحیح ہے۔

(جامع ترمذی، ج5، ص594، مصطفى البابى، مصر)

Marfat.com

کھجور کے تنے پر حکومت

حدیث: منبر بننے سے پہلے سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر بن گیا تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ تَنْشَقُّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حَتَّى أَخَذَهَا، فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ)) ترجمہ: جب جمعہ کا دن آیا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس منبر پر رونق افروز ہوئے، تو جس کھجور کے تنے کے پاس آپ خطبہ دیتے تھے اس نے چیخنا شروع کر دیا حتی کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اترے اور اس کو پکڑ کر اپنے ساتھ ملا لیا تو وہ ایسے بچے کی طرح کراہنے لگا جسے چپ کرایا جائے، تا آنکہ اس نے قرار پکڑ لیا۔

(صحیح بخاری، باب النجار، ج3، ص61، دار طوق النجاۃ)

مالک جنت نے جنت کا اختیار دے دیا

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم يخْطب إِلَى جذع فَاتخذ لَهُ منبرا فَلَمَّا فَارق الْجذع وَعمد إِلَى الْمِنْبَر الَّذِي صنع لَهُ جزع الْجذع فحن كَمَا تحن النَّاقة فَرجع النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَوضع يَده عَلَيْهِ وَقَالَ: اخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ، فَتَكُونَ كَمَا كُنْتَ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُونِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ، وَتُثْمِرَ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ، فَسمع النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَهُوَ يَقُولُ لَهُ نعم فَسئلَ النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ اخْتَار أَن أغرسه فِي الْجَنَّة)) ترجمہ: نبی محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک

Marfat.com

کھجور کے تنے کے ساتھ خطبہ دیا کرتے تھے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے ایک منبر بنایا گیا جب آپ نے اس منبر کا قصد فرمایا اس تنے نے آہ وفغاں شروع کردی اور یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے تو نبی رؤف رحیم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پلٹے اور اس تنے پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا تجھے اختیار ہے چاہے تو تجھے اسی جگہ اگادوں جہاں تو تھا اور اگر تو چاہے تو تجھے میں جنت میں اگادوں تو جنت کی نہروں اور چشموں کا پانی پئے اور تیرا پھل خدا تعالیٰ کے دوست کھائیں، تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسے ہاں کہتے سنا، پھر نبی معظم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے استفسار ہوا تو فرمایا کہ اس نے جنت میں اگنا پسند کیا ہے۔

(سنن دارمی، باب ما اکرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 1، ص 178، دار المغنی للنشر والتوزیع، عرب ☆ خصائص کبری، ذکر معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 126، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

درخت اور پتھر سجدے میں

حدیث: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ: وَهُمْ يَحِلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، هَذَا يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: وَمَا عِلْمُكَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ، وَلَا حَجَرٌ، إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا تَسْجُدُ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلِ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا ثُمَّ

Marfat.com

أَتَاهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَعِيَّةِ الْإِبِلِ قَالَ: أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ قَالَ: انْظُرُوا إِلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا تَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَقَتَلُوهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِسَبْعَةِ نَفَرٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوا: جِئْنَا فَإِنَّ هَذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ نَاسٌ وَإِنَّا بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِهِ هَذَا، فَقَالَ لَهُمُ الرَّاهِبُ: هَلْ خَلَّفْتُمْ خَلْفَكُمْ أَحَدًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: لَا، قَالُوا: إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ فَبُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَهُ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَبَايِعُوهُ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ: فَأَتَاهُمُ الرَّاهِبُ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالَ أَبُو طَالِبٍ: فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ)) ترجمہ: ابوطالب ملک شام کے سفر پہ نکلے تو شیوخ قریش کے ہمراہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھی آپ کے ساتھ ہو لئے، جب یہ لوگ بحیرا راہب کے پاس پہنچے، پڑاؤ کیا پھر کوچ کرنے کے لئے اپنی سواریاں موڑیں تو راہب ان کے پاس آ گیا حالانکہ اس سے قبل بھی یہ لوگ یہاں سے گزرتے تھے لیکن راہب کبھی ان کے پاس نہ آیا تھا اور نہ ہی وہ ان کی پرواہ کرتا تھا، راوی کہتے ہیں: یہ لوگ اپنی سواریوں سے اتر گئے، راہب سب کو چیرتا ہوا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر بولا: یہ ہیں سارے جہانوں کے سردار، یہ ہیں رب العالمین کے رسول، ان کو اللہ تعالیٰ سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث

Marfat.com

فرمائے گا، یہ سن کر قریش کے شیوخ نے پوچھا اے بحیرا تجھے اس کا علم کیسے ہو گیا؟ اس نے کہا جب تم گھاٹی پر چڑھ رہے تھے تو میں تمہیں دیکھ رہا تھا سارے درخت اور سارے پتھر ان کو سجدہ کر رہے تھے اور یہ چیزیں صرف نبیوں کو ہی سجدہ کرتی ہیں نیز میں نے ان کے کندھے کی ہڈی کے نیچے موجود سیب کی مانند مہر نبوت سے ان کو پہچانا ہے پھر وہ راہب واپس گیا اور کھانا تیار کر کے ان کے پاس آیا تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اونٹوں کے جھنڈ میں تھے، راہب نے کہا ان کی طرف کسی کو بلانے بھیجو، پھر حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو ایک بادل آپ کے سر پہ سایہ کئے ہوئے تھا، راہب نے لوگوں سے کہا: ان کی طرف دیکھو بادل ان پہ سایہ کئے ہوئے ہے ، جب رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لوگوں سے قریب ہوئے تو آپ نے ان کو درخت کے سائے میں بیٹھے پایا اب آپ تشریف فرما ہوئے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف مائل ہو گیا، راہب نے لوگوں سے کہا: دیکھو! سایہ ان کی طرف مائل ہو گیا ہے، جب حضور انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان میں کھڑے تھے اور وہ راہب ان لوگوں کو قسم دے رہا تھا کہ تم انہیں روم کی طرف مت لے جاؤ ورنہ اہل روم نے انہیں دیکھ کر ان کی صفات سے پہچان لیا تو ان کو قتل کر دیں گے، تو راہب نے روم سے آنے والے سات آدمیوں کا گروہ دیکھا اور ان کا استقبال کیا پھر ان سے پوچھا: تمہیں کیا چیز یہاں لائی؟ وہ بولے: اس ماہ میں یہ نبی ظاہر ہونے والے ہیں پس ہر راستے پر لوگ بھیجے گئے ہیں اور ہمیں اس راہ پہ بھیجا گیا ہے، راہب نے ان سے کہا: کیا تم اپنے سے بہتر کسی شخص کو پیچھے چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ بولے: نہیں، ہمیں نبی کے ظاہر ہونے کی خبر ملی تو ہم تیرے اس راستے پر بھیجے گئے، راہب نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالی کسی کام کا فیصلہ کر دے تو لوگوں میں سے کوئی اسے رد کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، راہب

Marfat.com

بولا، پھر اس نبی کی بیعت کرلو، تو انہوں نے حضور کی بیعت کی اور آپ کے پاس ٹھہر گئے، راوی کہتے ہیں پھر راہب قوم کے پاس آیا اور بولا: تمہارا ولی (سردار) کون ہے، میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں (کہ انہیں روم کی طرف مت لے جانا)، ابو طالب کہتے ہیں وہ ہمیں برابر قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ہم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس روانہ کیا اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا، اور راہب نے روٹی اور زیتون زادِ راہ کے طور پہ آپ کو پیش کیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ومن کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 672، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ جامع الترمذی، باب ماجاء بدء نبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص 19، دار الغرب الاسلامی، بیروت ☆ مشکوۃ المصابیح، ج 3، ص 1663، المکتب الاسلامی، بیروت)

امام حاکم فرماتے ہیں: ''هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ'' ترجمہ: یہ حدیث پاک شیخین (بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح ہے، انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ومن کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 672، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

لکڑی تلوار بن گئی

حدیث: حضرت عُکّاشہ بن مِحصَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انْقَطَعَ سَيْفِي فِي يَوْمِ بَدْرٍ، فأعطاني رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عُودًا، فَإِذَا هُوَ سَيْفٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ، فَقَاتَلْتُ بِهِ حَتَّى هَزَمَ اللهُ الْمُشْرِكِينَ - فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى هَلَكَ)) ترجمہ: غزوہ بدر کے دن میری تلوار ٹوٹ گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک لکڑی عطا فرمائی تو وہ سفید رنگ کی لمبی تلوار بن گئی، جس کے ساتھ میں لڑتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔ وہ تلوار مرتے دم

Marfat.com

تک حضرت عکاشہ کے پاس رہی۔

(مغازی الواقدی، بدر القتال، ج 1، ص93، دار الاعلمی، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماذکر فی المغازی الخ، ج 3، ص99، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر المعجزات الواقعۃ فی الغزوات، ج 1، ص338، دار الکتب العلمیہ، بیروت)۔

سردی پر حکومت

حدیث: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((اَذَّنْتُ الصُّبْحَ فِی لَیْلَۃٍ بَارِدَۃٍ فَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ ثُمَّ اَذَّنْتُ فَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا شَاْنُھُمْ یَا بِلَالُ؟ قَالَ: قُلْتُ: کَبَدَھُمُ الْبَرْدُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اکْسِرْ عَنْھُمُ الْبَرْدَ قَالَ بِلَالٌ: فَلَقَدْ رَاَیْتُھُمْ یَتَرَوَّحُوْنَ))

ترجمہ: میں نے ایک سرد رات میں صبح کی اذان دی تو کوئی (نماز کے لئے) نہ آیا، میں نے پھر اذان کہی، پھر کوئی نہ آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ٹھنڈ نے انہیں مشقت میں ڈال دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی "یا اللہ ان سے سردی کو ختم کر دے" حضرت بلال کہتے ہیں (اس دعا کے بعد) میں نے دیکھا کہ لوگ پنکھے سے ہوا لے رہے ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماروی فی دعاء ہ باذہاب البرد، ج 6، ص224، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، دعاء ہ باذہاب البرد، ج 1، ص464، دار النفائس، بیروت ☆ مجمع الزوائد، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، ج 2، ص41، مکتبۃ القدسی، القاہرہ ☆ سیرت حلبیہ، باب ذکر نبذ من معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 3، ص395، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج 2، ص121، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

گرمی سردی پر حکومت

حدیث: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم دعا له بقوله:اللهم اکفہ الحر والبرد، قال علی کرم الله وجهه:فما وجدت بعد ذلك اليوم لا حرا ولا بردا، أی فکان يلبس فی الحر الشديد القباء المحشو الثخين، ويلبس فی البرد الشديد الثوبين الخفيفين))
ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی ''یا اللہ! اسے سردی اور گرمی سے مستغنی فرمادے'' حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اس روز کے بعد نہ مجھے کبھی گرمی لگی نہ سردی، یعنی آپ سخت گرمی میں موٹی قبا پہن لیا کرتے اور سخت سردی میں دو خفیف سے کپڑے پہن لیا کرتے۔

(سیرت حلبیہ، غزوۂ خیبر، ج 3، ص 53، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، دعاءہ باذہاب البرد، ج 1، ص 463، دار النفائس، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی بعث السرایا الی حصون، ج 4، ص 212، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ابوطالب کے عذاب میں کمی کردی

حدیث: سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا، فرمایا ((نعم، وجدته فی غمرات من النار، فأخرجته إلی ضحضاح)) ترجمہ: جی ہاں! میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو اسے میں نے کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔

(صحیح البخاری، باب بنیان الکعبہ، قصہ ابی طالب، ج 1، ص 548، قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب، ج 1، ص 115، قدیمی کتب خانہ، کراچی) ☆ (مسند احمد بن حنبل، عن عباس رضی اللہ عنہ، ج 1، ص 206,207، المکتب الاسلامی، بیروت)

ایک اور روایت میں ہے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی ((ہل نفعت أبا طالب)) ترجمہ: حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا

Marfat.com

((نَعَمْ، أَخْرَجْتُهُ مِنْ غَمْرَةِ جَهَنَّمَ إِلَى ضَحْضَاحٍ مِنْهَا)) ترجمہ: جی ہاں! میں اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا۔

(مسند ابی یعلی، عن جابر رضی اللہ عنہ، ج2، ص399، مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)☆(الکامل لابن عدی، ترجمہ اسمعیل بن مجاہد، ج1، ص313، دارالفکر، بیروت)☆(مجمع الزوائد، کتاب صفۃ النار، تفاوت اہل فی العذاب، ج10، ص395، دارالکتاب العربی، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں "وہابی صاحبو! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرمارہے ہیں کہ اسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا اسے میں نکال لایا۔ اور تم حضور کو مسلمانوں کے لیے بھی دافع البلاء نہیں مانتے، یہ تمہارا ایمان ہے۔ مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرف، قدرتیں، اختیار دیکھیں، دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں انکے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں۔ ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون ومختار کئے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے، جس عذاب میں اسے رکھا ہو وہاں سے اسے نکال لے، یہ وہی پیارا ہے جس کی عزت وجاہت جس کی محبوبیت نے دوجہاں کے اختیارات اسے دلا دیئے۔

(فتاوی رضویہ، ج30، ص476، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

تیرا پیٹ کبھی درد نہیں کرے گا

حدیث: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ((قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَى فَشَرِبْتُ مِنْ فِي الْفَخَّارَةِ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ قُومِي إِلَى تِلْكَ الْفَخَّارَةِ فَأَهْرِيقِي مَا فِيهَا قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِيهَا. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

Marfat.com

بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَا يَفْجَعُ بَطْنُكِ بَعْدَهُ أَبَدًا)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رات کو گھر کے کونے میں رکھے ہوئے پکی مٹی کے ایک برتن کی طرف اٹھے، آپ نے اس میں بول مبارک فرمایا، پھر میں اٹھی مجھے پیاس لگی ہوئی تھی برتن میں جو کچھ تھا میں نے پی لیا اور مجھے معلوم نہیں تھا جب صبح ہوئی تو نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ام ایمن اس برتن کی طرف جاؤ اور اس میں جو کچھ ہے بہا دو، میں نے عرض کی: بخدا میں نے تو اسے پی لیا، راوی کہتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتنا مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں اور فرمایا: تجھے کبھی پیٹ کا درد نہیں ہوگا۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، ذكر ام ايمن مولاة رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج 4، ص 70، دار الكتب العلميه، بيروت ☆ دلائل النبوة لابی نعيم، بوله وغائطه، ج 1، ص 444، دار النفائس، بيروت ☆ مواهب اللدنيه، الفصل الاول فی كمال خلقته وجمال صورته، ج 2، ص 93، المكتبة التوفيقيه، مصر)

سیرت حلبیہ میں یہ الفاظ بھی ہیں: ((لا تلج النار بطنك)) ترجمہ: تیرے پیٹ کو آگ نہیں چھوئے گی۔

(سیرت حلبیہ، غزوہ احد، ج 2، ص 319، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عزت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگی

حدیث : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي)) ترجمہ: میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا جب لوگ اٹھائے جائیں گے، اور میں ان کا پیشوا ہوں جب وہ حاضر بارگاہ ہوں گے، اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ دم بخود ہوں گے، اور میں ان کا شفیع

Marfat.com

ہوں جب وہ محبوس ہوں گے، اور میں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہوں گے ،عزت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ ہوگا، اور میں تمام بنی آدم سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک عزت والا ہوں۔

(سنن الدارمی ،باب ما اعطی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الفضل ،ج 1،ص30، دارالمحاسن للطباعة، القاہرہ)☆(مشکوٰۃ المصابیح ،باب فضائل سید المرسلین،ص 514، قدیمی کتب خانہ، کراچی☆جامع ترمذی،باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج6،ص9، دارالغرب الاسلامی،بیروت)

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں"

والحمدللہ رب العالمین ،شکر اس کریم کا جس نے عزت دینا اس دن کے کاموں کا اختیار پیارے رؤف ورحیم کے ہاتھ میں رکھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس لئے شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج شریف میں فرماتے ہیں" دراں روز ظاہر گردد کہ وے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نائب مالك یوم الدین ست روز روز اوست وحکم حکمِ اوبحکم رب العالمین "اس دن ظاہر ہوجائے گا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک یوم دین کے نائب ہیں۔ وہ دن آپ کا ہوگا اور اس میں رب العالمین کے حکم سے آپ کا حکم چلے گا۔ (فتاوی رضویہ،ج30،ص431،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاشر ہیں

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الكُفْرَ، وَأَنَا الحَاشِرُ الَّذِي

Marfat.com

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي)) ترجمہ: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی یعنی کفر وشرک کا مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر یعنی مخلوق کو حشر دینے والا ہوں کہ میرے قدموں پر تمام لوگوں کا حشر ہوگا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورة الصف، ج 2، ص 727، قدیمی کتب خانه، کراچی)☆(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج 2، ص 261، قدیمی کتب خانه، کراچی)☆(الشمائل مع سنن الترمذی، باب ماجاء فی اسماء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج 5، ص 572، حدیث دار الفکر، بیروت)☆(مسند احمد بن حنبل، عن جبیر بن مطعم، ج 4، ص 84، المکتب الاسلامی، بیروت)☆(موطا لامام مالك، ماجاء فی اسماء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ص 737، میر محمد کتب خانه، کراچی)☆(الطبقات الکبری، ذکر اسماء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج 1، ص 105، دار صادر، بیروت)☆(المستدرك للحاکم، کتاب التاریخ، ذکر اسماء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج 2، ص 604، دار الفکر، بیروت)☆(دلائل النبوة للبیهقی، باب ذکر اسماء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج 1، ص 152، دار الکتب العلمیة، بیروت)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا فرمارہے ہیں کہ میں حشر دینے والا ہوں میں اپنے قدموں پر خلائق کو حشر دوں گا۔ تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہوگا کہ نشر کرنا حشر دینا خدا کی شان ہے، یہاں بھی تمہارا امام الطائفہ یہی کہے گا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں ملا دیا، خدا کی شان، تم مدعیان علم وایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنی نہ سمجھے، نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں، تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں کہ موجبہ کلیہ کو اس کا عکس موجبہ جزئیہ لازم ہے، ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لیے نہیں ہوسکتی، دفع بلا یا سماع ندا یا فریاد کو پہنچنا یا مراد کا دینا وغیرہ امور نزاعیہ کہ بعطائے رحمانی ووساطت فیض ربانی

Marfat.com

سے مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج30، ص473، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جنتی خوشہ کو پکڑلیا

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ((خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، قَالَ:إِنِّي أُرِيتُ الجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک دور میں سورج کو گہن لگا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم نے دیکھا کہ آپ اپنے مقام پر کھڑے ہوکر کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا، مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ پکڑا، اگر میں اس کو لے آتا تو تم اسے دنیا کے باقی رہنے تک کھاتے رہتے۔

(صحیح بخاری، باب رفع البصر الی الامام فی الصلوۃ، ج1، ص150، دار طوق النجاۃ)

تم سفینہ ہو

حدیث: حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ((انه قيل لَهُ مَا اسْمك قَالَ سمانی رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سفينة قيل ولم قَالَ خرج وَمَعَهُ أَصْحَابه فثقل عَلَيْهِم مَتَاعهمْ فَقَالَ لي ابْسُطْ كساءك فبسطته فَجعلُوا فِيهِ مَتَاعهمْ فَحملُوهُ عَلَيّ فَقَالَ احْمِلْ فَإِنَّمَا أَنْت سفينة فَلَو حملت من يَوْمئِذٍ وقر أَو بعير أَو بَعِيرَيْنِ أَو ثَلَاثَة أَو أَرْبَعَة أَو خَمْسَة أَو سِتَّة أَو سَبْعَة مَا ثقل عَلَيّ)) ترجمہ: ان سے پوچھا گیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

نے میرا نام سفینہ رکھا ہے، پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے ساتھ (کسی کام سے) نکلے تو ان کا سامان ان پر گراں ہو گیا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا بچھاؤ، میں نے بچھایا تو ان سب نے اپنا سامان اس میں رکھ دیا پھر اسے مجھ پہ لاد دیا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، اٹھاؤ کہ تم سفینہ ہو، پس اس روز سے میں بھاری بوجھ اٹھاؤں یا ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ یا سات اونٹ (کا وزن) اٹھاؤں، مجھ پر گراں نہیں۔

(مسند احمدبن حنبل، حدیث ابی عبد الرحمن سفینة، ج 36، ص256، مؤسسة الرساله، بیروت☆ دلائل النبوة للبیهقی، باب ماجاء فی معجزة اخری، ج 6، ص47، دارالکتب العلمیه، بیروت☆ المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ذکر سفینة مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم، ج 3، ص701، دارالکتب العلمیه، بیروت☆الخصائص الکبری، ذکر معجزاته فی ضروب الحیوانات، ج2، ص121، دار الکتب العلمیه، بیروت)

امام حاکم نے حدیث پاک کے تحت لکھا: ''صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ''

ترجمہ: یہ حدیث پاک صحیح الاسناد ہے (مگر) امام بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ذکر سفینة مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم، ج 3، ص701، دارالکتب العلمیه، بیروت)

امام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(تلخیص الذہبی علی المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ذکر سفینة مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم، ج3، ص701، دارالکتب العلمیه، بیروت)

تجھے استطاعت نہ ہو

حدیث: حضرت سَلَمَہ بن اَکْوَع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِشِمَالِهٖ، فَقَالَ: كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ:

Marfat.com

فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ)) ترجمہ: ایک آدمی رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، تو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اُسے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ، اس نے (براہ تکبر) کہا کہ میں اس کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسے فرمایا: تجھے اس کی استطاعت ہی نہ ہو، اسے تکبر ہی نے روکا تھا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کا (دایاں) ہاتھ اس کے منہ کی طرف نہ اٹھ سکا۔

(صحیح مسلم، باب آداب الطعام، ج 3، ص 1599، دار احیاء التراث العربی، بیروت ☆ مسند احمد بن حنبل، حدیث سلمہ بن اکوع، ج 27، ص 25، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ☆ مشکوۃ المصابیح، ج 3، ص 1657، المکتب الاسلامی، بیروت)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

آج رات ہوا چلے گی

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ)) ترجمہ: آج رات بہت شدید ہوا چلے گی پس تم میں سے کوئی بھی اس رات میں نہ اٹھے اور جس کے پاس اونٹ ہے وہ اس کی رسی کو باندھ دے پھر تیز ہوا چلی تو ایک شخص اٹھا، ہوا نے اسے اٹھا لیا حتی کہ کوہِ طی پر گرا دیا۔

(صحیح مسلم، باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 4، ص 1785، دار احیاء التراث العربی، بیروت ☆ مشکوۃ المصابیح، ج 3، ص 1662، المکتب الاسلامی، بیروت)

تو ایسا ہی ہو جا

حدیث: حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كَانَ الحكم بن أبي الْعَاصِ يجلس إِلَى النَّبِي صلى الله عليه وسلم

Marfat.com

فَإِذا تکلم النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم اختلج بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم کن کَذَلِكَ فَلَم یزل یختلج حَتَّی مَاتَ)) ترجمہ: حکیم بن ابی العاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ایسے ہی ہو جا، تو اس کا منہ ہمیشہ ٹیڑھا ہی رہا یہاں تک کہ مر گیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، من کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 678، دار کتب العلمیہ، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی دعاء ہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص 239، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 132، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام حاکم اس حدیث پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: ''هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ'' ترجمہ: یہ حدیث پاک صحیح الاسناد ہے، اور بخاری و مسلم نے اسے تخریج نہیں کیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، من کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 678، دار کتب العلمیہ، بیروت)

جب بھی کوئی شے سنی حفظ کرلی

حدیث: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُوءَ حِفْظِي لِلْقُرْآنِ قَالَ: ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ ادْنُ مِنِّي يَا عُثْمَانُ. ثُمَّ تَفَلَ فِي فَمِي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ فَقَالَ: يَا شَيْطَانُ اخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ. قَالَ: فَمَا سَمِعْتُ شَيْئًا بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا حَفِظْتُهُ)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے حفظ قرآن کے بھولنے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، (اور فرمایا) اے عثمان میرے قریب

Marfat.com

آ ؤ، پھر حضور نے میرے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور میرے سینے پہ ہاتھ رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے کندھوں کے درمیان پائی، پھر آپ نے فرمایا: اے شیطان عثمان کے سینے سے نکل جا، حضرت عثمان کہتے ہیں اس کے بعد میں نے جب بھی کوئی شے سنی حفظ کر لی۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، باب دعاء ہ بطرد الشیطان، ج 1، ص 466، دار النفائس، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب تعلیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص 307، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ مجمع الزوائد، باب ادب الحیوانات معہ، ج 9، ص 3، مکتبۃ القدسی، القاہرہ ☆ الخصائص الکبری، ذکر المعجزات التی وقعت الخ، ج 2، ص 24، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مرتے دم تک شکایت نہ ہوئی

حدیث: حضرت جرہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: ((انہ أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ طَعَامٌ، فَأَدْنَی جَرْهَدٌ یَدَہُ الشِّمَالَ لِیَأْکُلَ، وَکَانَتِ الْیُمْنَی مُصَابَۃً فَقَالَ: کُلْ بِالْیَمِینِ، فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنَّھَا مُصَابَۃٌ، فَنَفَثَ عَلَیْھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا شَکَی حَتّٰی مَاتَ)) ترجمہ: آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے کھانا رکھا تھا، حضرت جرہد کے داہنے ہاتھ میں مرض تھا اس لئے انہوں نے کھانے کے لئے بایاں ہاتھ قریب کیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: داہنے ہاتھ سے کھاؤ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس میں مرض ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس پر دم فرمایا تو تا مرگ ان کو اس ہاتھ سے شکایت نہ ہوئی۔

(المعجم الکبیر، جرہد الاسلمی، ج 2، ص 273، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج 2، ص 117، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

پاگل عقل مند ہو گیا

حدیث: حضرت وازع سے مروی ہے کہ ((انہ انْطَلَقَ إِلَی رَسُولِ اللّٰہ

Marfat.com

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بابْن لَهُ مَجْنُون فمسح وَجهه ودعا لَهُ فلم يكن فِي الْوَفْد أحد بعد دَعْوَة النَّبِي صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أعقل مِنْهُ)) ترجمہ: آپ اپنے مجنون (پاگل) بیٹے کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس لائے تو حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کے چہرے پہ دستِ مبارک پھیرا اور اس کے لئے دعا فرمائی نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی دعا کے بعد وفد میں اس لڑکے سے زیادہ عقل مند کوئی نہیں تھا۔

(الخصائص الکبری بحوالہ ابی نعیم، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، ج 2، ص 117، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سینے پر ہاتھ پھیرا تو

حدیث: حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ((انَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِوَلَدِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ بِهِ لَمَمًا، وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ طَعَامِنَا، فَيُفْسِدُ عَلَيْنَا طَعَامَنَا، قَالَ: فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَثَعَّ ثَعَّةً، فَخَرَجَ مِنْ فِيهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الْأَسْوَدِ، فَشُفِيَ)) ترجمہ: ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس لائی اور بولی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! اسے جن کا اثر ہے، ہمارے کھانے کے وقت جن اسے پکڑ لیتا ہے اور ہمارے کھانے کو فاسد کر دیتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کے سینے پہ ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی تو اس نے ایک قے کی اور اس کے منہ سے سیاہ رنگ کے چھوٹے کتے کی مانند کوئی چیز نکلی، تو اسے شفا ہوگئی۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، ج 4، ص 37، موسسۃ الرسالہ، بیروت ☆ سنن دارمی، باب ما اکرم اللہ تعالیٰ بہ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1، ص 170، دار المغنی للنشر والتوزیع، عرب ☆ مشکوۃ المصابیح، باب المعجزات، الفصل الثانی، ج 3، ص 1665، المکتب الاسلامی، بیروت)

Marfat.com

شفا، جوانی، نیکی اور شہادت

حدیث: حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے: ((ان امْرأَةً جاءَت بابْنٍ لَهَا إلَى رَسُول الله صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَت هَذَا ابْنی وَقد أُتِی عَلَیْهِ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ كَمَا ترى فَادع الله أَن يميته فَقَالَ أدع الله أَن يشفيه ويشب وَيكون رجلا صَالحا فَيُقَاتل فِي سَبِيل الله فيقتل فَيدْخل الْجنَّة فَدَعَا الله فشفاه الله وشب وَكَانَ رجلا صَالحا فقاتل فِي سَبِيل الله فَقتل)) ترجمہ: ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر لائی اور عرض کرنے لگی جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں میرے اس بیٹے کو فلاں فلاں مرض ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اسے موت دے دے، حضور صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ اسے شفا عطا فرمائے، جوانی عطا کرے اور یہ ایک نیک شخص ہو، راہ خدا میں جہاد کر کے شہادت پائے اور جنت میں داخل ہو۔ پھر نبی رحمت صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دی، جوانی عطا کی اور وہ ایک نیک شخص ہوا، اس نے راہ خدا میں جہاد کیا اور شہادت پائی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی دعاء ہ، ج 6، ص 182، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ الخصائص الکبری، ذکر معجزاته فی ضروب الحیوانات، ج 2، ص 117، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام بیہقی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: ”ھذا مرسل جید“ ترجمہ: یہ جید مرسل ہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی دعاء ہ، ج 6، ص 182، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اس کی عقل عام لوگوں کی سی نہیں

حدیث: حضرت ام جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ

Marfat.com

النَّحْرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلَاءٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي، وَإِنَّ بِهِ بَلَاءً لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ أَعْطَاهَا، فَقَالَ: اسْقِيهِ مِنْهُ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ، وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ. قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتِ لِي مِنْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا هُوَ لِهَذَا الْمُبْتَلَى، قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ، فَقَالَتْ: بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ)) ترجمہ: میں نے یوم نحر کو دیکھا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وادی کے وسط سے جمرہ عقبہ پہ رمی فرمارہے تھے پھر آپ واپس پلٹے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت اپنے بچے کو ساتھ لئے آپ کے پیچھے ہولی، اس بچے پر کوئی آفت تھی جس کے باعث وہ کلام نہیں کر سکتا تھا اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ میرا بیٹا اور میرے اہل کا پسماندہ ہے اور اسے ایک مصیبت پہنچی ہے جس کے باعث یہ کلام نہیں کر سکتا، حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تھوڑا پانی لاؤ، پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر وہ پانی اس عورت کو عطا کر دیا اور فرمایا: اس پانی میں سے اس بچے کو پلاؤ اور اس پر چھڑکو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے شفا مانگو، حضرت ام جندب کہتی ہیں میں اس عورت سے ملی اور کہا کہ کاش تم اس پانی میں سے کچھ مجھے دو تو اس نے کہا کہ یہ پانی اس مصیبت زدہ کے لئے ہے، حضرت ام جندب کہتی ہیں میں ایک سال بعد اس عورت سے ملی اور اس لڑکے کے بارے پوچھا، تو اس نے بتایا کہ وہ صحت یاب ہو گیا اور ایسا عقلمند ہو گیا کہ اس کی عقل عام لوگوں کی سی نہیں۔

(سنن ابن ماجه، باب النشرة، ج 2، ص1168، داراحياء الكتب العربيه، بيروت ☆ المعجم الكبير للطبراني، ام جندب ازديه، ج 25، ص160، مكتبه ابن تيميه، القاهره ☆ مصنف ابن ابى شيبه، فى

Marfat.com

المریض مایرقی به ویعوذ به،ج5،ص48،مکتبة الرشد،ریاض)

ہاتھ درست ہوگئے

حدیث: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ ام جمیل سے روایت کرتے ہیں،ام جمیل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:((اقبلت بك من أرض الْحَبَشَة حَتَّى إِذا كنت من الْمَدِينَة بليلة طبخت طبيخا ففني الْحَطب فَخرجت أطلب الْحَطب فتناولت الْقدر فَانْكَفَأَت على ذراعك فَأَتيت بك النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَجعل يتفل على يدك وَهُوَ يَقُول (اذْهَبْ الباس رب النَّاس اشف أَنْت الشافي لَا شِفَاء إِلَّا شفاء ك شِفَاء لَا يُغَادر سقما فَمَا قُمْت بك من عِنْده حَتَّى برأت يدك)) ترجمہ: میں سرزمین حبشہ سے تمہیں لے کر چلی یہاں تک کہ جب ایک رات مدینہ منورہ پہنچی اور کھانا پکارہی تھی کہ لکڑی ختم ہوگئی میں لکڑی تلاش کرنے کے لئے گھر سے نکلی تو دیگچی گری اور تمہارے ہاتھوں پر بہہ گئی پس میں تمہیں لے کر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس گئی حضور نے اپنا لعاب دہن مبارک تمہارے ہاتھوں پر لگایا اور آپ کہہ رہے تھے''اے سب لوگوں کے پروردگار اس سے تکلیف کو دور فرما دے،شفا عطا فرما کہ تو شافی ہے اور تیرے سوا کوئی ایسا شفا دینے والا نہیں کہ بیماری اپنا نشان بھی نہ چھوڑے''میں تمہیں لئے حضور کے پاس ہی کھڑی تھی کہ تمہارے ہاتھ درست ہو گئے۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم،ذكر فاطمة بنت المجلل ام جميل،ج 4،ص70، دار الفكر، بيروت ☆دلائل النبوة لابى نعيم،دعاء ه بشفاء يد محمد بن حاطب،ج 1،ص467، دار النفائس، بيروت ☆دلائل النبوة للبيهقى،باب فى نفثه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج6،ص175،دار الكتب العلميه،بيروت ☆الخصائص الكبرى،ذكر معجزاته فى ضروب الحيوانات،ج 2،ص115،دار الكتب العلميه،بيروت)

Marfat.com

میں گواہی دیتی ہوں

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ، فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا)) ترجمہ: میں اپنی مشرکہ ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا، ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو وہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی باتیں سنانے لگی جنہیں میں ناپسند کرتا تھا پس میں روتا ہوا حاضر بارگاہ رسالت ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تو وہ انکار کر دیتی اور آج میں نے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے وہ باتیں سنائیں جنہیں میں ناپسند کرتا ہوں، آپ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ میری ماں کو ہدایت عطا فرمائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: یااللہ عزوجل

Marfat.com

ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما، پھر میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دعا کی بشارت پا کر نکلا اور اپنے دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو فرمایا: اے ابو ہریرہ اپنی جگہ پہ ٹھہر جاؤ اور میں نے پانی بہنے کی آواز سنی، آپ کہتے ہیں میری والدہ نے غسل کیا، اپنی قمیص پہنی اور جلدی سے اپنا دوپٹا اوڑھ کر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ کہتے ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف پلٹا، میں آپ کے پاس آیا تو خوشی سے رو رہا تھا، کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمالی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمادی، تو رسول اللہ نے اللہ تعالی کی حمد وثنا فرمائی اور فرمایا یہ بھلائی ہے۔

(صحیح مسلم، باب من فضائل ابی ہریرہ، ج4، ص1938، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صرف اشارے سے

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا قَدْ أَلْزَقَهَا الشَّيَاطِينُ بِالرَّصَاصِ وَالنُّحَاسِ فَكَانَ كُلَّمَا دَنَا مِنْهَا بِمِخْصَرَتِهِ تَهْوِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّهَا وَيَقُولُ: ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ فَتَسَاقَطَ عَلَى وُجُوهِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهِنَّ فَأُخْرِجْنَ إِلَى الْمَسِيلِ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور بیت اللہ شریف کے اردگرد 360 بت تھے جن کو شیطانوں نے سیسہ اور تانبے کے ساتھ گاڑا تھا جب آپ اپنی چھڑی کے ساتھ ان کے قریب ہوئے تو وہ بت چھوئے بغیر گرتے جاتے اور آپ فرمارہے تھے (حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک

Marfat.com

باطل کو مٹنا ہی تھا) تو وہ منہ کے بل گر رہے تھے پھر آپ نے حکم دیا اور ان بتوں کو مسیل کی طرف نکال دیا گیا۔

(دلائل النبوة لابی نعیم، ذکر ما کان فی فتح مکة، ج 1، ص519، دار النفائس، بیروت ☆ دلائل النبوة للبیہقی، باب دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ، ج5، ص72، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

طاقت رسول اللہ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ زِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِأَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا)) ترجمہ: میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو کیسے یقینی طور پر معلوم ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں مکۃ المکرمہ کی وادی میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا، اور دوسرا زمین و آسمان کے درمیان رہا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا یہی وہ (ہمارے آقا) ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: جی ہاں!، ایک (اوپر والا) بولا: ان کا ایک شخص کے ساتھ وزن کرو، جب دوسرے (زمین والے) نے میرا ایک شخص کے ساتھ وزن کیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر کہا: دس کے ساتھ وزن کرو، میرا دس کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی رہا، پھر کہا: سو کے ساتھ ان کا وزن کرو، میرا سو کے ساتھ وزن

Marfat.com

کیا گیا تو میں وزنی رہا، پھر فرشتے نے کہا کہ ہزار کے ساتھ ان کا وزن کرو، میرا ہزار کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی رہا (بلکہ) گویا کہ میں ان ہزار کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے پلڑے کے ہلکے پن کی وجہ سے میرے اوپر اچھل کر گر پڑیں گے، فرشتے نے دوسرے سے کہا: اگر ان کا وزن ان کی پوری امت کے ساتھ بھی کرو گے تو یہ ان پر بھاری رہیں گے۔

(سنن دارمی، باب کیف کان اول شان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1، ص164، دار المغنی للنشر ولتوزیع، عرب☆مشکوۃ المصابیح، ج3، ص1608، المکتب الاسلامی، بیروت)

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

رکانہ پہلوان

دلائل النبوۃ لابی نعیم، دلائل النبوۃ للبیہقی، خصائص کبری اور مواہب اللدنیہ وغیرہ کتب میں ہے، واللفظ للآخر: ((انه كان بمكة رجل شديد القوة يحسن الصراع وكان الناس يأتونه من البلاد للمصارعة فيصرعهم .فبينا هو ذات يوم في شعب من شعاب مكة إذ لقيه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال له:يا ركانة ألا تتقي الله وتقبل ما أدعوك إليه أو كما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ركانة:يا محمد!هل من شاهد يدل على صدقك؟ قال: أرأيت إن صرعتك أتؤمن بالله ورسوله؟ قال:نعم يا محمد، فقال له:تهيأ للمصارعة قال :تهيأته فدنا منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذه ثم صرعه، قال فتعجب ركانة من ذلك، ثم سأله الإقالة والعودة، ففعل به ذلك ثانيا وثالثا .فوقف ركانة متعجبا وقال:إن شأنك لعجيب)) ترجمہ: مکہ مکرمہ میں ایک بہت طاقت ور شخص (رکانہ نامی) رہتا تھا، جو کہ بہت ماہر پہلوان تھا، لوگ

Marfat.com

دوسرے شہروں سے اس کے پاس کشتی کرنے کے لیے آتے، وہ ان پر غالب رہتا ، ایک دن مکہ کی کسی وادی میں اس کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوگئی، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: اے رکانہ! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا اور میری دعوتِ اسلام کو قبول نہیں کرتا؟، رکانہ نے آپ سے کہنے لگا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کی سچائی پر کوئی دلیل ہے؟، آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں پچھاڑ دوں تو کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ گے، اس نے کہا: ہاں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)!، تو آپ نے اس سے فرمایا: کشتی کے لیے تیار ہو جاؤ، اس نے کہا: میں تیار ہوں، رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے قریب ہوئے اور اس کو پکڑ کر پچھاڑ دیا، رکانہ اس سے حیران رہ گیا، اس نے پھر کشتی کرنے کے لیے کہا: نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ اس کو پچھاڑ دیا، اسی طرح تیسری مرتبہ اسے پچھاڑ دیا، رکانہ حیران و متعجب رہ گیا اور کہنے لگا: آپ کی شان بڑی عظیم ہے۔

(دلائل النبوة لابی نعیم، ذکر خبر رکانہ، ج1، ص394، دارالنفائس، بیروت ☆ دلائل النبوة للبیہقی ، باب ماجاء فی استنصار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج6، ص250، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ☆ خصائص کبری، ج1، ص215، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ المواہب اللدنیہ، الفصل الثانی فیما اکرم اللہ تعالیٰ بہ، ج2، ص133,134، المکتبة التوفیقیہ، مصر)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رکانہ سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ پچھاڑا، کیونکہ رکانہ نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو ایمان لاؤں گا پھر یہ مسلمان ہوگئے۔''

(بہار شریعت، حصہ16، ص512، مکتبة المدینہ، کراچی)

ابو الاسود جمحی پہلوان

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں واللفظ

Marfat.com

للقسطلانی: ((وقد صارع صلی اللہ علیہ وسلم جماعة غير ركانة، منهم أبو الأسود الجمحی، كما قاله السهيلی .ورواه البيهقی، وكان شديدا بلغ من شدته وانه كَانَ يَقِفُ عَلَى جِلْدِ الْبَقَرِ وَيُجَاذِبُ أَطْرَافَهُ عَشَرَةٌ لِيَنْزِعُوهُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ فَيَتَفَرَّى الْجِلْدُ وَلَمْ يَتَزَحْزَحْ عَنْه، فدَعَا رسولَ الله صلی اللہ علیہ وسلم إلى الْمُصَارعةِ وقال:إن صرعتَنِي آمنتُ بك، فصَرَعَه رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم فلم يؤمن)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکانہ کے علاوہ پہلوانوں کی ایک جماعت سے کشتی کی ہے، ان میں سے ابوالاسود جمحی پہلوان بھی ہے جیسا کہ سہیلی نے اسے ذکر کیا ہے اور امام بیہقی نے (بھی) اسے روایت کیا ہے، یہ شخص بہت طاقتور تھا، اس میں اتنی طاقت تھی کہ یہ گائے کی کھال پر کھڑا ہوتا اور دس آدمی کھال کو کھینچتے تا کہ اس کے قدموں کے نیچے سے کھال کو نکال لیں، کھال ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مگر ابو الاسود ذرا برابر بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹتا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کشتی کی دعوت دی اور کہا کہ اگر آپ نے مجھے ہرا دیا تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پچھاڑ دیا مگر وہ ایمان نہ لایا۔

☆ (المواہب اللدنیہ، الفصل الثانی فیما اکرم اللہ تعالیٰ بہ، ج 2، ص 134، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر
جمع الوسائل فی شرح الشمائل للقاری، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم، ج 2، ص 170، المطبعۃ الشرفیہ، مصر)

واللہ وہ سن لیں گے

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

((انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَاتَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا ,فَقَامَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ,فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِهِ:لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثًا ,نُصِرْتَ نُصِرْتَ، ثَلَاثًا ,فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ ,سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِكَ:لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثًا,

Marfat.com

نُصِرْتَ نُصِرْتَ، ثَلَاثًا ,كَأَنَّكَ تُكَلِّمُ إِنْسَانًا ,فَهَلْ كَانَ مَعَكَ أَحَدٌ؟ فَقَالَ: هَذَا رَاجِزُ بَنِي كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِي ,وَيَزْعُمُ أَنَّ قُرَيْشًا أَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِي بَكْرٍ)) ترجمہ: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے قیام فرمایا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے تاکہ نماز کے لیے وضو فرمائیں، میں نے سنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دورانِ وضو تین مرتبہ فرمایا: لبیک لبیک لبیک، اور تین مرتبہ فرمایا: تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ دورانِ وضو فرمارہے تھے: لبیک لبیک لبیک، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، گویا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی انسان سے کلام فرمارہے تھے، کیا آپ کے ساتھ کوئی تھا؟ فرمایا: بنی کعب کا راجز مجھے مدد کے لیے پکار رہا تھا، اس کا گمان تھا کہ قریش نے ان کے خلاف بنی بکر کی مدد کی ہے۔

(المعجم الصغیر، من اسمہ احمد، ج2، ص167، المکتب الاسلامی، بیروت ☆ دلائل النبوۃ لاسماعیل الاصبہانی، ص73,74، دارطیبہ، ریاض)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میلوں دور موجود راجز کی آواز بھی سن رہے ہیں اور نصرت نصرت فرما کر ان کی مدد بھی فرما رہے ہیں۔

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں   ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو
واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے   اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

تمت

Marfat.com

ماخذ ومراجع

قرآن مجید، کلام الٰہی
(ترجمۂ قرآن کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی 1340ھ)

کتب التفاسیر

(معالم التنزیل (تفسیر بغوی)، امام ابو محمد الحسین بن مسعود فراء بغوی متوفی 516ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
(الجامع لأحکام القرآن للقرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی 671ھ، دار الکتاب العربی، بیروت)
(تفسیر الخازن، علاء الدین علی بن محمد بغدادی متوفی 741ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
(الدر المنثور، امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت)
(روح البیان، مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی متوف 1137ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
(روح المعانی، ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفی 1270ھ، دار الفکر، بیروت)

کتب الحدیث

(مؤطا امام مالک، المؤلف: مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحی المدنی (المتوفی 179ھ، میر محمد کتب خانہ، کراچی)
(المصنف لعبد الرزاق، أبو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی (المتوفی 211ھ، المجلس العلمی، بیروت)
(المصنف لابن أبی شیبۃ، حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی

Marfat.com

عبسی متوفی 235 ھ،دارالکتب العلمیہ،بیروت ومکتبۃ الرشد،الریاض والدار السلفیۃ، الھندیۃ)
(المسند للإمام أحمد بن حنبل،امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی 241ھ، مؤسسۃ الرسالہ،بیروت و المکتب الاسلامی ،بیزوت)
(مسند الدارمی،المؤلف :أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (المتوفی255ھ،دارالمحاسن للطباعۃ ، قاہرۃ)
(صحیح البخاری،امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ، دارطوق النجاۃ،شاملہ وقدیمی کتب خانہ، کراچی)
(صحیح مسلم،امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ،داراحیاء التراث العربی ،بیروت وقدیمی کتب خانہ، کراچی)
(سنن ابن ماجہ،امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی 273ھ،داراحیاء الکتب العربی ،حلب وایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)
(سنن أبی داود،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی 275ھ،آفتاب عالم پریس، لاہور)
(جامع ترمذی،امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ،دارالفکر ، بیروت وقدیمی کتب خانہ ،کراچی)
(البحر الزخار،أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید اللہ العتکی المعروف بالبزار (المتوفی 292ھ،مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ المنورۃ)
(مسند أبی یعلی،شیخ الاسلام ابو یعلی احمدبن علی بن مثنی موصلی متوفی 307ھ،مؤسسۃ علوم القرآن، بیروت)
(صحیح ابن خزیمہ،المؤلف :أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمۃ بن

Marfat.com

المغيرة بن صالح بن بكر السلمى النيسابورى (المتوفى 311هـ، المكتب الاسلامى ،بيروت)
(شرح معانى الآثار،المؤلف :أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدى الحجرى المصرى المعروف بالطحاوى (المتوفى 321 هـ، ايچ ايم سعيد كمپنى ،كراچى)
(شرح مشكل الآثار للطحاوى،أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدى الحجرى المصرى المعروف بالطحاوى (المتوفى 321 هـ،مؤسسة الرساله،بيروت)
(المعجم الكبير للطبرانى،امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانى، متوفى 360هـ، المكتبة الفيصلية، بيروت ومكتبه ابن تيميه،القاہره)
(المعجم الأوسط للطبرانى،امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانى متوفى 360هـ، مكتبة المعارف ،رياض ودارالحرمين،القاہره)
(الجامع الصغير،امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانى متوفى 360هـ،المكتب الاسلامى ،بيروت)
(الكامل لابن عدى،امام ابو احمد عبدالله بن عدى جرجانى، متوفىٰ 365هـ، دارالفكر، بيروت)
(سنن الدارقطنى،المؤلف :أبو الحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادى الدارقطنى (المتوفى 385هـ،دارالمعرفة ،بيزوت)
(المستدرك للحاكم،امام ابو عبد الله محمد بن عبد الله حاكم نيشاپورى متوفى 405 هـ،دارالفكر ،بيروت ودار الكتب العلميه، بيروت)
(السنن الكبرى ،المؤلف :أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى 458هـ، دارصادر

Marfat.com

،بیروت)
(تاریخ دمشق الکبیر ،علامہ علی بن حسن ، متوفیٰ 571ھ،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)
(شرح النووی،امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی 676ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی)
(مشکاۃ المصابیح،علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی 742ھ،المکتب الاسلامی ، بیروت و قدیمی کتب خانہ ،کراچی)
(مجمع الزوائد،حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفی 807ھ،مکتبۃ القدسی،القاہرہ وبیروت دارالکتاب بیروت)
(فتح الباری،امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852ھ،داراحیاء ا لتراث العربی،بیروت ودارالمعرفہ،بیروت)
(عمدۃالقاری ،امام بدرالدین ابومحمدمحمودبن احمدعینی،متوفیٰ 855ھ،داراحیاء ا لتراث العربی،بیروت ودارالکتب العلمیۃ، بیروت)
(إرشاد الساری،شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی923ھ،دارالکتب العلمیۃ، بیروت)
(کنز العمال،المؤلف :علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی البرہانفوری ثم المدنی فالمکی الشہیر بالمتقی الہندی (المتوفی975ھ،مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)
(المرقاۃ، کتاب العلم،علامہ ملا علی بن سلطان قاری ،متوفی1014ھ،المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ)
(أشعۃ اللمعات،شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی1052ھ،مکتبہ نوریہ رضویہ،سکھر)

Marfat.com

(حاشیہ سندی علی سنن نسائی ،المؤلف :محمد بن عبد الهادی التتوی، أبو الحسن، نور الدين السندی (المتوفی 1138ھ،المطبوعات الاسلامیہ،حلب)

(الترغيب والترهيب،امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری متوفی 1248ھ،مصطفی البابی ،مصر)

کتب العقائد

(میزان الشریعۃ الکبریٰ،عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمدشعرانی متوفی 973ھ، دارالکتبالعلمیۃ، بیروت)

(تحفہ اثنا عشریہ ،شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی 1239ھ، سہیل اکیڈمی ،لاہور)

کتب السیرۃ

(مغازی الواقدی،المؤلف :محمد بن عمر بن واقد السهمی الأسلمی بالولاء ، المدنی، أبو عبد الله، الواقدی (المتوفی 207ھ،دارالاعلمی،بیروت)

(دلائل النبوۃ للبیہقی،أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (المتوفی: 458ھ،دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(البدایۃ والنہایۃ،عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی ،متوفی 774ھ،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

(الخصائص الکبری،امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ،دار الکتب العلمیہ، بیروت و گجرات، الہند)

(انموذج اللبیب،المؤلف :عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (المتوفی 911ھ،وزارۃالاعلام،جدہ)

Marfat.com

(الجوہر المنظم،شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی متوفی 974ھ، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)
(سیرت حلبیہ،المؤلف :علی بن إبراہیم بن أحمد الحلبی، أبو الفرج، نور الدین ابن برہان الدین (المتوفی 1044ھ،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

کتب التصوف

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،القاضی ابو الفضل عیاض مالکی متوفی 544 ھ،دارالفیحاء،عمان)
(المواہب اللدنیة، المقصد الرابع، الفصل الثانی،شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی 932ھ،المکتب الاسلامی ،بیروت)
(شرح الشفاء لملاعلی قاری،ملا علی قاری ہروی حنفی متوفی 1014ھ، دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ،المؤلف :أبو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن أحمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی (المتوفی 1122ھ، دارالمعرفة ،بیروت)
(اتحاف السادة المتقین بحوالہ ابن حبان والحاکم،سید محمد بن محمد حسینی زبیدی ،متوفیٰ 1205ھ،دارالفکر،بیروت)

کتب الفقہ

(ردالمحتار،محمد امین ابن عابدین شامی متوفی 1252ھ،دارالفکر،بیروت)
(فتاوی رضویہ ،اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان متوفی 1340ھ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

التراجم والطبقات

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ،المؤلف :أبو عبد اللہ محمد بن سعد بن

Marfat.com

منیع الهاشمی بالولاء، البصری، البغدادی المعروف بابن سعد (المتوفی،230ھ، دارصادر، بیروت)
(التاریخ الکبیر ،امام ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ،دارالباز للنشروالتوزیع ،مکة المکرمة)
(الاستیعاب،المؤلف :أبو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی (المتوفی463ھ،دارالجیل،بیروت)
(اسدالغابة ،المؤلف :أبو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی630ھ، دارالفکر، بیروت)
(الاصابة فی تمییز الصحابة،المؤلف :أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفی852ھ،دارالفکر ،بیروت)

متفرق کتب

(تلخیص الذہبی علی المستدرک علی الصحیحین للحاکم،المؤلف : أحمد بن الفرات بن خالد الضبی الرازیؒ، أبو مسعود (المتوفی258ھ، دارالکتب العلمیه،بیروت)
(المقاصد الحسنة،المؤلف :شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی (المتوفی902ھ،دارالکتاب العربی،بیروت)
(القول البدیع فی الصلوة علی الحبیب،المؤلف :شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی (المتوفی902ھ،دارالریان للتراث
(الکواکب الدریة فی مدح خیر البریة (قصیده برده)،المؤلف :سلیمان بن خالد الخربی،مرکز اہلسنت گجرات، الہند)
(شرح خرپوتی علی البرده،علامه عمر بن احمد الخرپوتی،نورمحمد

Marfat.com

اصح المطالع کارخانہ تجارت کتب، کراچی)
(تقویۃ الایمان،اسماعیل دہلوی متوفی 1246ھ،مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ، لاہور)
(حدائق بخشش،اعلیٰ حضرت امام احمدرضا خان متوفی 1340،ناشر اکبر بک سیلرز،لاہور)

Marfat.com

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ کر لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

Marfat.com

مصنف کی دیگر قابلِ مطالعہ کتب

نام کتاب	مصنف
مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ترجمہ وتحقیق وتخریج وتقدیم، تحشیہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مفتی محمد ہاشم خان العطاری
فیضان فرض علوم	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
احکام تعویذات مع تعویذت کا ثبوت	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
احکام عمامہ مع سبز عمامہ کا ثبوت	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
احکام داڑھی مع وجوبِ داڑھی پر دلائل	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
احکامِ لقمہ	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور معمولات ونظریات	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
محرم الحرام اور عقائد ونظریات	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
معراج النبی اور معمولات ونظریات	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
حکومت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 5	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 6	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 7	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 8	مفتی محمد ہاشم خان العطاری
تلخیص فتاوی رضویہ جلد 9	مفتی محمد ہاشم خان العطاری

Marfat.com

تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ الله قَالَ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنَسٍ عَدَدَكُمْ كَانُوا؟ قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ .فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ :اذْكُرُوا اسْمَ الله وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ:فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا .فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ .فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھجور، گھی اور پنیر کا قصد کیا اور حلوہ تیار فرمایا پھر اسے ایک برتن میں ڈال کر فرمایا کہ اے انس اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا اور کہنا کہ یہ میری والدہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں اور یہ عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی بارگاہ میں ایک حقیر سا ہدیہ ہے، فرماتے ہیں کہ میں گیا اور وہی عرض کی تو فرمایا کہ اسے رکھ دو پھر بعض حضرات کے نام لے کر فرمایا کہ فلاں فلاں کو میری طرف سے بلا لاؤ اور جو تجھے ملے اسے بھی دعوت دے دو تو جن کا نام لیا تھا جن سے میں ملا تھا ان سب کو میں نے دعوت دے دی پھر میں واپس لوٹا تو گھر بھرا ہوا تھا، حضرت انس سے استفسار ہوا کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا تین سو کی جماعت تھی، پھر میں نے سرکار علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس حلوہ پر رکھا اور جو اللہ نے چاہا پڑھا پھر دس دس کو بلانا شروع کیا وہ اس میں سے کھاتے تھے اور آپ انہیں فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے، راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے کھایا حتی کہ

Marfat.com